بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تجویدِ خوشحالوی

تجوید کے قوانین پر مشتمل آسان کتاب

مفتی ممتاز حسین فریدی

{ معلم مدرسہ انوار المنظور42ڈی کلاں اوکاڑہ }

03002805758

03467400742

اس کتاب میں اختلافی اقوال کو چھوڑ کر قوی اقوال، غیر ضروری اقوال کو چھوڑ کر ضروری اقوال اور مشکل الفاظ (یعنی ثنایا، رباعیات، انیاب، ضواحک، طواحن، نواجذ، طرفِ لسان، راس لسان، وسط لسان، حافہ لسان اوراضراس وغیرہ) کو چھوڑ کر آسان الفاظ لکھے گئے ہیں۔تا کہ یہ کتاب **اللّٰہ تعالیٰ** کے فضل وکرم سے عوام اور خواص کے لیے مفید ثابت ہو۔

آج کل عوام تو عوام خواص بھی قران پاک غلط پڑھتے نظر آتے ہیں۔ میرے نزدیک کسی مسلمان کا قرآن درست کروانا سب سے بڑی نیکی ہے۔اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے تقریباً تجوید کی سولہ معتبر کتابوں میں سے یہ قواعد لکھے گئے ہیں۔**اللّٰہ تعالیٰ** ہم سب کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

گزارش

تمام اسلامی بھائیوں سے گزارش ہے کہ میرے والد محترم ذوالفقار علی خوشحالوی مرحوم کے لیے مغفرت کی ضرور دعا کریں۔جن کی اچھی تربیت اور دعاؤں کے سبب **اللّٰہ تعالیٰ** نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق دی۔ان کی زندگی کا اکثر حصہ دن رات حضور پاک ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہوئے گزر گیا۔**اللّٰہ تعالیٰ** ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

تجوید کا بیان

سوال۔ قرآن کی روشنی میں تجوید کی اہمیت بیان کریں؟

جواب۔(1)۔اللہ رب العزت نے ارشادفرمایا۔ **وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا** (پارہ29۔سورۃ مزمل۔آیت4)

ترجمہ۔ اورقرآن کوترتیل کے ساتھ پڑھوترتیل کے ساتھ پڑھنا۔

تفسیر۔ اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کوترتیل کے ساتھ پڑھنا ہم پرلازم فرمایاہے۔

کیونکہ اس آیتِ مبارکہ میں **رَتِّلْ** واحد مذکرحاضرفعل امرحاضرمعروف ثلاثی مزید فیہ بےہمزہ وصل صحیح ازباب تفعیل کاصیغہ ہے۔اور **اَلْاَمْرُ لِلْوُجُوْبِ** یعنی امر(مطلق)وجوب کا فائدہ دیتاہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ترتیل کی وضاحت اس طرح فرمائی۔"**اَلتَّرْتِیْلُ ھُوَ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَ مَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ**"یعنی حروف کوتجوید کے ساتھ پڑھنااور وقوف کی معرفت حاصل کرناترتیل ہے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ترتیل کی وضاحت اس طرح فرمائی۔ " **جَوِّدِ الْقُرْاٰنَ** " یعنی تجوید کے ساتھ قرآن پڑھو۔علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیل کی وضاحت اس طرح فرمائی۔ "**اَیْ جَوِّدِ الْقُرْاٰنَ تَجْوِیْدًا**"یعنی قرآن کوصرف تجوید کے ساتھ پڑھو۔ان تمام اقوال سے پتہ چلاکہ قرآن کوتجویدو قراءت کےقوانین کےمطابق پڑھنااوراوقاف کی رعایت کرتے ہوئےتلاوت کرناہی ترتیل ہےاوراسی کاہم کوحکم ہے۔

(2)۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشادفرمایا۔" **اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنَا ھُمُ الْكِتَابَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ** "(پارہ 1۔سورۃ بقرہ۔آیت 121)یعنی وہ لوگ جن کوہم نے آسمانی کتاب عطافرمائی وہ اس کتاب کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جس طرح اس کی تلاوت کرنے کاحق ہے۔

تفسیرِ جلالین میں اس آیت کی تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ " **اَیْ یَقْرَءُ وْنَ كَمَآ اُنْزِلَ** "یعنی وہ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں جیسے وہ نازل کیاگیا۔چونکہ قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا۔اس لیے ہم سب کوقرآنِ پاک تجویدوقراءت کےقوانین کے مطابق عربی لب ولہجہ میں معروف پڑھناچاہیے۔مجہول طریقے اورتجویدوقراءت کےقوانین کےخلاف پڑھنے سے بچناچاہیے۔

(3)۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشادفرمایا۔" **وَ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا** (پارہ19۔سورۃ فرقان۔آیت 30)یعنی اوراس وقت رسول عرض کرےگااےمیرے رب بےشک میری قوم نے اس قرآن کونظراندازکررکھاتھا۔

تفسیر۔ قرآن پرایمان نہ لانا،قرآن کوتوجہ کےساتھ نہ سننا،قرآن کی تلاوت نہ کرنا،قرآن کوتجویدوقراءت کےمطابق نہ پڑھنااورقرآن پرعمل نہ کرنا۔یہ سب صورتیں قرآن کونظراندازکرنے میں شامل ہیں۔(تفسیرنعیمی،تفسیرعثمانی)

سوال۔ حدیث کی روشنی میں تجوید کی اہمیت بیان کریں؟

جواب۔(1) حضور پاک ﷺ نے ارشادفرمایا۔" **رُبَّ قَارِیءٍ لِّلْقُرْاٰنِ وَ الْقُرْاٰنُ یَلْعَنُهٗ** " (سنن نسائی)

یعنی بہت سےقرآن پڑھنے والےایسے ہیں کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں توقرآن ان پرلعنت کرتاہے۔

تشریح۔ محدثین اکرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ قرآن پاک تین قسم کے قاریوں پر لعنت کرتا ہے۔(1) تجوید کے قوانین کے خلاف قرآن پڑھنے والے۔(2) قرآن کا غلط مفہوم بیان کرنے والے۔(3) قرآن کے خلاف اعمال کرنے والے۔

(2) حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔" **اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَءَ الْقُرْاٰنُ کَمَآ اُنْزِلَ** " یعنی بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ قرآن مجید اس طرح پڑھا جائے جس طرح نازل کیا گیا۔(القول السدید.تیسیر التجوید)

(3) حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔**اِقْرَءُ و االْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَ اَصْوَاتِھَا وَاِیَّاکُمْ وَ لُحُوْنَ اَھْلِ الْعِشْقِ وَ لُحُوْنَ اَھْلِ الْکِتَابَیْنِ وَسَیَجِیْءُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُّرَجِّعُوْنَ بِا لْقُرْاٰنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَآءَ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ مَفْتُوْنَۃٌ قُلُوْبُھُمْ وَ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ یَعْجِبُھُمْ شَانُھُمْ** ۔یعنی 1۔قرآن کو عربی لب ولہجہ اوران کی آوازوں میں پڑھو اور عشق والوں کی راگنیوں اور تورات وانجیل والوں کے لہجے سے بچو۔2۔ہمارے بعد وہ قومیں آئیں گی جو قرآن کو ایسی آواز میں پڑھیں گے جیسے گانے اور نوحہ کی آواز ہو۔3۔قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور جو لوگ ایسی تلاوت سننا پسند کرتے ہیں انکے دلوں میں بھی فتنہ ہے۔(بیہقی،مشکوۃ)

تشریح۔ مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ المناجیح۔جلد3۔صفحہ 273 پر اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ 1۔نہ تو قرآن گیت کے نغموں سے گاؤ جیسے عشاق،گویّے ٹھمری۔دادرے،(گلوکار،میراثی اور بھانڈ) وغیرہ گاتے ہیں۔اور نہ ہی قرآن کو ایسے تکلفات سے پڑھو جس طرح یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل پڑھتے ہیں۔جس سے اصل عبارت بگڑ جاتی ہے۔جہاں مدّ نہ ہو وہاں مد پیدا ہو جاتا ہے۔جہاں شد ہو وہاں شد نہیں رہتا۔الف مدہ زبر اور زبر الف مدہ بن جاتا ہے۔

2۔فقیر نے بعض قوالوں کو قرآنی آیات طبلے اور سارنگی پر نغموں جیسی آواز میں گاتے سنا۔یعنی ان کے اشعار میں آیات بھی ہوتی ہیں جو باجوں پر پڑھی جاتی ہیں۔(آج کل نعت خواں اور نقیبِ محفل بھی قرآنی آیات کو دف اور دیگر موسیقی آلات پر پڑھتے ہیں)

3۔صرف زبان پر قرآن کے الفاظ ہوں گے دل پر قرآن کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ایمان میں تازگی پیدا نہ ہوگی۔تلاوت کرنے والوں اور سامعین کے دلوں کو ایسی تلاوت سے فائدہ نہیں ہوگا۔بلکہ الٹا نقصان ہوگا۔**اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ**

(4) حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔"**وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ'' لَکَ اَوْ عَلَیْکَ** " یعنی قرآن تیرے لیے دلیل ہوگا یا تجھ پر دلیل ہوگا۔(اربعین نووی،مشکوۃ،صحیح مسلم)

تشریح۔ اگر ہم قرآن تجوید وقرات کے قوانین کے مطابق درست پڑھیں گے اوراس پر عمل بھی کریں گے تو یہ قرآن قیامت والے دن ہماری نجات کے لیے ہماری شفارش کرے گا۔اور اگر ہم قرآن تجوید وقرات کے قوانین کے خلاف پڑھیں گے اور اس پر عمل نہیں کریں گے تو قرآن قیامت والے دن ہمیں سزا دلوانے کے لیے ہم پر مقدمہ درج کرے گا۔

(5) **سئل انس کیف کانت قراۃ النبی ﷺ فقال کانت مدامدا ثم قرء بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ط یمد بسم اللہ و یمد بالرحمن و یمد بالرحیم۔**

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حضور ﷺ کی تلاوت کیسی ہوتی تھی۔تو حضرت انس نے جواب دیا کہ حضور ﷺ کی تلاوت مد کو دراز کر کے ہوتی تھی۔پھر **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کی تلاوت کی۔(اور فرمایا کہ) حضور ﷺ بسم اللہ کی کھڑی زبر کو دراز فرماتے،اور رحمٰن کی کھڑی زبر کو لمبا کرتے اور رحیم کی مد عارض کو کھینچتے تھے۔(بخاری،مشکوۃ)

(6)۔**قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ خِطَابِہٖ قُمْ بِئْسَ خَطِیْبُ الْقَوْمِ اَنْتَ لَمَّا قَالَہٗ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَ مَنْ یَّعْصِہِمَا وَ وَقَفَ عَلَیْہِ۔**(وقوف المبتدی۔6)

ترجمہ۔ ۔جب ایک شخص نے اس آیت کی تلاوت کی **مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَ مَنْ یَّعْصِہِمَا** اور **وَ مَنْ یَّعْصِہِمَا** پروقف کردیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطاب میں اس شخص کو فرمایا" تو یہاں سے کھڑا ہوجا تو قوم کا براخطیب ہے"۔

تشریح۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ قرآن کی درست تعلیم کا کتنا اہتمام فرماتے تھے۔اگر کوئی آپ ﷺ کے سامنے غلط جگہ وقف کرتا تو آپ اسے اپنی مجلس سے نہ صرف اٹھادیتے بلکہ سب لوگوں کے سامنے اس کو خوب ڈانٹتے۔اس حدیث سے ہم سب کو یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی غلط جگہ وقف نہ کریں۔کیونکہ غلط جگہ وقف کرنا رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔

(7) حضرت عبداللہ بن مسعود **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ** ایک شخص کو قرآن کی تعلیم دے رہے تھے۔اس شخص نے "**اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ** "پڑھتے وقت مدّ متصل کو نہ پڑھا یعنی **لِلْفُقَرَآءِ** کو **لِلْفُقَرٰءِ** پڑھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ** نے اسے ٹوکا اور فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہم کو بغیر مد کے نہیں پڑھایا۔بلکہ مد کو دراز کرتے ہوئے **لِلْفُقَرَآءِ** پڑھایا۔(فتاوٰی رضویہ۔جلد6۔صفحہ279۔طبرانی۔فوائد مکیہ)

(8)**حضرت عمر** رضی اللہ عنہ **اور اعرابی۔** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایک اعرابی کو گرفتار کر کے لایا گیا۔اس کا جرم یہ تھا کہ وہ لحنِ جلی کا مرتکب ہوا تھا۔یعنی اس نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی۔"**اَنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ** لا **وَرَسُوْلُہٗ**"(پارہ10۔ سورۃ توبہ۔آیت 3)**ترجمہ۔** بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کا رسول ﷺ مشرکوں سے بیزار ہیں۔اس دیہاتی نے اس آیت میں موجود **رَسُوْلُہٗ** کو **رَسُوْلِہٖ** پڑھا تھا۔پیش کی جگہ زیر پڑھنے سے یہ ترجمہ بن جاتا ہے۔" بے شک اللہ تعالیٰ مشرکوں سے بیزار ہے اور اپنے رسول ﷺ سے بھی بیزار ہے"اب کفریہ اور گستاخانہ معنی بن چکا تھا اور مقصودِ الٰہی بدل چکا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو لفظ درست کرایا اور سب کو حکم دیا کہ آج کے بعد عربی جاننے والا ہی قرآن پڑھائے۔پھر اس اعرابی کو آزاد کردیا۔(النحو الکامل۔تفسیر نعیمی،جلد 10،صفحہ152)

(9)**حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ۔** حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ھشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو اُس طرح قرآن پڑھتے سنا جس طرح حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ کو نہیں پڑھایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ان کی ہی چادر میں لپیٹ کر گرفتار کر کے ایک مجرم کی طرح حضور ﷺ کی بارگاہ میں لائے۔(مسلم۔بخاری۔مشکوۃ)

(10)**حضرت عبداللہ ابن مسعود** رضی اللہ عنہ **اور ایک آدمی۔** حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو فقط اس لیے پکڑ کر حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں لائے کہ وہ اُس طرح قرآن کی تلاوت نہیں کررہا تھا جس طرح حضور ﷺ نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرنی سکھائی تھی۔(بخاری۔مشکوۃ)

عبرت۔ مندرجہ بالا احادیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ قرآن کی غلط تلاوت کرنا کوئی معمولی جرم نہیں ہے کہ اس سے چشم پوشی

کی جائے۔ بلکہ یہ بہت سخت جرم ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سامنے اگر کوئی قرآن کی غلط تلاوت کرتا تو اسے ایک مجرم کی طرح گرفتار کر کے حضورﷺ کی بارگاہِ اقدس میں سزا دلوانے کے لیے پیش کیا جاتا تھا۔اس سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

(11)۔**عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ ﷺ یقطع قراتہ یقول الحمد للہ رب العلمین ثم یقف ثم یقول الرحمن الرحیم ثم یقف۔**(جامع ترمذی۔مشکوۃ المصابیح)

یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہﷺ اپنی تلاوت کرتے وقت ہر آیت کو دوسری آیت سے جدا کر کے پڑھتے تھے۔یعنی ہر ہر آیت پر وقف فرماتے تھے۔حضور پاکﷺ **الحمد للہ رب العلمین** پڑھتے پھر وقف فرماتے۔پھر **الرحمن الرحیم** پڑھتے پھر وقف فرماتے۔

تشریح۔ نزولِ قرآن کے وقت آپﷺ ہر ہر آیت پر اس لیے وقف فرماتے تاکہ سب مسلمانوں کو آیات کا تعین ہو جائے۔ہر کوئی جان لے کہ یہ آیت یہاں سے شروع ہوتی ہے اور یہاں پر ختم ہوتی ہے۔نزولِ قرآن کے وقت اگر ہر آیت پر وقف نہ کیا جاتا تو خدشہ تھا کہ مسلمان بہت سی آیات کو ایک آیت سمجھ لیتے۔لیکن جب تمام مسلمانوں نے سورتوں کی آیات کی تعداد اور ہر ہر آیت کی ابتداء اور انتہاء کو جان لیا تو حضور پاکﷺ بیان جواز کے لیے کبھی کبھی دو یا دو سے زیادہ آیات کے درمیان وصل بھی فرماتے۔کیونکہ اب یہ خدشہ نہیں تھا کہ لوگ وصل کی وجہ سے دو یا دو سے زیادہ آیات کو ایک ہی آیت سمجھنے لگیں گے۔لہذا ہر ہر آیت پر وقف کرنا سنتِ رسولﷺ ہے۔لیکن اگر وصل کرنے سے معنوی تبدیلی نہ ہو اور مقصودِ الٰہی بھی نہ بدلے تو کبھی کبھی وصل بھی جائز ہے۔

(12)۔**انہ سئل ام سلمۃ عن قراۃ النبی ﷺ فاذا ھی تنعت قراۃ مفسرۃ حرفا حرفا۔**(جامع ترمذی۔ابوداؤد۔نسائی۔مشکوۃ)

یعنی حضرت **یعلیٰ** رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہﷺ کی تلاوت کے متعلق سوال کیا۔پس اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضورﷺ کی قراءت اس طرح کر کے بتانے لگیں کہ ہر ہر حرف تجوید و قراءت کے قوانین کے عین مطابق اپنی جمیع صفات کے ساتھ ان کے مخارج سے خوب ٹھہر ٹھہر کر ادا ہوتا تھا۔

تشریح۔ مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ المناجیح۔جلد 3۔صفحہ 271 پر اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضورﷺ کی قراءت میں دو خوبیاں تھیں۔(1) نہایت ترتیل کے ساتھ خوب ٹھہر ٹھہر کر تھی۔(2) ہر حرف اپنے مخرج سے درست ادا ہوتا تھا۔

افسوس۔ آج کل ہماری تلاوت کا جو حال ہے۔اللہ ہی معاف فرمائے۔نہ تجوید و قراءت کے قوانین کی رعایت،نہ رموزِ اوقاف کا خیال،بس جس جگہ دل کیا ٹھہر گئے،جہاں دل کیا وصل کر دیا،تراویح اور شبینہ میں جلد سے جلد قرآن کی تلاوت ختم کرنے کی کوشش میں بہت سے حروف کی درست ادائیگی نہیں کرتے،ط کی جگہ ت،ص کی جگہ س،ء کی جگہ ع،ض کی جگہ د،ث کی جگہ س،ح کی جگہ ھ اور ذ کی جگہ ز پڑھ رہے ہوتے ہیں،نہ مداصلی کی خیال اور نہ ہی مدفرعی کی رعایت،صفاتِ لازمہ اور صفاتِ عارضہ کے بغیر حروف کی ادائیگی ہمارا معمول ہے۔اور اوپر سے ہماری جرأت ایسی کہ ہم اپنی اس حالت پر مطمئن ہیں۔نہ افسوس ہوتا،نہ احساس پیدا ہوتا ہے،نہ غلطیاں درست کرنے کا جذبہ،نہ خوفِ خدا نہ شرمِ رسولﷺ،نہ قیامت کا ڈر،افسوس صد افسوس۔کاش ہم سادہ آواز میں قرآن پڑھ لیتے اور تھوڑی دیر پڑھ لیتے لیکن تجوید و قراءت کے قوانین کے مطابق درست پڑھتے۔

(13) **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تنثروہ نثر الدقل۔** یعنی قرآن کو سوکھے چھوہاروں کی طرح مت جھاڑو۔ (الاتقان فی علوم القرآن، فتاویٰ رضویہ)

تشریح۔ اس حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح شاخوں کی تھوڑی سی حرکت سے تھوڑے وقت میں جلدی جلدی بہت سی پکی ہوئی خشک کھجوریں گر جاتی ہیں تم اس طرح تھوڑے سے وقت میں جلدی جلدی بہت سا قرآن پڑھنے کی کوشش مت کرو۔ بلکہ ٹھہر ٹھہر کر تسلی کے ساتھ تجوید و قراءت کے مطابق عربی لہجہ میں درست قرآن پڑھو۔

(14) **۔قال رسول اللہ ﷺ یقال لصاحب القران اقرا وارتق و رتل کما کنت ترتل فی الدنیافان منزلک عند اخر ا یۃ تقرء ھا۔** یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! درست قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ۔ جس طرح دنیا میں تو ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتا تھا اسی طرح اب جنت میں بھی ترتیل کے ساتھ تلاوت کر۔ آج تیرا ٹھکانا و مقام وہاں ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے۔ (ترمذی۔ ابوداوٗد۔ نسائی۔ مشکوۃ)

تشریح۔ ترتیل کے دو معانی ہیں۔ (1) تجوید و قراءت کے قوانین کے ساتھ پڑھنا۔ اس اعتبار سے اس حدیثِ مبارکہ کا مطلب یہ ہوا کہ جو دنیا میں تجوید و قرات کے قوانین کے مطابق قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کو جنت میں تجوید و قراءت کے مطابق قرآن کی تلاوت کرنے کا نہ صرف اعزاز ملے گا بلکہ جنتی مقامات کے حصول کا سنہری موقع ملے گا۔

(2) ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ اس اعتبار سے اس حدیثِ مبارکہ کا مطلب یہ ہوا کہ جو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کو جنت میں بھی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنے کا موقع ملے گا تا کہ ترتیل کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنے والا زیادہ سے زیادہ جنتی مسافت طے کر کے بہت زیادہ جنتی مقامات حاصل کر سکے۔

سوال۔ فتاوٰی جات کی روشنی میں تجوید کی اہمیت بیان کریں؟

جواب۔ (1)۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لفظ کے بدلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ خواہ معنی بدلے یا نہ بدلے۔ جیسے **حَطَب** کی جگہ **حَتَب** یا **وَالصّٰفّٰتِ** کی جگہ **وَالسّٰفّٰتِ** پڑھنا وغیرہ۔

(2)۔ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے **مُقَدِّمَۃُ الْجَزَرِیَّۃ** میں ارشاد فرمایا۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ ۔۔۔ مَنْ لَمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

ترجمہ۔ اور تجوید کا علم حاصل کرنا یقینی اور لازمی بات ہے۔ جو قرآن کو تجوید کے قوانین کے مطابق نہیں پڑھتا وہ گناہ گار ہے۔

(3) **علامہ جزری** رحمۃ اللہ علیہ **کے اساتذہ ۔** علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے اساتذہ اکرام ہمیں ہر ہر کلمہ پر انگلیوں کے اشارہ سے وقف کراتے تھے کہ یہاں ٹھہرو، یہاں سے ابتداء کرو اور اب یہاں وصل کرو۔ نیز فرماتے ہیں کہ جب تک شاگرد کو وقف، وصل، ابتداء اور اعادہ کرنے کا اچھی طرح علم نہ ہو جائے اس وقت تک شاگرد کو سندِ قراءت اور آگے دوسروں کو تعلیم دینے کی اجازت نہ دیں۔

(4)۔ **تیسیر التجوید** کے صفحہ 9 پر لکھا ہے کہ جو قرآن درست نہ پڑھے اس کو امام مت بناؤ۔

(5)۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ علمِ تجوید قرآن و احادیث اور اجماعِ صحابہ و

تابعین سے ثابت ہے۔اس علم کا انکار کفر ہے۔تجوید کا اتنا علم کہ ہر حرف دوسرے حرف سے ممتاز ہو جائے جاننا فرض عین ہے یعنی ہر مسلمان پر فرض ہے۔اس علم کو نہ سیکھنا گناہ ہے۔کیونکہ فرض عین کا ترک ہے۔ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔عوام تو عوام خواص یعنی علماء، مفتیوں، مدرسوں اور مصنفوں کو بھی **اَحَدٌ** کو **اَهَدُ** ، **یَحْسَبُوْنَ** کو **یَعْسَبُوْنَ**، **فَاحْذَرْهُمْ** کو **فَاعْذَرْهُمْ** اور **عَزِیْزٌ** کو **اَذِیْزٌ** پڑھتے سنا۔کس کس کی شکایت کی جائے۔یہ حال اکابر کا ہے پھر عوام بیچاروں کی کیا گنتی۔اب کیا شریعت ان کی بے پروائیوں کی وجہ سے اپنے احکام منسوخ فرما دے گی۔نہیں نہیں۔ **ان الحکم الا اللّٰہ لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**۔(فتاوی رضویہ۔جلد 3۔صفحہ 253۔جلد 6۔صفحہ 322)

جو شخص **اَلْحَمْدُ** کو **اَلْهَمْدُ** ، **اَلرَّحْمٰنِ** کو **اَلرَّهْمٰنِ** اور **اَلرَّحِیْمِ** کو **اَلرَّهِیْمِ** پڑھتا ہو اس کو امام بنانا ہرگز جائز نہیں۔اور ایسے امام کے پیچھے نماز درست نہیں۔خود اس کی اپنی نماز باطل ہے تو دوسروں کی نماز اس کے پیچھے کیسے ہوگی۔ایسے شخص کو امام بنانا حرام ہے۔وہ سب مسلمانوں کی نمازوں کا وبال اپنے سر لیتا ہے۔نماز میں ہزار آیات پڑھنے کے بعد بھی قراءت میں کوئی ایسی غلطی کی جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو گیا تو بھی نماز ٹوٹ گئی۔لیکن اگر ایسی غلطی کی کہ اس سے معنی فاسد نہیں ہوا تو نماز فاسد تو نہیں ہوگی پھر بھی ایسی تلاوت مکروہ وممنوع ہے کہ آخر قرآنِ عظیم غلط پڑھا۔مد کا ترک کرنا حرام ہے۔کھڑی زبر کو پڑا پڑھنا یعنی دراز نہ کرنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے کہ اس میں جو ہر لفظ میں کمی ہو گئی۔(فتاویٰ رضویہ۔جلد 6۔صفحہ 253، 251، 425)

(6) مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔"جس سے درست حروف ادا نہ ہوں۔اس کے لیے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں۔بلکہ اس پر لازم ہے کہ حروف کی درست ادائیگی کے لیے دن رات کوشش کرے۔کوشش کے زمانہ میں اس پر فرض ہے کہ درست قرآن پڑھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھے۔یا وہ آیتیں تلاوت کرے جن کے حروف درست پڑھ سکتا ہو۔اگر یہ دونوں باتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔(لیکن امامت نہیں کروا سکتا)۔آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔نہ انھیں قرآن درست پڑھنا آتا ہے اور نہ قرآن سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں"۔ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنے کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتا ہے۔اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ایسی نمازوں کی قضا لازم ہے۔(فتاویٰ امجدیہ۔جلد 1۔صفحہ 86۔فتاویٰ رضویہ۔جلد 6۔صفحہ 253)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور جگہ فرمایا کہ خوش خواں کو امام نہ بنائیں بلکہ درست خواں کو امام بنائیں۔لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سننا بھی حرام ہے۔افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ کے حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔جو حافظ یا قاری تراویح میں قرآن سناتا ہے وہ اتنی جلدی جلدی قرآن پڑھتا ہے کہ **تَعْلَمُوْنَ** اور **یَعْلَمُوْنَ** کے علاوہ کچھ سمجھ نہیں آتا۔الفاظ وحروف کھا جایا کرتے ہیں۔تیز پڑھنے کی وجہ سے حروف مکمل ادا نہیں ہوتے۔جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں۔انہیں دیکھئے تو حروف درست ادا نہیں کرتے۔ہمزہ، الف، عین اور ذ، ظ اور ث، س، ص اور ت، ط وغیرہ میں فرق نہیں کرتے۔اس طرح پڑھنے سے نماز قطعاً نہیں ہوتی۔فقیر انہیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سالوں سے جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے سے صرف اس لیے محروم رہا ہے۔جلدی جلدی قرآن پڑھتے وقت مد کی کم از کم مقدار جو قاریوں نے مقرر کی ہے اس کو ادا کرے ورنہ {ایسی تلاوت جس میں مد کی کم از کم مقدار ادا نہ کی جائے} حرام ہے۔آج کل اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو دور کی بات ہے۔**یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ** کے سوا کسی لفظ کا پتہ نہیں چلتا۔اور اس پر ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں کہ

فلاں اس قدر جلد قرآن پڑھتا ہے۔ حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام ہے۔ (بہارِشریعت۔صفحہ 203، 208، 274)

(7)۔سیدی و مرشدی ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب المعروف حضور باباجی **دامت برکاتھم العالیہ** نے اپنی کتاب "نصر القراء" کے صفحہ 11 پر فرمایا۔ "قرآن کو ایسی خوش آوازی سے پڑھنا کہ جس سے قواعد تجوید بگڑیں ممنوع ہے"

تشریح۔ آج کل اکثر لوگ تجوید کے علم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے قرآن پاک کو خوش آوازی پڑھتے وقت زبر، زیر اور پیش کو بھی دراز کر جاتے ہیں۔ جیسے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کو خوش آوازی سے پڑھتے ہوئے **اَلْحَمْدُ وُ لِلّٰھِی** پڑھنا۔ اسی طرح فجر کی نماز کے بعد جب سب مل کر کلمہ شریف کا ذکر کرتے ہیں تو **اِلَّا اللّٰہُ** کی **ہُ** کو خوش آوازی میں دراز کر جاتے ہیں یا کھڑی حرکات کو ایک الف کی مقدار دراز کرنے کے بجائے خوش آوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تین الف کی تک دراز کر جاتے ہیں۔ اس طرح مدِ اصلی مدِ فرعی بن جاتی ہے۔ جیسے اکثر خطیب حضرات **نَحْمَدُہٗ** کی **ہٗ** کو بہت زیادہ دراز کر جاتے ہیں۔ حضور باباجی **دامت برکاتھم العالیہ** پرنسپل آف جامعہ فریدیہ ساہیوال نے اس طرح کی خوش آوازی منع فرمائی ہے۔ کیونکہ اس طرح کی خوش آوازی سے تجوید کے قوانین ٹوٹ جاتے ہیں۔ یاد رکھو مجہول اور سادہ طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے بھی تجوید کے قوانین کی پابندی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **آمین**

(8)۔مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ المناجیح۔ جلد 3۔ صفحہ 270 پر فرماتے ہیں کہ قرآن کو گا کر تلاوت کرنا (یعنی ایسی خوش آوازی سے پڑھنا) کہ شد یا مد میں فرق آجائے حرام ہے۔

(9)۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے ترتیل یعنی تجوید و قراءت کے قوانین کے ساتھ ایک سورۃ پڑھنا بغیر ترتیل کے ساتھ سارا قرآن پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔ کیونکہ ایک موتی ہزار ہا روپیہ سے بہتر ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح)

(10) فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ **من یقف فی غیر مواضعہ ولا یقف فی مواضعہ لا ینبغی لہ ان یوء م۔** یعنی جو شخص مقاماتِ وقف میں وقف نہیں کرتا بلکہ مقاماتِ وقف کے غیر میں وقف کرتا ہے تو اسے امام نہ بنایا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ۔ جلد 6۔ صفحہ 280)

(11) **اَقُوْلُ بِفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔** قرآن، احادیث، صحابہ، تابعین، تبع تابعین، اولیاء اللہ اور علماء اکرام کی تعلیمات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ہم پر واضح ہوچکی ہے کہ تجوید کا علم حاصل کرنا ہم سب پر فرض عین ہے۔ جب ہم قرآن پاک کو تجوید و قراءت کے قوانین کے مطابق درست پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا بھی ملے گی، رسول اللہ ﷺ کی رضا بھی ملے گی، قرآن پاک بھی قبر اور حشر میں ہماری شفاعت کرے گا، نیکیاں بھی ملیں گی اور تلاوتِ قرآن کے جسمانی و روحانی فوائد بھی ملیں گے۔ لیکن اگر ہم قرآن پاک کو تجوید و قراءت کے قواعد کے خلاف غلط پڑھیں گے تو رضاءِ الٰہی، رضاءِ رسول ﷺ، شفاعتِ قرآن، اجر و ثواب اور ہر طرح کے فوائد و فضائل سے نہ صرف محروم رہیں گے بلکہ ہم پر قرآن لعنت ڈالتا ہے، ثواب کے بجائے گناہ ملتا ہے اور یہی قرآن قیامت والے دن ہمارے خلاف مقدمہ درج کر کے ہم پر حجت قائم فرمائے گا۔ **نَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔**

امام کی خوش آوازی۔ (1) ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس نے خوش آوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے **اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ** پڑھتے وقت **لَ** کو دراز کرتے ہوئے **لَا مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ** پڑھ دیا۔ **لَ** کا معنی ہوتا ہے ضرور اور **لَا** کا معنی ہے نہیں۔ **اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ** (سورۃ یٰسین) کا ترجمہ بنتا ہے۔ "بے شک آپ ﷺ ضرور اللہ کے رسول

ہیں"۔اور **اِنَّکَ لَامِنَ الْمُرْسَلِیْنَ** کا ترجمہ بنتا ہے۔"بے شک آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں"۔**اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ**

(2)ایک اور امام مسجد نے خوش الحانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے **اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ** (سورۃ العصر) کو **اِنَّ الْاِنْسَانَ لَا فِیْ خُسْرٍ** پڑھ دیا۔**اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ** کا ترجمہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان نہ لائے اور نیک عمل نہ کیے ضرور نقصان میں ہے اور **اِنَّ الْاِنْسَانَ لَا فِیْ خُسْرٍ** کا ترجمہ بن جاتا ہے۔بے شک جو لوگ ایمان نہ لائے اور نیک عمل نہ کیے وہ بھی نقصان میں نہیں۔**لَ** کی جگہ **لَا** پڑھنے سے مقصودِ کلامِ الٰہی کتنا بدل گیا۔**اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ**

(3)اکثر لوگ **اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ** (سورۃ کوثر) کو **اِنَّ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ** پڑھ جاتے ہیں۔اس طرح پڑھنے سے بہت کفریہ اور گستاخانہ معنیٰ بن جاتا ہے۔**اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ** کا ترجمہ یہ ہے۔"بے شک ہم نے آپ ﷺ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں" اور **اِنَّ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ** کا ترجمہ بنتا ہے کہ "بے شک ان سب عورتوں نے آپ ﷺ کو سب خوبیاں عطا کیں"۔اب یہاں دیکھنا یہ ہے کہ اللہ کو عورت کہنا بے ادبی گستاخی ہے،فرشتوں پر عورت کا لفظ بولنا بھی گستاخی ہے۔کسی عورت کو نبوت نہیں ملی۔پھر وہ کون سی عورتیں ہیں جو حضور ﷺ کو حوضِ کوثر یا خوبیاں دے سکتی ہیں۔اگر ہم قرآن درست پڑھتے تو اس طرح کا معنیٰ بے خبری میں بھی پیدا نہ ہوتا۔

(4)بعض لوگ سورۃ القدر کو پڑھتے ہوئے **اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ** کو **اِنَّ اَنْزَلْنَہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ** پڑھ جاتے ہیں۔**اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ** کا ترجمہ بنتا ہے۔بے شک ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا اور **اِنَّ اَنْزَلْنَہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ** کا ترجمہ بنتا ہے۔بے شک ان سب عورتوں نے قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ترجمہ میں یہ فرق اس لیے آیا کہ **اَنْزَلْنٰہُ** کے نون کی کھڑی زبر کو ایک الف کی مقدار دراز نہ کیا تو زبر کی آواز پیدا ہوگئی۔ **اَنْزَلْنَ** جمع مونث غائب بحث فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل صحیح از بابِ اِفْعَالٌ کا صیغہ بن گیا۔اس لیے ترجمہ میں تبدیلی آئی۔

(5)مسلمانوں کا اکثر طبقہ سورۃ الطارق کو پڑھتے وقت **وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ** کو **وَالسَّمَآءِ وَالتَّارِکِ** پڑھتے ہیں۔ **وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ** کا ترجمہ ہے " آسمان کی قسم اور رات کو گرنے والے ستارے کی قسم"اور **وَالسَّمَاءِ وَالتَّارِکِ** کا ترجمہ یہ بن جاتا ہے۔" آسمان کی قسم اور چھوڑنے والے کی قسم"**اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ**

(6)اکثر مسلمان **نُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا**(سورۃ نساء۔آیت 57) کو **نُدْخِلُھُمْ ذِلًّا ذَلِیْلًا** پڑھ جاتے ہیں۔**نُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا** کا ترجمہ ہے۔ہم ایمان داروں اور نیک عمل کرنے والوں کو جنت میں ایسی جگہ داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا اور **نُدْخِلُھُمْ ذِلًّا ذَلِیْلًا** کا ترجمہ بن جاتا ہے کہ ہم ایمان داروں اور نیکوں کو ایسی جگہ داخل کریں گے جہاں ذلت ہی ذلت ہوگی۔یہ معنوی تبدیلی **ظ** کی جگہ **ذ** پڑھنے کی وجہ سے آئی۔

(7)اکثر مسلمان **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** (سورۃ فاتحہ) کو **اَلْھَمْدُ لِلَّہِ رَبِّ الْ اٰلَمِیْنَ** پڑھتے ہیں۔یاد رکھو اس طرح پڑھنے سے ترجمہ بہت ہی غلط اور گستاخانہ ہو جاتا ہے۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** کا ترجمہ یہ ہے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔اور **اَلْھَمْدُ لِلَّہِ رَبِّ الْ اٰلَمِیْنَ** کا ترجمہ بنتا ہے۔سب بربادیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جو سب تکلیفوں کا پالنے والا ہے۔**اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔**

(8) سورۃ رحمٰن کو پڑھتے وقت کوئی **عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ** کو **اَلَمَ الْقُرْاٰنَ** پڑھ رہا ہے۔ **عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ** کا ترجمہ بنتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تعلیم دی"۔ اور **اَلَمَ الْقُرْاٰنَ** کا ترجمہ بنے گا۔ "اللہ نے قرآن کی تکلیف دی"۔ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔**

(9) کوئی مسلمان **اِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ** (البقرہ۔158) کو **اِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ اَلِیْمٌ** پڑھ جاتا ہے۔ **اِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ** کا ترجمہ بنتا ہے۔ "بے شک اللہ تعالیٰ قدردان علم والا ہے"۔ اور **اِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ اَلِیْمٌ** کا ترجمہ بنتا ہے۔ "بے شک اللہ تعالیٰ قدردان دردناک ہے"۔ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ**

(10) اسی طرح کوئی نمازی **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** (سورۃ الاخلاص) کو **کُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھتا نظر آئے گا۔ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** کا ترجمہ یہ ہے۔ آپ فرمادو کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اور **کُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ** کا ترجمہ بنتا ہے آپ کھالو وہ اللہ ایک ہے۔ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔**

(11) اسی طرح کوئی مسلمان **خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ** (البقرہ۔7) کو **خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی کُلُوْبِھِمْ** پڑھتا نظر آئے گا۔ **قَلْبٌ** کا مطلب ہے دل اور سورۃ کہف میں **کَلْبٌ** کا معنی کتا آیا ہے۔ **قَلْبٌ** کی جمع **قُلُوْبٌ** ہے۔ اور **کَلْبٌ** کی جمع **اَکْلَابٌ** ہے۔ بعض اوقات کلب کی جمع **کُلُوْبٌ** بھی آجاتی ہے۔ اس تشریح کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ **خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ** کا ترجمہ بنے گا " اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں پر مہر لگادی " اور **خَتَمَ اللّٰہُ عَلیٰ کُلُوْبِھِمْ** کا ترجمہ بنے گا " اللہ تعالیٰ نے کافروں کے کتوں پر مہر لگادی " **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ**

(12) اسی طرح اکثر مسلمان **اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ** (سورۃ نصر) کا ترجمہ بنتا ہے "جب اللہ تعالیٰ کی مدد آئے" کو **اِذَا جَآءَ نَسْرُ اللّٰہِ** پڑھ جاتے ہیں۔ جس کا ترجمہ بن جاتا ہے۔ جب اللہ کی گدھ آجائے۔ یہ معنوی فساد اس لیے آیا کہ صاؔد کی جگہ سیؔن پڑھ دیا۔

ہمارے تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنے کی وجہ سے معنی بدل جائے اور مقصودِ الٰہی کچھ کا کچھ ہوجائے تو ایسی تلاوت حرام و گناہ ہے۔ نماز میں اس طرح قرآن پڑھا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ جن حروف کی آواز ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے ان حروف کے درمیان فرق کرنا لازم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ۔ بہارِ شریعت)

ت اور **ط** ۔ **ث**، **س** اور **ص** ۔ **ح** اور **ہ** ۔ **ہمزہ** اور **ع** ۔ **د** اور **ض**۔ **ز**، **ذ** اور **ظ** ۔ **ق** اور **ک**۔

ان تمام حروف کے مخارج اور صفات اچھی طرح یاد کرکے ان حروف کو ان کے اپنے اپنے مخرج سے انکی جمیع صفات کے ساتھ بار بار ادا کریں۔ جب ان حروف کی شکلیں، صفات، مخارج اور نام ایک دوسرے سے نہیں ملتے تو ان کو پڑھتے وقت آواز میں بھی فرق ہونا چاہیے۔ جب تک ہم مخارج اور صفات کی روشنی میں ان حروف کی درست ادائیگی کی بار بار کوشش نہیں کریں گے اس وقت تک ہم ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھتے رہیں گے۔ جب **ت** کی جگہ **ط**، **ث** کی جگہ **س**، **ص** کی جگہ **س**، **ح** کی جگہ **ھ** ، **ع** کی جگہ **ھمزہ**، **ض** کی جگہ **د**، **ز** کی جگہ **ذ**، **ظ** کی جگہ **ز** اور **ق** کی جگہ **ک** کی ادائیگی کی جائے گی تو صاف ظاہر ہے لفظ بدل جائے گا۔ جب لفظ بدل جائے گا تو معنی بھی بدل جائے گا اور جب معنی بدل جائے گا تو کلامِ الٰہی کا مقصود بھی بدل جائے۔

بعض اوقات تو کفریہ اور گستاخانہ معنیٰ بن جائے گا۔اسی لیے تو میں کہتا ہوں کہ تجوید کا علم پہلے حاصل کریں۔پھر تجوید کی روشنی میں ناظرہ قرآن پڑھیں۔نماز، کلمے، ایمان کی صفتیں اور جنازہ کی دعا یاد کریں۔

شیخ القرآن اور اسم جلالت اللّٰہ۔ ہم جیسے بہت سے خود کو مفتی، خطیبِ پاکستان، شیرِ پنجاب، علامہ، پیرِ طریقت، شیخ القرآن اور شیخ الحدیث کہلانے والے بھی اسم جلالت **اَللّٰہُ** کو غلط پڑھتے نظر آتے ہیں۔ہر ایک کی زبان سے **اَللّٰہُ** کی جگہ **اَلَّ** ہی نکلتا ہے۔**سُبحَانَ الَّ**، **اَلحَمدُ لِلَّ**، **رَسُولُ الَّ**، **حَبِیبَ الَّ**، **یَا اَلَّ**، **نَعُوذُ بِالَّ**، **اَستَغفِرُالَّ**، **اِلَّا الَّ**، **مَا شَاءَ الَّ**، **اِنْ شَآءَ الَّ**، **وَالَّ**، **بِالَّ**، **تَالَّ**، **نُورَالَّ**، **عَبدُ الَّ**، **نَصرُالَّ**، **جَزَاکَ الَّ**، **فِی سَبِیلِ الَّ** اس طرح کے کثیر کلمات عوام وخواص کی زبان پر جاری ہیں۔اسم جلالت **اَللّٰہُ** کی کھڑی زبر کو زبر میں بدل دیا گیا۔آخری **ہ** کو بالکل نہیں پڑھا جاتا۔حالانکہ وقف کا کوئی ایسا قاعدہ نہیں جس کی وجہ سے اسم جلالت **اَللّٰہُ** کی آخری **ہ** ساکنہ کو حذف کیا جاسکے۔پھر کھڑی زبر کے بعد سکون والا سبب پائے جانے کی وجہ سے مدعارض بنتی ہے۔جس کو کم از کم دو الف کی مقدار اور زیادہ سے زیادہ تین الف کی مقدار تک دراز کرنا چاہیے۔پر ہم تو آدھا الف بھی دراز نہیں کرتے۔اپنے پیارے رسول ﷺ کے نامِ مبارک **مُحَمَّد** کو اکثر اوقات **مُھَمَّد** پڑھ جاتے ہیں۔**ح** کی جگہ **ھ** کی آواز نکالنے کی وجہ سے معنیٰ بن جاتا ہے برباد کیا ہوا، ویران کیا ہوا۔**اَستَغفِرُ اللّٰہَ**۔اس سے زیادہ بدبختی کی بات ہمارے لیے کیا ہوسکتی ہے کہ ہم اپنے رب کا نام اور اپنے رسول ﷺ کا نام بھی درست ادا نہیں کرتے۔

خطیب کی جلد بازی۔ جب خطیب خوش الحانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سُر لگاتے ہیں تو خطبہ پڑھتے وقت **نَحْمَدُہٗ** کی مدِ اصلی کو مدِ فرعی بنا دیتے ہیں۔یعنی تجوید کی روشنی میں الٹا پیش کو ایک الف کی مقدار دراز کرنا چاہیے۔اگر الٹا پیش کو ایک الف کی مقدار سے کم دراز کیا تو پیش بن جائے گی اور اگر ایک الف کی مقدار سے زیادہ دراز کیا تو مدِ فرعی بن جائے گی۔بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔لیکن جب یہی خطیب جلدی کرنے پر آتے ہیں تو خطبہ میں موجود لفظ **اَمَّا بَعْدُ** کو **اَمَّ بَعْدُ** پڑھ جاتے ہیں۔یعنی الف مدہ کو ایک الف کی مقدار دراز نہیں کرتے۔

موذن کی اذان و تکبیر۔ جب ہم موذن کی اذان و تکبیر سنتے ہیں تو وہ بہت سی غلطیاں کرتا نظر آتا ہے۔خصوصاً گاؤں کی مساجد میں یہ غلطیاں عام ہیں۔کوئی اسمِ جلالت **اَللّٰہُ** کے دونوں لام پُر (موٹے) نہیں کرتا، کوئی **اَشْھَدُ** کو **اَشْھَادُ** پڑھتا ہے، **اَنَّ** پر غنہ زمانی مظہرہ نہیں کرتا، **مُحَمَّدَ** کو **مُھَمَّدَ** پڑھتا نظر آتا ہے، **رَّسُوْلُ** کی **را** مشددہ پر تکرار کی آواز پیدا کر دیتا ہے، **حَیّ عَلٰی الصَّلٰوۃ** کو **ھَیّ اَلَی السَّالَا**، **عَلَی الْفَلَاحْ** کو **اَلَی الْفَا لَاہ**، **اِلَّا اللّٰہُ** کو **اِلَّا الَّ** اور اسی طرح **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** کو **کَدْ کَامَتِ السَّلَاۃُ** پڑھتا ہے۔کوئی **صَلٰوۃ** کو **صَلٰوۃْ** پڑھ جاتا ہے۔حالانکہ تجوید کی روشنی میں **صلٰوۃْ** کو **صَلٰوۃْ** پڑھنا نہ وقفاً درست ہے نہ وصلاً۔اگر وقف کریں گے تو گول **ۃ** کو گول **ہ** ساکنہ پڑھیں گے اور اگر وصل کریں گے تو گول **ۃ** کی حرکت پڑھیں گے۔اس کو ساکن نہیں کرسکتے۔

قاری صاحب کی دعا۔ نماز، ختم اور محفل کے بعد اکثر جگہ بڑے بڑے قراء حضرات اور مولوی صاحبان دعا کرواتے وقت **رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارُ** کو **رَبَّنَ اَتِنَ**

فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ۔آیت 201) پڑھ جاتے ہیں۔ مدِ منفصل، مدِ اصلی اور مدِ عارض کو دراز نہیں کرتے۔ مد کو بالکل نہ دراز کرنا لحنِ جلی ہے۔ اور لحنِ جلی حرام ہے۔

نمازی کی قراءت۔ آج کل کے نمازیوں کا یہ حال ہے کہ **اَعُوْذُ** کو **اَوْذُ** یا **عَوْذُ** یا **اَعَوْذُ** پڑھتے ہیں۔ **بِاللّٰہِ** کو **بَاللَّہِ** پڑھتے ہیں۔ **سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ** کو **سُبَانَکَ اللَّھُمَّ وَبِھَمْدِکَ** پڑھتے ہیں۔ **تَعَالٰی** کو **تَ اٰلٰ** پڑھتے ہیں۔ اگر میری بات کا یقین نہیں آتا تو خود عوام سے جنازہ کی دعا، نماز، قرآن اور کلمے وغیرہ سن کر دیکھ لو۔ آج قرآن کو اتنا غلط پڑھا جا رہا ہے اور ہم علماءِ دین، قراء حضرات اور پیر عظام نہ صرف خاموش ہیں بلکہ اصلاح اور درستگی کرنے کے بجائے ان لوگوں کا مزاق اڑاتے ہیں، طعنے مارتے ہیں ان سے نفرت کرتے ہیں۔ بعض اوقات اذان پڑھنے اور تکبیر پڑھنے سے روک دیتے ہیں۔ ہم نے کسی مسلمان بھائی کا دل نہیں توڑنا۔ اس طرح وہ دین سے اور دور ہو جائے گا۔ بلکہ بڑے پیار سے اصلاح کرنی ہے۔

دودھی کی دلیری۔ میں کچھ دن پہلے 42 ڈی جھوک خوشحال کی مسجد سے عصر کی نماز پڑھا کر نکل رہا تھا۔ ایک دودھی کو ایک شخص نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ سنا ہے تم دودھ میں پانی ملاتے ہو تو دودھی نے ہنس کر جواب دیا "**الحمد للّٰہ** " جب میں نے دودھی کا یہ جواب سنا تو میری روح کانپ گئی۔ اس دودھی کو مسلمان ہونے کے باوجود یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس نے غلط جگہ غلط بات کے جواب میں قرآنی کلمات بول کر قرآن کی کتنی بڑی گستاخی اور توہین کر دی تھی۔ کاش اسے اس گناہ کا احساس ہوتا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ **کا** 30 **سالہ استغفار۔** رسالہ قشیریہ میں امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک موقع پر میں **الحمد للّٰہ** کہہ بیٹھا تو تیس سال سے اس کی معافی کے لیے **استغفار** کر رہا ہوں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ وجہ کیا تھی تو آپ نے فرمایا۔ ایک مرتبہ بغداد کے بازار میں آگ لگ گئی۔ اس وقت ایک شخص نے اطلاع دی کہ بہت دوکانیں سامان سمیت جل گئیں پر آپ کی دوکان اور سامان کو آگ نے نقصان نہیں پہنچایا۔ چنانچہ میں نے خوش ہو کر **الحمد للّٰہ** کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ باقی مسلمانوں کے نقصان کو میں کیوں بھول گیا۔ وہ سب مشکل میں تھے اور میں **الحمد للّٰہ** پڑھ کر خوش ہو رہا تھا۔ اب تیس سال ہو گئے ہیں۔ میں ابھی تک اس غلط موقع پر **الحمد للّٰہ** کہنے کی وجہ سے **اِسْتِغْفَارُ** کر رہا ہوں۔ کاش ہمارے اندر بھی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ والا جذبہ اور احساس پیدا ہو جائے۔

اسی طرح آج کل سود خوری، رشوت خوری اور حرام دھندا کرنے والے بھی اپنی آمدنی پر **الحمد للّٰہ** پڑھتے ہیں۔ فلموں، ڈراموں، اسٹیج ڈراموں اور ناچ گانے میں شہرت پانے والے بھی **الحمد للّٰہ** پڑھتے ہیں۔ جوا کھیلنے والے، ملاوٹ کرنے والے، چور، ڈاکو، شرابی، میراثی، بھانڈ، جھوٹ بول بول کر اور دھوکہ دے دے کر اپنی چیزیں فروخت کرنے والے بھی غلط موقع پر **الحمد للّٰہ** پڑھتے نظر آتے ہیں۔ کس کس کی شکایت کریں۔ کس کس کو سمجھائیں۔ بس دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عظمتِ قرآن سمجھنے کی توفیق دے۔ **آمین بجاہ النبی الامین** صلی اللہ علیہ وسلم

نکاح خواں اوردولھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب میں 40 ڈی میں امامت کرتا تھا۔ایک نکاح پڑھانے گیا۔جب دولہا کو ایمان مفصل پڑھاتے ہوئے **وَالْقَدْرِ** پڑھنے کو کہا تو اس نے **وَالْبَدْرِ** پڑھا۔میں نے بار بار یہی کلمہ درست کروانے کی نیت سے دہرایا تو ہر بار دولہا **وَالْبَدْرِ** ہی پڑھتا رہا۔اول کلمہ اور دوسرا کلمہ بھی درست نہ پڑھ سکا۔شادی میں شریک بہت سے لوگ اس پر ہنس رہے تھے۔حالانکہ یہ رونے اور افسوس کا مقام تھا۔اگر علماء اکرام،مفتیان عظام،پیروں،قراء حضرات،حفاظ اور امام مسجدوں نے اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کیا ہوتا۔لوگوں کو نماز،کلمے،ایمان کی صفتیں،اذان وتکبیر اور قرآن درست پڑھائے ہوتے تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔وہ دولہا ہمارا مسلمان بھائی ہے۔کاش ہم دوسروں پر ہنسنے اور دوسروں پر طعن کرنے کے بجائے ان کو پیار سے دین کے قریب کریں۔میں مانتا ہوں کہ اس کا بھی قصور ہے کہ اس نے کلمے اور ایمان کی صفتیں یاد نہ کیں۔لیکن ہم نے بھی اس کے ساتھ خیر خواہی نہیں کی۔جس طرح بادشاہ سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔اسی طرح پیروں سے اپنے مریدوں کے متعلق،مولوی سے اس کے مقتدیوں کے متعلق،مفتیوں سے ان کے عقیدت مندوں کے متعلق اور علماء سے اس کے علاقے کے لوگوں کے متعلق سوال ہوگا۔ہم سب اس وقت اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟

ایک بزرگ اور ریڑھی والا۔ ایک مسلمان بھائی نے مجھے ایک بزرگ کا یہ واقعہ سنایا کہ ایک بزرگ اپنے مدرسے میں پڑھانے کے بعد مدرسے کے دروازے پر آئے۔مدرسے کے دروازے پر کئی سالوں سے ایک شخص روزانہ ریڑھی پر کھانے کی کچھ چیزیں فروخت کرنے کی غرض سے آرہا تھا۔اس بزرگ نے بڑے پیار سے اس سے پہلا کلمہ سنا تو وہ پہلا کلمہ درست نہ سنا سکا تو وہ بزرگ رونے لگے۔جب اس بزرگ سے رونے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے روتے ہوئے جواب دیا کہ اگر قیامت والے دن میرے رب نے مجھ سے اس ریڑھی والے کے متعلق سوال کیا کہ تیرے مدرسہ کے دروازہ پر یہ آدمی روزانہ آتا تھا۔پر تو نے اس کا کلمہ ہی درست نہ کرایا۔تو میں اپنے رب کو کیا جواب دوں گا۔سبحان اللہ کیسی پیاری سوچ ہے۔کاش ہم بھی اپنے اپنے علاقے میں عوام اور خواص سب کو دین سمجھائیں۔لیکن افسوس ہم دین صرف امیروں کو دیتے ہیں غریبوں کو ٹائم دینا گوارا نہیں کرتے۔بس دین کو اپنی اپنی جیبیں بھرنے،شہرت حاصل کرنے اور پیٹ بھرنے کا ذریعہ بنالیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے۔آمین

امام مسجد اور اول کَلِمَہ۔ ایک امام مسجد مجھ سے ملنے آیا۔باتوں باتوں میں اس سے اول کلمہ سنا۔تو یہ جان کر میرے دل کو شدید دکھ پہنچا کہ اس کے اول کلمے میں بیس غلطیاں تھیں۔اس نے **اَوَّلْ کَلِمَہْ طَیِّبْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کو **اَوَّلْ کَلْمَ تَیِبْ لَا لَہَ اِلَّا اللّٰہُ مُھَمَّدٌ رَسُوْلُ الل** پڑھا۔وہ 20 غلطیاں یہ ہیں۔(1)**کَلِمَہْ** کے **لام** مکسور کو ساکن پڑھا۔(2)**کَلِمَہْ** کی آخری **ھَا** ساکنہ کو حذف کردیا۔{عوام میں یہ لفظ **کَلْمَ** مشہور ہے۔حالانکہ سورۃ ابراہیم۔آیت 24 میں **کَلِمَةً** لفظ آیا ہے۔جب گول **ة** پر وقف کیا تو وہ گول **ہ** ساکنہ بن گئی۔فیضانِ نماز میں بھی یہ لفظ **کَلِمَہْ** لکھا ہوا ہے}(3)**طَیِّبْ** کی **طَا** کی صفتِ استعلاء،صفتِ قلقلہ اور صفتِ اطباق ادا نہ کی جس کی وجہ سے **تَا** کی آواز پیدا ہوگئی۔(4)**طَیِّبْ** کی **بَا** ساکنہ پر قلقلہ نہ کیا۔(5)**لَآ اِلٰهَ** کی مدِ منفصل ختم کر دی(6)**لَا** کے الف مدہ کو ایک الف کی مقدار دراز نہ کیا۔(7)**لَا** کو **لَ** پڑھ کر ایک حرف کی کمی کر کے لحن جلی کا ارتکاب کیا۔**لَا** نافیہ کا معنی ہے"نہیں"اور **لَ** حرفِ تاکید کا معنی ہے"ضرور"**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کا معنی بنتا ہے"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود

نہیں"۔لیکن اگر **لَاکی ل** پڑھا جائے تو معنی بن جائے گا۔"اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی ضرور کوئی اور معبود ہے"۔اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ جب یہ کلمہ درست پڑھا جائے تو کافر بھی مسلمان بن جاتا ہے اور اگر یہی کلمہ غلط پڑھا جائے اور اس کے غلط معنی کا اعتقاد بھی رکھ لیا جائے تو مسلمان بھی مشرک بن جاتا ہے۔**اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ**۔(8)**اِلٰهَ** کی کھڑی زبر کو ایک الف کی مقدار درازنہ کیا۔(9)**اِلَّا اللّٰہُ** کی کھڑی زبر کو دراز نہ کیا۔(10)اسم جلالت **اللّٰہُ** کے دونوں لاموں کو موٹا نہ پڑھا۔(11)**مُحَمَّدٌ**''کو **مُهَمَّدٌ**'' پڑھ دیا۔**حَ** کی جگہ **ھ** پڑھ دیا۔یہ لحن جلی ہے۔**مُحَمَّد** کا معنی ہے"وہ ذات جس کی بار بار تعریف کی گئی"۔یہ معنی بالکل درست اور ادب کے مطابق ہے اور **مهمّد** کا معنی ہے"وہ ذات جس کو بار بار برباد کیا گیا"۔**اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ** یہ معنی کتنا غلط اور گستاخی والا ہے۔(12)**مُحَمَّدٌ** میں موجود **مِیْم** مشددہ پر غنہ زمانی مظہرہ نہ کیا۔(13)**رَسُوْلُ** کی **را** کو موٹا نہیں پڑھا۔(14)**رَسُوْلُ** کی **سُ** پر سیٹی کی آواز نہ ہونے کے برابر تھی۔(15)**رَسُوْلُ** میں موجود مدِ اصلی یعنی **واو مده** کو ایک الف کی مقدار دراز نہ کیا۔(16)اسمِ جلالت **اللّٰہُ** کے دونوں لاموں کو موٹا نہیں پڑھا۔(17)**اللّٰہُ** کے لام کی کھڑی زبر کو زبر میں بدل دیا۔(18)مدِ عارض کو ختم کر دیا۔(19)آخری حرف **ھُ** کو حذف کردیا۔(20)**لَآ اِلٰهَ** پر وقف کر کے **اِلَّا اللّٰہُ** سے ابتداء کردی۔(تقریباً ہر مسجد میں فجر کی نماز کے بعد کلمہ شریف کا اجتماعی ذکر کرتے وقت مسلمانوں میں یہ غلطی بہت زیادہ پائی جارہی ہے۔**لَآ اِلٰهَ** پر وقف کرتے ہیں۔ **اِلَّا اللّٰہُ** کی پیش کو دراز کر جاتے ہیں)۔حالانکہ **لَآ اِلٰه** کا اگلے جملے **اِلَّا اللّٰہُ** سے لفظی تعلق بھی ہے اور معنوی تعلق بھی ہے۔اس جگہ وقف کرنے سے پہلے جملے کا دوسرے جملے سے نہ صرف لفظی اور معنوی تعلق ختم ہو جاتا ہے بلکہ معنی بھی فاسد ہوتا ہے اور مقصودِ الٰہی بھی بدل جاتا ہے۔یاد رکھو **لَآ اِلٰه** پر وقف کرنے کے بعد اگر اعادہ نہ کیا جائے تو کفریہ معنی بن جاتا ہے۔**لَآاِلٰهَ** کا معنی بن جائے گا کہ " کوئی بھی معبود نہیں"۔**نَعُوْذُ بِاللّٰہِ** اس طرح تو اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کی بھی نفی ہو جائے گی۔لہٰذا اس جگہ وقف کرنا سخت منع ہے۔قراء حضرات ایسے وقف کو وقفِ قبیح کہتے ہیں۔اگر غلطی سے وقفِ قبیح ہو جائے تو فوراً اعادہ کریں۔وقفِ قبیح کی تعریف اور اس کا حکم **ان شاء اللّٰہ** آگے وقف کے بیان میں آئے گا۔یہ ایک امام مسجد کے پہلے کلمے کا حال ہے۔باقی لوگوں کے کلموں،ایمان کی صفتوں،قرآن اور نماز کا کیا حال ہوگا۔میں یہ تو نہیں کہتا کہ کلمہ غلط پڑھنے کی وجہ سے کوئی کافر یا مشرک ہو جاتا ہے۔کیونکہ وہ جان بوجھ کر اپنے ارادہ کے ساتھ غلط نہیں پڑھتا اور نہ ہی کفریہ اور شرکیہ معنی کا وہ اعتقاد رکھتا ہے۔ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ اب ہی ہم سنبھل جائیں اور محنت کر کے اپنی غلطیاں دور کرلیں۔چلو مان لیا کہ ہمیں پہلے ان باتوں کا علم نہیں تھا۔اب تو ہم نے جان لیا کہ لفظ غلط پڑھنے سے یا غلط جگہ وقف کرنے سے کتنا غلط معنی بن جاتا ہے۔ہم اگر خلوصِ نیت سے کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور مدد فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔**آمین**

میڈم کا بیٹا اور کلمہ۔ کچھ عرصہ پہلے ایک کتاب میں یہ بات پڑھی تھی کہ ایک کالج میں ایک میڈم اپنے بیٹے کو ساتھ لائی۔اس نے کالج کے پروفیسرز کے ساتھ اپنے بیٹے کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میرے اس بیٹے کو بہت سی انگلش نظمیں یاد ہیں۔پھر اس نے اپنے بیٹے کو انگلش میں نظمیں سنانے کو کہا۔تو میڈم کے بچے نے فوراً زبانی نظم پڑھنی شروع کردی۔"ٹونکل ٹونکل لٹل سٹار۔۔۔۔۔" تو ایک پروفیسر نے اس لڑکے سے کہا کہ پہلا کلمہ سناؤ۔تو اس لڑکے نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے

ہوئے پوچھا "مما! پہلا کلمہ کیا ہوتا ہے" یہ واقعہ پڑھ کر میرے دل کو بڑا جھٹکا لگا۔ افسوس! مسلمانوں کے بچے دین سے کتنے دور ہو گئے۔ آج کل بہت سے مسلمان بھائیوں کو جنازہ کی دعا بھی یاد نہیں ہوتی۔ بس کچھ پڑھے بغیر جنازہ میں اپنی شمولیت کا اظہار کر کے واپس آ جاتے ہیں۔ اگر کسی کو کلمہ یا جنازہ کی دعا آتی بھی ہے تو اس میں بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں۔ کاش ہم نے کسی سند یافتہ عالمِ دین یا قاری کو ایک بار ہی یاد شدہ نماز، کلموں، سورتوں، ایمان کی صفتوں اور جنازہ کی دعا وغیرہ سنا کر تسلی کر لی ہوتی۔ ہو سکتا ہے ہم اپنی خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ ہمارا قرآن، کلمے، نماز اور دعائیں وغیرہ بالکل درست ہیں۔ اور وہ درست نہ ہوں۔

اوّل کَلِمَہُ کا مذاق۔ جب میں نے اپنے شاگردوں کو **اَوّلُ کَلِمَہُ طَیِّبُ** یاد کرایا تو بہت سے لوگوں نے میرے شاگردوں کا مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ تمہارا استاد ہندو ہے۔ بچوں نے پوچھا۔ وہ کیسے؟ تو وہ کہنے لگے کہ تمھارا استاد تم کو "**کالی ماں** " پڑھاتا ہے۔ کالی ماں تو ہندو پکارتے ہیں۔ ہم نے تو آج تک **کَلْمَ** ہی پڑھا اور سنا ہے۔ ایک اسلامی بہن نے تو اپنے بچے مدرسے سے صرف اس لیے روک لیے کہ مفتی ممتاز کالی ماں پڑھاتا ہے۔ یہ ہمارے بچوں کو ہندو بنا رہا ہے۔

سورۃ اٰل عمران، سورۃ نساء، سورۃ توبہ اور **سورۃ یونس** میں بار بار لفظ **کَلِمَۃ** آیا ہے۔ لام کے نیچے زیر لکھی ہوئی ہے۔ وقف بالا بدال کرنے کی وجہ سے **کَلِمَۃ** کی آخری گول **ۃ** گول **ہ** ساکنہ میں بدل گئی۔ دعوت اسلامی والوں کی "فیضانِ نماز" میں بھی **اوّل کَلِمَہ طَیِّبُ** لکھا ہوا ہے۔ اس لیے میں بچوں کو **کَلِمَہُ** پڑھاتا ہوں۔ لیکن افسوس مسلمان بھائیوں نے حوصلہ دینے کے بجائے میرے شاگردوں کا اور میرا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ کہاں لفظ **کَلِمَہُ** اور کہاں لفظ **کالی ماں**۔ ان دونوں لفظوں میں موجود لفظی اور معنوی فرق کسی کو بھی نظر نہیں آتا۔

اچھے نے اچھا اور برے نے برا جانا مجھے
جس کا جتنا ظرف تھا اتنا پہنچانا مجھے

جس طرح میرے نبی ﷺ نے فرمایا تھا "لوگ مذمم کو برا بھلا کہتے ہیں۔ میں تو محمد ہوں" اسی طرح میں بھی کہتا ہوں لوگ کسی ہندو کو برا بھلا کہتے ہیں۔ میں تو **الحمد للّٰہ** مسلمان ہوں۔ ان **شاء اللّٰہ العزیز** میں بھی ہمت ہارنے والا نہیں۔ میں لوگوں کی اس طرح کی باتوں پر درگزر کرتے ہوئے دین کا کام فی سبیل اللہ کرتا رہوں گا۔ میں تو صرف، نحو، ترجمہ قرآن، تفاسیر، بغیر اعراب والی احادیث کی کتابیں پڑھانے کا ارادہ رکھتا تھا پر جب دینی علوم {دورہ قرآن، دورہ حدیث، فاضل عربی، مفتی کورس وغیرہ} حاصل کر کے اپنے گاؤں آیا تو دیکھا لوگوں کو قاعدہ، قرآن، کلمے، نماز، ایمان مفصل، ایمانِ مجمل، جنازہ کی دعا وغیرہ درست پڑھنا نہیں آتا تو میں نے بچوں اور بڑوں کو قاعدہ، قرآن، کلمے، نماز، ایمان مفصل، ایمانِ مجمل، جنازہ کی دعا وغیرہ درست کروانا شروع کر دیا۔ اور ان **شاء اللّٰہ العزیز** میری آنے والی نسلیں بھی فی سبیل اللہ یہ کام کرتی رہیں گی۔

پرنسپل کا غلط وقف۔ ایک مدرسے کا پرنسپل مجھے ملنے آیا۔ اس نے سورۃ بقرہ کی آیت 31 کو پڑھتے ہوئے **ثُمَّ عَرَضَھُمْ** کے ضاد پر نہ صرف وقف اضطراری کر دیا بلکہ ضاد کی زبر بھی پڑھ دی۔ اس طرح تجوید کی روشنی میں دو غلطیاں کر دیں۔ (1) وقفِ اضطراری کلمہ غیر موصولہ کے آخر میں کیا جا سکتا ہے۔ اس پرنسپل صاحب نے کلمہ موصولہ کے درمیان میں وقف اضطراری کر دیا۔ اس کو چاہیے تھا کہ سانس کی تنگی کی وجہ سے یا **عَرَضَھُمْ** سے پہلے وقف کر لیتا۔ یا **عَرَضَھُمْ** کے آخر

میں کر لیتا۔درمیان میں وقف نہ کرتا۔(2)جب زبر والے حرف پر وقف کیا جاتا ہے تو اس حرف کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔لیکن پرنسپل صاحب نے ضآدکو ساکن نہ کیا۔یہ مدرسے کے پرنسپل کا حال ہے۔اس مدرسے کے طلباء اور طالبات کا کیا حال ہوگا۔میں نے بہت سے مدرسوں میں جا کر طلباء کا امتحان لینے کی سعادت بھی حاصل کی۔جو بچے حفظ کر چکے ہیں۔وہ قرآن تو حفظ کر چکے ہیں۔جب ان سے پوچھا گیا کہ رموزِ اوقاف کی علامات کی وضاحت کرو، یہ مدکون سی ہے، یہاں غنہ کیوں کیا، یہاں کس درجے کا قلقلہ ،وقفِ اضطراری کسے کہتے ہیں،وقفِ غفران کسے کہتے ہیں،وقفِ منزل کسے کہتے ہیں،معانقہ کے بارے میں کچھ بتاؤ۔اس طرح کا جوسوال بھی کیا کوئی جواب نہ دے سکا۔بس جس طرح استاد نے رٹا لگوادیا اسی طرح رٹ لیا۔پانچواں کلمہ سنا تو بچوں نے پانچواں کلمہ **اَسْتَغْفَار** پڑھا۔حالانکہ یہ لفظ **اِسْتِغْفَارُ** ہے۔ایک مدرسہ میں زیرِ تعلیم ایک 180 طلباء اور طالبات کو تجوید کے قوانین کے مطابق **سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ** سنانے کو کہا۔لیکن کوئی ایک بھی درست نہ سنا سکا۔یہ مدرسوں کا حال ہے تو عوام کا کیا حال ہوگا۔یادرکھو جو تجوید کے قوانین سیکھے بغیر قرآن حفظ کرتا ہے۔وہ کہیں نہ کہیں پھسل جاتا ہے۔کیونکہ اس کے پاس تجوید کے علم کی روشنی نہیں ہوتی۔

غلط جگہ وقف کرنے کے نقصانات۔

1۔**وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ** (بقرہ،آیت 102) اس آیت میں **وَمَا** پر وقف کر کے **كَفَرَ سُلَيْمَانُ** سے ابتداء کرنے سے معنی بن جاتا ہے۔سلیمان علیہ السلام نے کفر کیا۔**نَعُوْذُ بِاللّٰه**

2۔**مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا** (الِ عمران،آیت 67)اس آیت میں **مَا** پر وقف کر کے **كَانَ اِبْرَاهِيْمُ** سے ابتداء کرنے سے معنی بن جاتا ہے۔ابراھیم علیہ السلام یہودی تھے۔**نَعُوْذُ بِاللّٰه**

3۔**لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ** (اخلاص)اس آیت میں **لَمْ يَكُنْ** پر وقف کر کے **لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ** سے ابتداء کرنے سے معنی بن جاتا ہے۔اللہ کا ایک شریک ہے۔**نَعُوْذُ بِاللّٰه**

4۔**لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى** (نساء،آیت 43)اس آیت میں **لَا** پر وقف کر کے **تَقْرَبُوْا** سے ابتداء کرنے سے معنی بن جاتا ہے۔تم نشے کی حالت میں نماز پڑھو۔**نَعُوْذُ بِاللّٰه**

5۔**فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ** (ابراھیم،آیت 47) میں **فَلَا تَحْسَبَنَّ** پر وقف کر کے **اَللّٰهُ** سے ابتداء کرنے سے معنی بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتا۔**نَعُوْذُ بِاللّٰه**

6۔**وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا** (بقرہ،آیت 111) میں **قَالُوْا** پر وقف کر کے **لَنْ يَّدْخُلَ** سے ابتداء کرنے سے معنی بن جاتا ہے کہ جنت میں یہودی کے علاوہ کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔ **نَعُوْذُ بِاللّٰه**

7۔**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** میں **لَآ اِلٰهَ** پر وقف کر کے **اِلَّا اللّٰهُ** سے ابتداء کرنے سے معنی بن جاتا ہے کہ کوئی بھی معبود نہیں۔**نَعُوْذُ بِاللّٰه**

8۔**فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ** میں **بَطَلَ** پر وقف کرنے سے معنی بنتا ہے کہ "حق واقع ہوا اور باطل ہوا" **نَعُوْذُ بِاللّٰه**

9۔**جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ** میں **زَهَقَ** پر وقف کرنے سے معنی بنتا ہے "حق آیا اور چلا گیا " **نَعُوْذُ بِاللّٰه**

10۔**وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ** میں **عَنْهُ** پر وقف کرنے سے معنی بنتا ہے "اور جو کچھ

رسول تمھیں عطا کریں وہ بھی پکڑ واور جس سے رسول تمھیں منع کریں وہ بھی پکڑو" **نَعُوْذُ بِاللّٰہ**

11۔**فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ** میں عَصَانِیْ پر وقف کرنے سے معنی بنتا ہے "پس جس نے میری اتباع کی پس بے شک وہ مجھ سے ہے اور جس نے نافرمانی کی وہ بھی مجھ سے ہے" **نَعُوْذُ بِاللّٰہ**

12۔**اِنِّیْ کَفَرْتُ** پر وقف کرنے سے معنی بنتا ہے "میں نے کفر کیا" **نَعُوْذُ بِاللّٰہ**

افسوس آج کل ننانوے فیصد مسلمان قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت تجوید کے قوانین توڑتے نظر آتے ہیں۔ یاد رکھو جس طرح ہم پر نماز، روزہ، حج اور زکوۃ فرض ہے اسی طرح ہم پر تجوید کا علم حاصل کرنا فرض ہے۔ جس طرح نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کی ادائیگی نہ کرنے والا گناہ گار ہے اسی طرح تجوید کا علم حاصل نہ کرنے والا گناہ گار ہے۔ تجوید کے قوانین سیکھے بغیر نہ قرآن درست ہوسکتا ہے، نہ چھے کلمے درست ہو سکتے ہیں، نہ نماز درست ہوسکتی ہے نہ ایمان مفصل درست ہوسکتی ہے، نہ ایمان مجمل درست ہوسکتی ہے، نہ جنازہ کی دعا اور نہ ہی دعائے قنوت درست ہوسکتی ہے۔ الغرض قدم قدم پر تجوید کے قوانین کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس طرح انگلش سمجھنے کے لیے ٹینس سمجھنے ضروری ہیں، جس طرح قرآن کا ترجمہ سمجھنے کے لیے عربی گرائمر یعنی صرف ونحو سیکھنی ضروری ہے اسی طرح ناظرہ قرآن پڑھنے کے لیے تجوید کے قوانین جاننے ضروری ہیں۔ ہم لوگ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اعلیٰ سکول اور اعلیٰ ٹیچرز تلاش کرتے ہیں، مہنگی ٹیوشن رکھتے ہیں، بہت زیادہ پیسہ بھی خرچ کرتے ہیں، ٹائم بھی زیادہ دیتے ہیں اور محنت بھی زیادہ کرتے ہیں۔ لیکن افسوس تعلیمِ قرآن کے معاملہ میں ہم اس طرح کا اہتمام وانتظام نہیں کرتے۔ نہ اس تعلیم کو اہمیت دیتے ہیں، نہ ہم سند یافتہ اور اعلیٰ اساتذہ کی تلاش کرتے ہیں، نہ پیسہ خرچ کرتے ہیں، نہ اتنا ٹائم دیتے ہیں اور نہ ہی محنت و جدوجہد کرتے ہیں۔ بس جاہل پڑوسی یا محلے کی کسی عورت سے بچوں کو تعلیمِ قرآن کے حصول کے لیے بھیج دیتے ہیں۔ یا تجوید وقراءت کے علم سے ناواقف قاری صاحب یا مولوی صاحب سے قرآن کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تحقیق کرنا بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ قاری صاحب یا مولوی صاحب سند یافتہ ہیں یا نہیں، وہ تجوید وقراءت کا علم رکھتے ہیں یا نہیں، وہ درست تعلیم دے سکتے ہیں یا نہیں، ہمارا بچہ ان کے پاس روزانہ جاتا ہے یا غیر حاضری کرتا ہے اور اساتذہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن کی درست تعلیم باقاعدگی کے ساتھ دے رہے ہیں یا نہیں۔ ہم کچھ بھی دلچسپی نہیں لیتے۔ ذہین اور صحت مند بچہ سکول وکالج میں داخل کرواتے ہیں اور کند ذہن، معذور اور نابینا بچہ مدرسے میں داخل کرواتے ہیں۔ آدھا گھنٹہ تعلیمِ قرآن کے لیے بڑی مشکل سے دیتے ہیں اور دنیاوی تعلیم اور دنیاوی کاموں کے لیے اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے آسانی اور خوشی سے دیتے ہیں۔

اے مسلمان! یہ قرآن کی تعلیم کے ساتھ کیسا انصاف ہے؟ ہم سرکاری نوکری حاصل کرنے کے لیے پڑھتے ہیں، بہت زیادہ پیسہ خرچ کرتے ہیں، دن رات خود بھی محنت کرتے ہیں، بچوں کو بھی اسی راستے پر چلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ کاش ہم سرکار ﷺ کی نوکری حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے، اپنے بچوں کو سرکار ﷺ کا نوکر، قرآن کا قاری وحافظ اور سچا دیندار بناتے۔ مسلمانوں کی دینِ اسلام کے ساتھ بے وفائی، قرآن کی تعلیم کے ساتھ اعراض، سرکار ﷺ کی تعلیمات سے دوری اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں سستی اور غفلت نے مجھے دکھی کر دیا ہے، میرا دل غمزدہ ہے اور آنکھوں سے آنسو نکل رہے ہیں۔ اب مزید لکھنے کے لیے ہاتھ ساتھ نہیں دے رہا۔ اللہ ہم سب کو راہِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ **آمین۔**

مفتی ممتاز حسین فریدی معلم مدرسہ انوار المنظور 42ڈی کلاں اوکاڑہ

سوال۔ جولوگ کوشش کے باوجود کسی عذر کی وجہ سے قرآن کے حروف درست ادا نہیں کر پاتے۔کیا ان کے لیے کچھ نرمی ہے؟

جواب۔ اگر واقعی ہی کوئی عذر ہو جیسے زبان میں لکنت ہونا، تو تلا پن ہونا، عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے حروف کی درست ادائیگی میں کوشش کے باوجود زبان اور ذہن کا مکمل ساتھ نہ دینا وغیرہ تو ان کے لیے شریعت نے نرمی کی ہے۔

حضرت بلال کا عذر۔ یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ حضرت بلال **رضی اللہ عنہ** کی زبان میں لکنت تھی۔جس کی وجہ سے کوشش کے باوجود **شین** درست ادا نہیں ہوتا تھا۔بعض صحابہ رضی اللہ عنھم نے حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان میں **اَشْھَد** کی جگہ **اَسْھَد** پڑھتے ہیں۔اس لیے ان کو اذان دینے سے روک دیا جائے۔صحابہ رضی اللہ عنھم کے اصرار پر حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سے روک دیا۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا۔رات لمبی ہوگئی۔صبح صادق نہیں ہو رہی تھی۔صحابہ رضوان اللہ علیہم نے آ کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی۔یارسول اللہ ﷺ! صبح کیوں نہیں ہو رہی۔کیا قیامت قائم ہوگئی ہے۔تو حضور ﷺ نے فرمایا میرے رب کا پیغام آیا ہے کہ مجھے بلال رضی اللہ عنہ کی **اَسْھَدُ** والی اذان بڑی پسند ہے۔جب تک میرا بلال اذان نہیں دے گا صبح صادق نہیں ہوگی۔

مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد 8 صفحہ 327 پر مفتی احمد یار نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سے روک دیا گیا۔دوسرے شخص نے اذان دی تو وحی الٰہی آئی کہ اے میرے محبوب ﷺ! آج اللہ کے گھر میں اذان کے بغیر نماز کیوں پڑھ لی۔تو حضور ﷺ نے عرض کی کہ مولیٰ آج تو بڑی خوش الحانی سے اذان ہوئی ہے۔تو وحی آئی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سن کر رب ذوالجلال خوش ہوتا ہے۔

گفت ہاتف بر در خیر الوریٰ   چہ سبب بے بانگ شد بیت خدا

گفت ہاتف بازاز بانگ بلال   خوش شدے بر عرش رب ذوالجلال

فوائد۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اس واقعے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(1) جس کی زبان میں لکنت ہو یا تو تلا پن ہو۔جس کی وجہ سے وہ حروف کی درست ادائیگی نہ کر سکتا ہو۔بشرطیکہ وہ حروف کو درست نکالنے کی پوری کوشش کرے پھر بھی کوشش کے باوجود کامیاب نہ ہو۔دل سے بھی غلط ادائیگی کو برا جانے تو ایسے شخص کی دل آزاری نہیں کرنی چاہیے۔اس کو اذان و تکبیر سے نہیں روکنا چاہیے۔کیونکہ وہ جان بوجھ کر ارادے سے دل کی پسندیدگی کے ساتھ ایسا نہیں کر رہا۔شریعت نے جب ایسے آدمی کا عذر قبول کرتے ہوئے اس پر نرمی کی ہے تو ہم کو بھی اسے حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔اس کا دل نہیں توڑنا چاہیے۔اس پر طعن نہیں کرنی چاہیے۔ہوسکتا ہے اس کی اذان و تکبیر اور قرآن کی تلاوت اللہ کو ہماری اذان و تکبیر اور تلاوت سے زیادہ پسند ہو۔ہاں جس کی زبان میں لکنت بھی نہ ہو، تو تلا پن بھی نہ ہو، حروف کی درست ادائیگی کی بھرپور کوشش بھی نہ کرے، دل سے بھی غلط ادائیگی کو برا نہ جانے۔بس حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اس واقعے کو اپنی غلطی اور اپنی لاپرواہی کو چھپانے کے لیے ڈھال بنانے کی کوشش کرے تو اس کے لیے کوئی رعایت اور نرمی نہیں۔

(2) جس آدمی کے تلفظ اچھے ہوں، قرآن اور کلمے وغیرہ درست ہوں تو اس کو یہ حق نہیں کہ وہ غرور میں آ کر ایسے شخص کو حقیر جانے جس کا عذر شریعت نے قبول کیا ہے۔ہوسکتا ہے جس کو وہ حقیر سمجھ رہا ہے وہ اپنے اخلاص اور شوق کی وجہ سے مقبول ہو

جائے اور جو حقیر سمجھ رہا ہے وہ غرور کی وجہ مردود ہو جائے۔ **اللّٰہ الصمد ۔ان بطش ربک لشد ید** پر غور کرو۔

(3) جو لوگ صحت اور طاقت کے باجود تجوید کا علم نہیں سیکھتے ،قرآن درست نہیں کرتے ، کلمے اور نماز صحیح نہیں کرتے وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اس واقعے کی وجہ سے خود کو نجات یافتہ اور کامیاب سمجھ کر کسی خوش فہمی میں نہ رہیں۔ کیونکہ ان کے پاس بچنے کا کوئی شرعی عذر نہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تو شرعی عذر تھا کہ ان کی زبان میں لکنت تھی۔

حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ **کا عذر۔** حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کو جب توبہ نصیب ہوئی تو دن کو شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے اور رات عبادت، ریاضت اور قرآن کی تلاوت میں گزار دیتے تھے۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے تلفظ بھرپور کوشش کے باوجود زیادہ اچھے نہ ہوئے تھے۔ ابھی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مغرب کی نماز کے لیے مسجد آئے تو دیکھا کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھا رہے ہیں۔ حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے پیچھے فقط اس لیے نماز نہ پڑھی کہ وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کو **اَلْھَمْدُ لِلّٰہ** پڑھ رہے تھے۔ رات کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا۔ عرض کی یا اللہ تیری رضا کیسے مل سکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آج تجھے میری رضا ملنے والی تھی پر تو نے میری رضا جان بوجھ کر نہ پائی۔ اگر تو حبیب عجمی رحمۃ اللہ کے پیچھے نماز پڑھ لیتا تو تجھے میری رضا مل جاتی۔ (تذکرۃ الاولیاء)

فوائد (1) جس کے دل میں اخلاص ہو، قرآن سے محبت بھی ہو، دن رات قرآن درست کرنے کی کوشش بھی کر رہا ہو، دل میں قرآن درست کرنے کی بھرپور تڑپ بھی ہو تو ایسے شخص کو حقیر نہیں جاننا چاہیے۔ دیکھو نماز میں قیام کرنا فرض ہے لیکن بیمار کے لیے نرمی ہے، روزہ ہم پر فرض ہے لیکن بیمار اور مسافر کے لیے رخصت ہے۔ اسی طرح جو شخص کوشش کے باوجود قرآن درست نہیں پڑھ سکتا تو اس کے لیے بھی نرمی و رخصت کا پہلو نکالا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا۔ **لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَھَا** ۔ (**اٰل عمران** 286) اسے اتنی سعادت تو مل رہی ہے کہ قرآن کی زیارت کرتا ہے۔ اس بہانے وضو کر لیتا ہے۔ ہاتھ قرآن کو لگ جاتے ہیں۔ چلو کچھ نہ ہونے سے تو اچھا ہے کہ قرآن کی زیارت کر لیتا ہے۔

(2) جس کا قرآن درست نہیں ہے وہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح قرآن درست کرنے کی خوب کوشش کرے۔ جب تک وہ زمانہ کوشش میں ہے اس کی تلاوت اور نماز قبول ہوتی رہے گی۔ اگر محنت کرنا چھوڑ دی تو نرمی بھی ختم شد۔

(3) حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعے کو کوئی اپنے لیے ڈھال نہیں بنا سکتا۔ کہاں حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاص، تقوی، دن بھر قرآن سیکھنے کی کوشش، رات بھر قرآن کی تلات اور دین کے ساتھ وابستگی اور کہاں ہم لوگ۔ نہ ہمارے پاس اخلاص کی دولت، نہ تقوی کی دولت، نہ قرآن سیکھنے کے لیے ٹائم و تڑپ، نہ دین سے اس طرح کی وابستگی، نہ رات بھر عبادت و ریاضت۔ بس اپنی سستی اور غفلت کو چھپانے کے لیے اس طرح کے واقعات کو ڈھال بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن درست پڑھنے والے کثیر بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے درست تلاوت والے واقعات کیوں یاد نہیں آتے۔

شیخ مسلم مغربی رحمۃ اللّٰہ علیہ **کا عذر ۔** حضرت ابراھیم رقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں شیخ مسلم رحمۃ اللہ کی زیارت کے لیے ان کی مسجد میں پہنچا۔ انہوں نے امامت فرماتے ہوئے سورۃ فاتحہ کو کئی جگہ غلط پڑھا۔ میں نے دل میں سوچا ایسے ناقص شخص کو ولی سمجھ کر میں نے اتنا لمبا سفر کیا۔ جس کو قرآن درست پڑھنا نہیں آتا وہ ولی کیسے ہو سکتا ہے۔ رات تو میں

نے وہاں گزاری۔ دوسرے دن جب باہر نکل کر جانے لگا تو ایک شیر میرے سامنے آ گیا۔ ڈر کر واپس پلٹا تو پیچھے سے دوسرا شیر آنے لگا۔ میں ڈر کر زور زور سے چیخنے چلانے لگا۔ میری چیخ سن کر شیخ مسلم مغربی رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرے سے نکلے اور دونوں شیروں کے کانوں کو پکڑ کر خوب مروڑتے ہوئے شیروں سے کہا کہ اے خدا کے کتو! کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ میرے مہمانوں کو نہ چھیڑا کرو۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے ابراھیم رقی! تم ظاہری حالت کی درستگی میں مشغول ہو اس لیے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ڈرتے ہو۔ اور ہم ظاہری حالت کے ساتھ ساتھ باطنی حالت کی درستگی میں مصروف ہیں۔ اس لیے اللہ کی مخلوق ہم سے ڈرتی ہے۔ (نفحات الانس)

فوائد۔ (1) جس قاری یا حافظ کے تلفظ اچھے ہوں وہ ان لوگوں کو حقیر نہ سمجھے جن کے تلفظ زیادہ اچھے نہ ہوں۔ ہوسکتا ہے جس کو ہم حقیر سمجھ رہے ہوں وہ ہم سے بہت افضل ہو۔

(2) مسلمان سے بدظن ہو جانا بہت بڑی غلطی ہے۔ کسی کے متعلق منفی ذہن رکھنے سے پہلے بار بار سوچیں۔ **واللہ یختص برحمتہ** پر غور کر۔ میرے پیرو مرشد مفتی مظہر فرید شاہ صاحب اکثر یہ شعر ہم کو سنایا کرتے تھے۔

نہ مکھڑا نہ مکھڑے دا تل ویکھدے
اللہ والے جے ویکھدن تے دل ویکھدے

(3) شیخ مسلم مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعے کو بھی اپنے لیے ڈھال بناتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ میرا قرآن اگر مجہول ہے تو کیا ہوا۔ اللہ کے ولی شیخ مسلم مغربی رحمۃ اللہ علیہ بھی تو قرآن مجہول پڑھتے تھے۔ یاد رکھو! ہم خود کو اللہ کے ولیوں پر قیاس نہیں کر سکتے۔ وہ عبادت، ریاضت، قرآن کی تلاوت، تقویٰ اور اخلاص ہر لحاظ سے ہم سے افضل تھے۔ وہ قرآن درست کرنے کی ہر کوشش کرتے تھے۔ ہم دنیاوی علم سیکھنے میں تو بہت محنت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش میں انگریزی، ریاضی، سائنس اور معاشرتی علوم سیکھتے وقت تو سستی اور لاپرواہی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اس وقت اللہ کے ولیوں کے واقعات یاد نہیں آتے۔ جب دین، قرآن اور اسلام کا معاملہ ہو تو اپنی غلطیوں، غفلتوں اور لاپرواہیوں کو چھپانے کے لیے اس طرح کے واقعات کا غلط مطلب نکال کو خود کو بے قصور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بوڑھی عورت کا عذر۔ ایک 85 سالہ بوڑھی عورت روضۂ رسول ﷺ پر سادہ الفاظ میں بڑے اخلاص کے ساتھ درود پڑھ رہی تھی۔ ایک دوسری عورت آئی اور کتاب سے دیکھ دیکھ کر درست تلفظ کے ساتھ اچھی آواز میں درود شریف پڑھنے لگی۔ بوڑھی عورت کا دل ٹوٹ گیا اور وہ رونے لگی۔ دل ہی دل میں عرض کرنے لگی۔ میری آواز بھی اچھی نہیں، میرے الفاظ کی ادائیگی بھی درست نہیں۔ بھلا مجھ ان پڑھ کا درود کیسے قبول ہوسکتا ہے۔ درود تو اس دوسری عورت کا قبول ہوگا جو عمدہ اور بہترین القاب کے ساتھ اچھی آواز میں بہت سے درود پڑھ رہی ہے۔ روتے روتے نیند آ گئی۔ قسمت جاگ پڑی۔ حضور پاک ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا۔ مایوس کیوں ہوتی ہو۔ خوش ہو جا! تیرا درود ہم نے سب سے پہلے قبول کیا ہے۔ (فیضانِ سنت۔ شرح حدائقِ بخشش)

فائدہ۔ جو لوگ بوڑھے ہیں۔ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے اب کوشش اور محنت کے باوجود حروف درست نہیں ادا کر سکتے تو ان کے لیے بھی نرمی ہے۔ وہ جس طرح بھی درود پڑھیں، کلمہ پڑھیں، قرآن پڑھیں، اذان اور تکبیر پڑھیں۔ ان کو ٹوکا روکا نہ جائے۔ ان کا دل نہ توڑا جائے۔ کیونکہ وہ کوشش کے باوجود تجوید و قرات کی روشنی میں حروف کا درست تلفظ نہیں کر سکتے۔ لیکن جس

کا ذہن باقی کاموں، دنیاوی حساب و کتاب اور دنیاوی تعلیم کے حصول میں تو بہت چلتا ہو۔صرف دین سیکھنے میں عمر کی زیادتی کو عذر بنائے۔اس کو ضرور روکا بھی جائے ٹوکا بھی جائے۔بڑے پیار سے سمجھایا جائے۔اور تجوید کی اہمیت بتائی جائے۔تاکہ وہ قرآن سیکھ کر اپنی اصلاح کرے۔

خواجہ خیرچہ رحمۃ اللہ علیہ **کا دم۔** مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحات الانس میں فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی بیمار ہوتا یا درد میں مبتلا ہوتا تو شیخ خیرچہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** پڑھ کر دم کرتے تو مریض کو فوراً آرام آجاتا۔ایک دفعہ ایک عالم دین کے دانت کو شدید درد ہوئی۔وہ عالم شیخ خیرچہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔انھوں نے حسبِ معمول **الحمد للّٰہ** پڑھ کر دم کر دیا۔اس عالم کو فوراً آرام آگیا۔صحت یاب ہونے بعد اس عالم نے عرض کیا کہ اے شیخ! تم **الحمد للّٰہ** بھی درست نہیں پڑھ سکتے۔میں تم کو درست پڑھا دیتا ہوں۔شیخ خیرچہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا۔میرا قرآن درست کرنے کی بجائے تم اپنے دل کو صحیح اور درست کرو۔

سوال۔ تجوید کا لغوی معنی بیان کریں؟

جواب۔ تجوید کا لغوی معنی ہے "**اَلْاِتْیَانُ بِا لْجَیِّدِ**" یعنی کسی چیز کو عمدہ بنانا، سنوارنا، کھرا کرنا، آراستہ کرنا۔

سوال۔ تجوید کا اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب۔ (1) تجوید کا اصطلاحی معنی ہے "**هُوَ عِلْمٌ یُّبْحَثُ فِیْهِ عَنْ مَّخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَ صِفَاتِهَا وَ عَنْ طُرُقِ تَصْحِیْحِ الْحُرُوْفِ وَ تَحْسِیْنِهَا**" یعنی تجوید وہ علم ہے جس میں حروف کے مخارج اور حروف کی صفات اور حروف کی درستگی اور حروف کی خوبصورتی کے طریقوں کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

(2) **آسان تعریف۔** حروف کو انکے مخارج سے انکی تمام صفات کے ساتھ ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

سوال۔ تجوید کا موضوع کیا ہے؟

جواب۔ تجوید کا موضوع ہے "الف سے لے کر یا تک تمام عربی حروف" کیونکہ تجوید میں عربی حروف کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

سوال۔ تجوید کی غرض و غایت کیا ہے؟

جواب۔ تجوید کی غرض و غایت ہے " قرآن پاک کو نزول شدہ طریقے کے مطابق عربی لب و لہجہ میں درست پڑھنا "

سوال۔ تجوید کا علم حاصل کرنے کا مقصد کیا ہے؟

جواب۔ تجوید کا علم حاصل کرنے کا مقصد ہے "**تَحْصِیْلُ رِضَاءِ اللّٰهِ وَ تَحْصِیْلُ سَعَادَةِ الدَّارَیْنِ**" یعنی اللہ کی رضا حاصل کرنا اور دونوں جہانوں کی سعادت مندی حاصل کرنا۔

لحن کا بیان

سوال۔ لحن کا لغوی معنی بیان کریں؟

جواب۔ لحن کا لغوی معنی ہے "غلطی، تجوید کے خلاف پڑھنا، کجی چاہنا، بدلنا، پھیرنا، لب و لہجہ "

سوال۔ لحن کا اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب۔ لحن کا اصطلاحی معنی ہے " تجوید کے قوانین توڑتے ہوئے قرآن کو غلط پڑھنا"

سوال۔ لحن کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب۔ لحن کی دو اقسام ہیں۔ (1) لحنِ جلی (2) لحنِ خفی

سوال۔ لحن جلی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ واضح اور بڑی غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں۔

سوال۔ لحن جلی کا حکم بیان کریں؟

جواب۔ لحن جلی بالاتفاق حرام وممنوع ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاوٰی بزازیہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔" **اِنَّ اللَّحْنَ حَرَام**" **بِلَا خِلَافٍ** " (فتاوٰی رضویہ۔جلد6۔صفحہ 343)یعنی بے شک لحن جلی کے حرام ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔لحن جلی والی قراءت کرنا اور سننا دونوں بالاتفاق حرام وممنوع ہیں۔لفظ بدلنے کی وجہ سے معنی بدل جاتا ہے اور معنی بدلنے کی وجہ سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔بعض جگہ تو کفریہ معنی بن جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ **اور سائل۔** فتاوٰی العطایا الاحمدیہ، جلد 4 ،صفحہ 521 پر ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے لحن کا حکم پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "لحن منع ہے" سائل نے پوچھا لحن ممنوع کیوں ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ تیرا نام کیا ہے؟ سائل نے جواب دیا کہ میرا نام محمد ہے۔تو آپ نے فرمایا کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تجھے مُوحَامِد پکارے۔تو اس نے جواب دیا نہیں۔مقصد کلام یہ تھا کہ جب تجھے یہ پسند نہیں کہ تیرے نام میں غلطی کی جائے تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کو کیسے پسند ہوگا کہ اذان، نماز،کلموں اور قرآن کی تلاوت وغیرہ میں غلطی کی جائے۔

سوال۔ لحن جلی کی صورتیں بیان کریں؟

جواب۔ لحن جلی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

پہلی صورت۔ حرف کو حرف سے بدلنا۔جیسے

قُلْ کو **کُلْ**، **اَلْحَمْدُ** کو **اَلْهَمْدُ**، **طَارِقْ** کو **تَارِکْ**،
قُلُوْبِهِمْ کو **کُلُوْبِهِمْ**، **مُحَمَّدُ** کو **مُهَمَّدُ**، **ظِلًّا ظَلِيْلًا** کو **ذِلًّا ذَلِيْلًا**،
قَدْرِ کو **کَدْرِ**، **اَحَدُ** کو **اَهَدُ**، **نَصْرُ** کو **نَسْرُ**،
فَلَقِ کو **فَلَکِ**، **وَحْدَه**ٗ کو **وَهْدَه**ٗ، **مَثَلُ** کو **مَسَلُ**،
اِقْرَءْ کو **اِکْرَهْ**، **وَانْحَرْ** کو **وَانْهَرْ**، **طَائِرُ** کو **تَائِرُ**،
عَلِيْمْ کو **اَلِيْمْ**، **حَيّ** کو **هَيّ**، **صَلٰوةُ** کو **سَلٰوةُ**
عَلَّمَهُ کو **اَلَّمَهُ**، **رَحْمٰنُ** کو **رَهْمٰنُ**، **ضَآلّا** کو **دَآلّا**
عٰلَمِيْنَ کو **اٰلَمِيْنَ**، **سُبْحَانَ** کو **سُبْهَانَ**، **مَغْضُوْبِ** کو **مَغْذُوْبِ**
عَبْدُهٗ کو **اَبْدُه**ٗ، **رَحِيْمِ** کو **رَهِيْمِ**، **ذَالِکَ** کو **زَالِکَ** پڑھنا وغیرہ۔

دوسری صورت۔ حرکت کو حرکت سے بدلنا۔جیسے

اَنْعَمْتَ کو **اَنْعَمْتِ**، **يُضَاعِفُ** کو **يُضَاعَفُ**، **مُبَشِّرِيْنَ** کو **مُبَشَّرِيْنَ**،
اَعُوْذُ کو **اَعُوْذْ**، **مُصَوِّرُ** کو **مُصَوَّرُ**، **عَالِمْ** کو **عَالَمْ**

اِستِغْفَارُ کو **اَستَغْفَارُ،** **وُضُوْ** کو **وَضُوْ،** **اَحْمَدُ** کو **اِحْمَدُ** پڑھنا۔

تیسری صورت۔ حرف کم کر دینا۔ جیسے

اِلَّا اللّٰهُ کو **اِلَّا اللَّ،** **بِاللّٰهُ** کو **بِاللَّ،** **هَمْزَهْ** کو **هَمْزَ،**

كَلِمَهْ کو **كَلِمْ،** **اِنَّا لِلّٰهِ** کو **اِنَّ لِلَّ،** **لَمْ يُوْلَدْ** کو **لَمْ يُلَدْ،**

تَبّ کو **تَبْ،** **اَمَّا بَعْدُ** کو **اَمَّ بَعْدُ** **رَبَّنَا** کو **رَبَّنَ** پڑھنا۔

چوتھی صورت۔ حرف بڑھا دینا۔ جیسے

اَلْحَمْدُ کو **اَلْحَمْدُ وْ،** **لِلّٰهِ** کو **لِلّٰهِیْ،** **لَفِیْ خُسْرُ** کو **لَافِیْ خُسْرُ** پڑھنا۔

پانچویں صورت۔ ساکن کو متحرک کر دینا۔ جیسے

اَلْحَمْدُ کو **اَلَحَمْدُ** **خَلَقْنَا** کو **خَلَقَنَا،** **شَهْرُ** کو **شَهَرُ** پڑھنا۔

چھٹی صورت۔ متحرک کو ساکن کر دینا۔ جیسے

جَعَلْنَا کو **جَعْلْنَا،** **خَتَمَ** کو **خَتْمَ،** **سَمِعْنَا** کو **سَمْعْنَا** پڑھنا۔

ساتویں صورت۔ حروفِ مدہ کا اضافہ کر دینا۔ جیسے

لَمِنَ الْ کو **لَا مِنَ الْ،** **اَشْهَدُ** کو **اَشْهَادُ،** **اِلَّا اللّٰهُ** کو **اِلَّا اللّٰهُوْ** پڑھنا۔

آٹھویں صورت۔ مداصلی یا مدفرعی کو ختم کر دینا۔ جیسے

اَللّٰهُمَّ کو **اَللَّهُمَّ،** **بِسْمِ اللّٰهِ** کو **بِسْمِ اللَّهِ،** **اَنْزَلْنٰهُ** کو **اَنْزَلْنَهُ،**

اَعْطَيْنٰكَ کو **اَعْطَيْنَكَ،** **عَمَّا** کو **عَمَّ،** **لَآ اِلٰهَ** کو **لَاِلٰهَ،**

رَسُوْلُ اللّٰهِ کو **رَسُوْلُ اللَّ،** **اِنَّآ اِلَيْهِ** کو **اِنَّ اِلَيْهِ** **لِلْفُقَرَآءِ** کو **لِلْفُقَرءِ** پڑھنا۔

نویں صورت۔ تشدید کو نہ پڑھنا۔ جیسے

نَزَّلْنَا کو **نَزَلْنَا،** **ضَآ لِّيْنَ** کو **ضَآ لِيْنَ،** **مَنْ رَّبُّكَ** کو **مَنْ رَبُّكَ** پڑھنا۔

دسویں صورت۔ تشدید کا اضافہ کرنا۔ جیسے

صَدَقَ اللّٰهُ کو **صَدَّقَ اللّٰهُ،** **صَدَقْتَ** کو **صَدَّقْتَ،** **سَلَامٌ** کو **سَلَّامٌ** پڑھنا۔

گیارویں صورت۔ وقف کی جگہ وصل کرنا (بعض قراء نے اس صورت کو لحن خفی میں شامل کیا ہے)۔ جیسے

1۔ **خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ** ط (بقرہ۔آیت 7) اس آیت میں **سَمْعِهِمْ** پر وصل کرنا۔

2۔ **لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ** قف (بقرہ، آیت 83) اس آیت میں **اِلَّا اللّٰهَ** پر وصل کرنا۔

3۔ **وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** م (بقرہ۔آیت 212) اس آیت میں **اٰمَنُوْا** پر وصل کرنا۔

4۔ **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّ يْنِ** ط (فاتحہ۔آیت 3) اس آیت میں **دِ يْنِ** پر وصل کرنا۔

5۔ **وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ** ط (فاتحہ۔آیت 4) اس آیت میں **نَسْتَعِيْنُ** پر وصل کرنا۔

بارویں صورت۔ وصل کی جگہ وقف کرنا۔ جیسے

1۔**وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ** (بقرہ، آیت 102) اس آیت میں **وَمَا** پر وقف کر کے **كَفَرَ سُلَيْمَانُ** سے ابتداء کرنا۔

2۔**مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ** (آلِ عمران، آیت 67) اس آیت میں **مَا** پر وقف کر کے **كَانَ اِبْرَا هِيْمُ** سے ابتداء کرنا۔

3۔**لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ** (اخلاص، آیت 4) اس آیت میں **لَمْ يَكُنْ** پر وقف کر کے **لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ** سے ابتداء کرنا۔

4۔**لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى** (نساء، آیت 43) اس آیت میں **لَا** پر وقف کر کے **تَقْرَبُوْا** سے ابتداء کرنا۔

5۔**فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ** (ابراھیم، آیت 47) میں **فَلَا تَحْسَبَنَّ** پر وقف کر کے **اَللّٰهُ** سے ابتداء کرنا۔

6۔**وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا** (بقرہ، آیت 111) میں **قَالُوْا** پر وقف کر کے **لَنْ يَّدْخُلَ** سے ابتداء کرنا۔

سوال۔ لحنِ خفی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ پوشیدہ اور چھوٹی غلطی کو لحنِ خفی کہتے ہیں۔ لحنِ خفی صفاتِ عارضہ کے صحیح طور پر ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس سے لفظ اور معنی میں تبدیلی تو نہیں ہوتی۔ بس حرف کا حسن نہیں رہتا۔

سوال۔ لحنِ خفی کا حکم بیان کریں؟

جواب۔ لحنِ خفی مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ شرعاً اس غلطی سے بچنا بھی ضروری ہے۔

سوال۔ لحنِ خفی کی صورتیں بیان کریں؟

جواب۔ لحنِ خفی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

پہلی صورت۔ اظہار نہ کرنا۔ جیسے **اَنْعَمْتَ**

دوسری صورت۔ ادغام برلون نہ کرنا۔ جیسے **مَنْ رَّبِّكَ** کو **مَنْ رَبِّكَ** پڑھنا۔

تیسری صورت۔ اقلاب نہ کرنا۔ جیسے **مِنْۢ بَعْدِ** کو **مِنْ بَعْدِ** پڑھنا۔

چوتھی صورت۔ اخفاء نہ کرنا۔ جیسے **اَنْتُمْ**

پانچویں صورت۔ ادغامِ شفوی نہ کرنا۔ **لَكُمْ مَّا** کو **لَكُمْ مَا** پڑھنا۔

چھٹی صورت۔ اخفاءِ شفوی نہ کرنا۔ جیسے **اَمْ بِهٖ**

ساتویں صورت۔ اظہارِ شفوی نہ کرنا۔ جیسے **اَمْ لَمْ**

آٹھویں صورت۔ جس حرف کو موٹا پڑھنا تھا اس کو باریک پڑھ دینا۔ جیسے **رَسُوْلُ اللّٰهِ**

نویں صورت۔ جس حرف کو باریک پڑھنا تھا اس کو موٹا پڑھ دینا جیسے **بِاللّٰهِ**

دسویں صورت۔ غنہ زمانی ادا نہ کرنا جیسے **مُحَمَّدٌ**

گیارویں صورت۔ مدفرعی کو دراز نہ کرنا۔ جیسے **وَمَآ اُنْزِلَ** کو **وَمَا اُنْزِلَ** پڑھنا۔

بارویں صورت۔ اظہارِ قمری، ادغامِ شمسی، ادغامِ مثلین، ادغامِ متجانسین اور ادغامِ متقاربین پر عمل نہ کرنا۔ جیسے **اَلرَّحْمٰنُ** کو **اَلْرَحْمٰنُ** پڑھنا، **اَلْقَمَرُ** کو **اَلقَمَرُ** پڑھنا، **قُلْ لَّكُمْ** کو **قُلْ لَكُمْ** پڑھنا، **عَبَدْتُّمْ** کو **عَبَدْتُمْ** اور **نَخْلُقْكُّمْ** کو **نَخْلُقْكُمْ** پڑھنا۔

حروفِ تہجی کا بیان

سوال: حرف کی جمع کیا ہے، تہجی کا لغوی معنیٰ کیا ہے اور حروفِ تہجی سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرف کی جمع حروف ہے. تہجی کا لغوی معنیٰ ہے ملانا، جوڑنا، ہجے کرنا۔ حروفِ تہجی سے مراد وہ حروف ہیں جو اپنا ذاتی معنیٰ نہیں رکھتے۔ کلمات کی بناوٹ اور ہجے کرنے کا فائدہ دیتے ہیں. جیسے اینٹیں عمارت کی بناوٹ کا فائدہ دیتی ہیں۔

سوال: حروفِ تہجی کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ تہجی انتیس ہیں. جو یہ ہیں.

اَلِفْ	بَا	تَا	ثَا	جِیْمْ	حَا	خَا	دَآلْ	ذَآلْ	رَا
زَا	سِیْنْ	شِیْنْ	صَآدْ	ضَآدْ	طَا	ظَا	عَیْنْ	غَیْنْ	فَا
قَآفْ	کَآفْ	لَآمْ	مِیْمْ	نُوْنْ	وَآوْ	هَا	هَمْزَهْ	یَا	

〈ا،ب،ت،ث،ج،ح،خ،د،ذ،ر،ز،س،ش،ص،ض،ط،ظ،ع،غ،ف،ق،ک،ل،م،ن،و،ہ،ء،ی〉

سوال: حروفِ تہجی کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: حروفِ تہجی کا دوسرا نام حروفِ مفردات ہے۔ یعنی اکیلے اکیلے بہت سے حروف۔

سوال: حروفِ تہجی کو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: حروفِ تہجی کو تجوید و قرأت کے مطابق عربی لہجہ میں معروف پڑھیں۔ اردو تلفظ اور مجہول طریقہ سے پرہیز کریں۔ یعنی بے، تے، ثے اور **بَ**، **تَ**، **ثَ** ہرگز نہ پڑھیں۔ بلکہ **بَا**، **تَا**، **ثَا** پڑھیں۔

سوال: **اَلِفْ** کو **اَلَّفْ**، **اَلِّفْ**، **اَلِیفْ** اور **اَلِّیْفْ** پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: **اَلِفْ** کو **اَلَّفْ**، **اَلِّفْ**، **اَلِیفْ** اور **اَلِّیْفْ** پڑھنا غلط ہے۔

سوال: حروفِ تہجی میں سے کتنے حروف دراز نہیں ہوتے؟

جواب: حروفِ تہجی میں سے دو حروف دراز نہیں ہوتے۔ 1۔ **اَلِفْ** 2۔ **هَمْزَهْ**

سوال: حروفِ تہجی میں سے الف مدہ والے حروف کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ تہجی میں سے الف مدہ والے 12 حروف ہیں۔ وہ حروف یہ ہیں۔

1۔ **بَا** 2۔ **تَا** 3۔ **ثَا** 4۔ **حَا** 5۔ **خَا** 6۔ **رَا** 7۔ **زَا** 8۔ **طَا** 9۔ **ظَا** 10۔ **فَا** 11۔ **هَا** 12۔ **یَا**

سوال: الف مدہ والے 12 حروف کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: الف مدہ والے 12 حروف کو ایک الف یعنی دو حرکات کی مقدار کے برابر دراز کر کے پڑھتے ہیں۔

سوال: حروفِ تہجی میں سے مد والے کتنے حروف ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ تہجی میں سے مد والے 15 حروف ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

1۔ **جِیْمْ** 2۔ **دَآلْ** 3۔ **ذَآلْ** 4۔ **سِیْنْ** 5۔ **شِیْنْ** 6۔ **صَآدْ** 7۔ **ضَآدْ** 8۔ **عَیْنْ** 9۔ **غَیْنْ**
10۔ **قَآفْ** 11۔ **کَآفْ** 12۔ **لَآمْ** 13۔ **مِیْمْ** 14۔ **نُوْنْ** 15۔ **وَآوْ**

سوال: مدوالے 15 حروف کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: مدوالے 15 حروف کو کم ازکم دوالف اور زیادہ سے زیادہ پانچ الف کی مقدار دراز کر کے پڑھتے ہیں۔

سوال: ایک الف کی مقدار کا اندازہ کیسے لگایا جاتا ہے؟

جواب: ایک الف کی مقدار کا اندازہ بند انگلی کو نہ تیز نہ آہستہ بلکہ درمیانی حالت میں کھولنے سے لگایا جاتا ہے۔انگلی کھولنے میں جتنی دیر لگے اتنی دیر تک آواز جاری رکھیں۔

سوال: دوالف کی مقدار کا اندازہ کیسے لگایا جاتا ہے؟

جواب: دوالف کی مقدار کا اندازہ دو بند انگلیوں کو باری باری درمیانی حالت میں کھولنے سے لگایا جاتا ہے۔

سوال: دوحرکات کی مقدار سے کیا مراد ہے؟

جواب: دوحرکات کی مقدار سے ایک حرکت کی دگنی آواز مراد ہے۔

سوال: حروفِ تہجی کو پڑھتے وقت کن حروف کو پُر یعنی موٹا پڑھتے ہیں؟

جواب: **خَا صَآدْ ضَآدْ طَا ظَا غَیْنْ قَآفْ رَا** اوران حروف میں موجود **الف** کو زبان کی جڑ اٹھا کر اور منہ میں آواز بھر کر موٹا پڑھتے ہیں۔

سوال: **صَآدْ** اور **ضَآدْ** کو پڑھتے وقت دال جزم والی پر کیا کرتے ہیں؟

جواب: **صَآدْ** اور **ضَآدْ** کو پڑھتے وقت دال جزم والی پر واضح قلقلہ کرتے ہیں۔

سوال: **زَا ، سِیْنْ** اور **صَآدْ** کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: **زَا ، سِیْنْ** اور **صَآدْ** کو سیٹی کی آواز نکال کر سختی سے پڑھتے ہیں۔

سوال: **ثَا، ذَآلْ** اور **ظَا** کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: **ثَا، ذَآلْ** اور **ظَا** کو سیٹی کی آواز نکالے بغیر نرمی سے پڑھتے ہیں۔

سوال: **صَآدْ ضَآدْ طَا** اور **ظَا** کو پڑھتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: **صَآدْ ضَآدْ طَا** اور **ظَا** کو پڑھتے وقت نہ ہونٹ گول کریں، نہ غنہ کریں اور نہ ہی وآ و کا اضافہ کریں۔یعنی صواد،ضواد،طوا،ظوا مت پڑھیں۔

سوال: جن حروف کی آواز ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے ان حروف میں فرق کس طرح کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جن حروف کی آواز ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے .ان حروف میں مخارج اور صفات کی مدد سے فرق کیا سکتا ہے۔جب ان حروف کی صفات اور شکلیں ایک دوسرے سے نہیں ملتیں تو آواز میں بھی فرق پیدا کریں۔جیسے **ھَمْزَہْ** اور **عَیْنْ**۔ **قَآفْ** اور **کَآفْ**۔ **دَآلْ** اور **ضَآدْ**۔ **صَآدْ، سِیْنْ** اور **ثَا**۔ **تَا** اور **طَا**۔ **حَا** اور **ھَا**۔ **ذَآلْ ، ظَا** اور **زَا**۔

سوال: **وَآوْ** کو پڑھتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: **وَآوْ** کو پڑھتے وقت ہمزہ مضموم یا ہمزہ مفتوح کا اضافہ مت کریں۔یعنی **وَآوْ** کو **وَآؤُ** یا **وَآؤَ** مت پڑھیں۔

سوال: **ھَمْزَہْ** کو پڑھتے وقت کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: **ھَمْزَہْ** کو پڑھتے وقت آخری ھا ساکنہ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔یعنی **ھَمْزَہْ** کو **ھَمْزَ** مت پڑھیں۔

اسی طرح **هَمْزَهْ** کو **هَمْجَ** یا **هَمْجَهْ** مت پڑھیں۔

سوال: رَا کو ادا کرتے وقت کس بات سے بچنا چاہیے؟

جواب: رَا کو ادا کرتے وقت تکرار کی آواز پیدا کرنے سے بچنا چاہیے۔

سوال: شِیْنْ کو ادا کرتے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: شِیْنْ کو ادا کرتے وقت منہ میں آواز پھیلا دینی چاہیے۔

نصیحت: نقطوں اور شکلوں کے ذریعے حروف کی اچھی طرح پہچان کریں۔ مخارج اور تمام صفات کا خیال رکھتے ہوئے ترتیب بدل بدل کر حروف کی بار بار مشق کریں۔ اگر ابتدائی اسباق میں کمی رہ گئی تو کمزور بنیاد پر مضبوط عمارت کیسے بن سکتی ہے۔

حروفِ مرکبات کا بیان

سوال: حروفِ مرکبات کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو یا دو سے زائد ملے ہوئے بہت سے حروف کو حروف مرکبات کہتے ہیں۔

سوال: جب حروف ملا کر لکھے جاتے ہیں تو ان میں کیا تبدیلی آتی ہے اور ان کی پہچان کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب: جب دو یا دو سے زائد حروف ملا کر لکھے جاتے ہیں تو ان کی شکل کچھ بدل جاتی ہے۔ اکثر حروف کا سر الکھا جاتا ہے اور دھڑ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ان حروف کی پہچان سروں، نقطوں اور شکلوں کی مدد سے ہو سکتی ہے۔

سوال: کیا حروفِ مرکبات میں نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کے قاعدے جاری ہوتے ہیں؟

جواب: حروف مرکبات میں نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کے قاعدے جاری نہیں ہوتے۔

نصیحت: حروفِ مفردات کی طرح حروف مرکبات کو بھی مخارج اور صفات کی روشنی میں علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ یعنی مخرج، پُر، باریک، مد، سیٹی، سختی، نرمی اور قلقلے وغیرہ کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیں۔

نوٹ: مندرجہ بالا قوانین (مخارج، مد، قلقلہ، نرمی، سختی اور سیٹی وغیرہ) مختصر لکھے گئے ہیں۔ **ان شاء اللّٰہ** عنقریب قوانین تفصیل کے ساتھ لکھے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل حروف مرکبات کی ترتیب بدل بدل کر بار بار مشق کریں۔

با 〈بَا اَلِفْ〉	تا 〈تَا اَلِفْ〉	ثا 〈ثَا اَلِفْ〉	جا 〈جِیْمْ اَلِفْ〉
حا 〈حَا اَلِفْ〉	خا 〈خَا اَلِفْ〉	دب 〈دَآلْ بَا〉	ذت 〈ذَآلْ تَا〉
رث 〈رَا ثَا〉	زج 〈زَاجِیْمْ〉	سح 〈سِیْنْ حَا〉	شخ 〈شِیْنْ خَا〉
صد 〈صَآدْ دَآلْ〉	ضذ 〈ضَآدْ ذَآلْ〉	طا 〈طَا اَلِفْ〉	ظا 〈 ظَا اَلِفْ〉
عر 〈عَیْنْ رَا〉	غز 〈غَیْنْ زَا〉	فس 〈فَا سِیْنْ〉	قش 〈قَآفْ شِیْنْ〉
کص 〈کَآفْ صَآدْ〉	لض 〈لَآمْ ضَآدْ〉	مط 〈مِیْمْ طَا〉	نظ 〈نُوْنْ ظَا〉
وع 〈وَآوْ عَیْنْ 〉	هغ 〈هَا غَیْنْ〉	ئو 〈هَمْزَهْ وَآوْ〉	یق 〈یَا قَآفْ〉

حرکات کا بیان

سوال: حرکت کسے کہتے ہیں؟

جواب: زبر، زیر اور پیش میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔

سوال: حرکت کی جمع کیا ہے؟

جواب: حرکت کی جمع حرکات ہے۔

سوال: حرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب: زبر، زیر اور پیش تینوں کو حرکات یا حرکاتِ ثلاثہ کہتے ہیں۔

سوال: جس حرف پر حرکت ہو اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر حرکت ہو اس حرف کو متحرک کہتے ہیں۔

سوال: زبر کی وضاحت کریں؟

جواب: زبر حرف کے اوپر ہوتی ہے۔ زبر کو منہ کھول کر ادا کرتے ہیں۔ جیسے **بَ**۔

سوال: زبر کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: زبر کا دوسرا نام فتحہ ہے۔

سوال: جس حرف پر فتحہ ہو اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر فتحہ ہو اس حرف کو مفتوح کہتے ہیں۔

سوال: زیر کی وضاحت کریں؟

جواب: زیر حرف کے نیچے ہوتی ہے۔ زیر منہ کھول کر اور آواز نیچے گرا کر معروف ادا کریں۔

سوال: زیر کو معروف پڑھنے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: زیر کو یا مدہ معروف کی بو دے کر پڑھیں۔ یا مدہ مجہول کی بو دے کر مت پڑھیں۔ یعنی اگر بالفرض زیر کی آواز کو ایک الف کی مقدار دراز کریں تو یا مدہ معروف بنے۔ یا مدہ مجہول نہ بنے۔ جیسے بِ۔

سوال: زیر کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: زیر کا دوسرا نام کسرہ ہے۔

سوال: جس حرف پر کسرہ ہو اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر کسرہ ہو اس حرف کو مکسور کہتے ہیں۔

سوال: پیش کی وضاحت کریں؟

جواب: پیش حرف کے اوپر ہوتا ہے۔ پیش کو ہونٹ گول کر کے معروف ادا کریں۔

سوال: پیش کو معروف پڑھنے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: پیش کو واؤ مدہ معروف کی بو دے کر پڑھیں۔ واؤ مدہ مجہول کی بو دے کر مت پڑھیں۔ یعنی اگر بالفرض پیش کی آواز کو

ایک الف کی مقدار دراز کریں تو واؤ مدہ معروف بنے ۔ واؤ مدہ مجہول نہ بنے ۔ جیسے **بُ**۔

سوال: پیش کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: پیش کا دوسرا نام ضمہ ہے۔

سوال: جس حرف پر ضمہ ہو اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر ضمہ ہو اس حرف کو مضموم کہتے ہیں۔

سوال: حرکات کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: حرکات یعنی زبر، زیر اور پیش کو بغیر کھینچے بغیر جھٹکا دیئے جلدی اور چستی سے اس طرح معروف پڑھیں کہ مد کی بو بھی نہ آنے پائے۔ جیسے **بَ ،بِ،بُ**

کھڑی حرکات کا بیان

سوال: کھڑی حرکت کسے کہتے ہیں؟

جواب: کھڑی زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش میں سے ہر ایک کو کھڑی حرکت ہیں۔

سوال: کھڑی حرکت کی جمع کیا ہے؟

جواب: کھڑی حرکت کی جمع کھڑی حرکات ہے۔

سوال: کھڑی حرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب: کھڑی زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش تینوں کو کھڑی حرکات کہتے ہیں۔

سوال: کھڑی حرکات کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: کھڑی حرکات کو ایک الف کی مقدار یا دو حرکات کی مقدار دراز کرتے ہوئے معروف پڑھتے ہیں۔ جیسے **بٰ،بٖ،بٗ**

سوال: کھڑی حرکات کس کے قائم مقام ہیں؟

جواب: کھڑی زبر الف مدہ کے، کھڑی زیر یا مدہ کے اور الٹا پیش واؤ مدہ کے قائم مقام ہیں۔ یعنی یہ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ کیونکہ کھڑی حرکات حروف مدہ کی آواز دیتے ہیں۔

سوال: کھڑی حرکات اور حروفِ مدہ کو پانچ الف کی مقدار تک دراز کرنا کب جائز ہے؟

جواب: **اللّٰہ تعالیٰ** کے ذاتی یا صفاتی ناموں میں پائی جانے والی کھڑی حرکات اور حروفِ مدہ کو تعظیماً پانچ الف کی مقدار تک دراز کرنا جائز ہے۔ جیسے موذن اذان دیتے وقت دوسری تکبیر میں موجود اسمِ جلالت " **اللّٰہ** " کی کھڑی زبر کو دراز کرتا ہے۔

تنوین کا بیان

سوال: تنوین کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔

سوال: جس حرف پر تنوین ہو اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر تنوین ہو اس حرف کو مُنَوَّنْ کہتے ہیں۔ جیسے **بً،بٍ،بٌ**

سوال: دوزیر اور دوپیش کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: دوزیر اور دوپیش کو معروف پڑھتے ہیں۔ جیسے **بٍ، بٌ**

سوال: دوزبر کے بعد کہیں "الف" اور کہیں "یا" لکھا ہوتا ہے ہجے کرتے وقت اس الف اور یا کو پڑھنا چاہیے یا نہیں پڑھنا چاہیے؟

جواب: دوزبر کے بعد کہیں الف اور کہیں یا لکھا ہوتا ہے ہجے کرتے وقت اس الف اور یا کو نہیں پڑھنا چاہیے۔ جیسے **دًا، دًی**

سوال: تنوین کو پڑھتے وقت نون ساکن کی آواز کیوں آتی ہے؟

جواب: تنوین میں نون ساکن چھپا ہوتا ہے۔ اسی لیے تنوین کو پڑھتے وقت نون ساکن کی آواز آتی ہے۔ جیسے **بٌ، بَنْ** ۔

سوال: تنوین میں چھپے نون ساکن کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: تنوین میں چھپے نون ساکن کو نونِ تنوین کہتے ہیں۔ نونِ تنوین پڑھا جاتا ہے پر لکھا نہیں جاتا۔

جزم کا بیان

سوال: دال نما اس علامت (ْ) کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: دال نما اس علامت (ْ) کو جزم کہتے ہیں۔

سوال: جزم کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: جزم کا دوسرا نام سکون ہے۔

سوال: جس حرف پر سکون ہو اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر سکون ہو اس حرف کو ساکن کہتے ہیں۔

سوال: ساکن حرف کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: ساکن حرف کو اپنے سے پہلے متحرک حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ جیسے **اَبْ**

سوال: جب متحرک حرف کے بعد دوسرا حرف ساکن ہو اور تیسرا حرف مشدد ہو تو متحرک حرف کو کس کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے؟

جواب: جب پہلا حرف متحرک ہو، دوسرا حرف ساکن ہو اور تیسرا حرف مشدد ہو تو اکثر مرتبہ (ہمیشہ نہیں) ساکن حرف کو چھوڑ کر متحرک حرف کو تیسرے مشدد حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے **قُلْ لَّا** کو **قُلَّا** پڑھیں گے۔

تشدید کا بیان

سوال: تین دندان والی اس علامت (ّ) کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: تین دندان والی اس علامت (ّ) کو تشدید کہتے ہیں۔

سوال: جس حرف پر تشدید ہو اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر تشدید ہو اس حرف کو مشدد کہتے ہیں۔

سوال: مشدد حرف کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: مشدد حرف کو سختی اور مضبوطی کے ساتھ دو حرفوں جتنی دیر لگا کر دو بار پڑھتے ہیں۔ ایک مرتبہ اپنے سے پہلے متحرک حرف سے ملا کر اور دوسری بار خود اپنی حرکت کے ساتھ۔

وضاحت ۔مشدد حرف اصل میں دو حرفوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ پہلا حرف ساکن اور دوسرا حرف متحرک۔ ادغام ہونے کی وجہ سے دونوں (ساکن اور متحرک) حروف مل جاتے ہیں اور اوپر تشدید آ جاتی ہے۔ اس لیے تشدید کی ادائیگی میں دو حرفوں جتنی دیر لگتی ہے۔ جیسے **اَبَّ** اصل میں **اَبْ بَ** تھا۔

ضروری قوانین

سوال: حروفِ علت اور حروفِ صحیح کی وضاحت کریں؟

جواب: حروفِ علت یعنی بیمار حروف تین ہیں۔ **اَلِفْ وَآوْ** اور **یَا**۔ یہ کبھی گر جاتے ہیں، کبھی بدل جاتے ہیں اور کبھی باقی بھی رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی 26 حروف کو حروفِ صحیح کہتے ہیں۔ نہ گرتے ہیں اور نہ بدلتے ہیں۔ جیسے **هَمْزَهُ** اور **اِلَّا اللّٰهُ** کی **ها**۔

سوال: زائد الف کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن پاک میں بعض جگہ الف پر صفر نما چھوٹا سا گول دائرہ "0" لگا ہوتا ہے۔ ایسے الف کو ''زائد الف'' کہتے ہیں۔

سوال: اس زائد الف کو کہاں پڑھتے ہیں اور کہاں نہیں پڑھتے؟

جواب: ان چھ کلمات پر وقف کی صورت میں الف زائد کو پڑھتے ہوئے ایک الف کی مقدار دراز کریں گے۔ وصل کرتے وقت ان چھ کلمات میں الف زائد کو نہیں پڑھیں گے۔ وہ چھ کلمات یہ ہیں۔

1۔ **لٰكِنَّاْ** (پ15، سورۃ الکھف، آیت 38)

2۔ **اَلظُّنُوْنَاْ** (پ23، سورۃ الاحزاب، آیت 10)

3۔ **اَلرَّسُوْلَاْ** (پ23، سورۃ الاحزاب، آیت 26)

4۔ **اَلسَّبِيْلَاْ** (پ23، سورۃ الاحزاب، آیت 27)

5۔ **قَوَارِيْرَاْ** پہلے والا (پ29، سورۃ الدّھر، آیت 15)

6۔ **اَنَـاْ** (ہر جگہ) جبکہ اکیلا ہو۔ کسی کلمہ سے ملا ہوا نہ ہو۔ اگر کسی کلمہ سے ملا ہوا ہو تو الف مدہ کو ایک الف کی مقدار دراز کریں گے۔ جیسے **اَنَابِلَ، جَآءَنَا**۔

سوال: اگر ان چھ کلمات کے علاوہ کسی اور کلمہ میں الف زائد ہو تو اس کو پڑھیں گے یا نہیں پڑھیں گے؟

جواب: ان چھ کلمات کے علاوہ جس جگہ بھی الف زائد ہو اس زائد الف کو وقف اور وصل دونوں میں نہیں پڑھیں گے۔

سوال: الف اور ہمزہ کی وضاحت کریں؟

جواب: الف ہمیشہ خالی ہوتا ہے۔ جب الف پر حرکات، کھڑی حرکات، تنوین، جزم اور تشدید میں سے کوئی ایک آ جائے تو الف ہمزہ بن جاتا ہے۔ یہ اس ہمزہ کا قانون ہے جو الف کی شکل میں لکھا ہوتا ہے۔ جو ہمزہ عین کے سرے کی شکل ''ء'' کا ہوتا ہے وہ خالی ہو یا نہ ہو ہر صورت میں ہمزہ ہی پڑھا جاتا ہے۔

سوال: ہمزہ ساکنہ کو کتنی طرح پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ہمزہ ساکنہ کو دو طرح پڑھنا جائز ہے۔ (1) جھٹکا دے کر (2) پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل کر۔

سوال: جب میم اور نون پر کھڑی حرکات ہوں یا نون اور میم کے بعد حروف مدہ ہوں تو میم اور نون کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: میم اورنون پر کھڑی حرکات ہوں یا نون اورمیم کے بعد حروف مدہ ہوں تو میم اورنون کو بغیر غنہ زمانی کے پڑھتے ہیں۔یعنی **مَا** کو مَاں،**مُوْ** کو مُوْں،**مِیْ** کو مِیْں مت پڑھیں۔اسی طرح **نَا** کو نَاں،**نُوْ** کو نُوْں اور **نِیْ** کو نِیْں مت پڑھیں۔

سوال: کیفیت کے اعتبار سے تلاوت کے کتنے درجے ہیں؟

جواب: کیفیت کے اعتبار سے تلاوت کے تین درجے ہیں۔(1) ترتیل۔ (2)تدویر۔ (3)حدر

سوال: تلاوت کے تینوں درجوں ترتیل،تدویر اور حدر کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)ترتیل: تجوید وقراءت اور وقف ووصل کے قوانین پر عمل کرتے ہوئے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں۔جیسے محافل میں قراء حضرات تلاوت فرماتے ہیں۔

(2)تدویر: تجوید وقراءت اور وقف ووصل کے قوانین پر عمل کرتے ہوئے ترتیل اور حدر کے درمیان یعنی نہ خوب ٹھہر ٹھہر کر اور نہ ہی جلدی جلدی بلکہ درمیانی رفتار سے پڑھنے کو تدویر کہتے ہیں۔جیسے فرض نماز میں قراء حضرات پڑھتے ہیں۔

(3)حدر: تجوید وقراءت اور وقف ووصل کے قوانین پر عمل کرتے ہوئے جلدی جلدی پڑھنے کو حدر کہتے ہیں۔جیسے تراویح اور شبینہ میں قراء حضرات پڑھتے ہیں۔

ضروری نوٹ۔ آج کل اکثر مسلمان تجوید وقراءت اور وصل وقف کے قوانین پر عمل کیے بغیر تلاوت کرتے ہیں۔خصوصاً حدر کی صورت میں تلاوت کرتے وقت بڑے بڑے حفاظ اور قراء حضرات تجوید وقراءت اور وقف وصل کے قوانین توڑ جاتے ہیں۔یہ لحن جلی یعنی واضح غلطی ہے۔ایسی تلاوت حرام اور گناہ ہے۔نماز میں لحن جلی والی تلاوت کی جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ہم سب کو ایسی تلاوت سے بچنا چاہیے۔

سوال: قرآن پاک کے چار کلمات میں **صَآدْ** کے اوپر چھوٹا سا **سِیْنْ** لکھا ہوتا ہے وہاں **سِیْنْ** پڑھیں گے یا **صَآدْ**؟

جواب: قرآن پاک کے چار کلمات میں **صَآدْ** کے اوپر چھوٹا سا **سِیْنْ** لکھا ہوتا ہے۔ان چار کلمات کے پڑھنے کی وضاحت یہ ہے۔

1۔**یَبْصُطُ** (پارہ 2 ،سورۃ البقرہ،آیت 245) اس جگہ صرف **سین** پڑھیں۔**صاد** مت پڑھیں۔

2۔**بَصْطَۃً** (پارہ 8،سورۃ الاعراف،آیت 69) اس جگہ بھی صرف **سین** پڑھیں۔**صاد** مت پڑھیں۔

3۔**ھُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ** (پارہ 27،سورۃ الطّور،آیت 37) اس جگہ **سین** یا **صاد** میں سے کوئی ایک پڑھ سکتے ہیں۔

4۔**بِمُصَیْطِرٍ** (پارہ 30،سورۃ الغاشیہ،آیت 22) اس جگہ صرف **صاد** پڑھیں۔**سین** مت پڑھیں۔

سوال: قریب الصوت حروف کی وضاحت کریں؟

جواب: جن حروف کی آواز ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے ان حروف کو قریب الصوت حروف کہتے ہیں۔جیسے **تَا** اور **طَا** وغیرہ

سوال: بعید الصوت حروف کی وضاحت کریں؟

جواب: جن حروف کی آواز ایک دوسرے سے ملتی جلتی نہیں ہے ان حروف کو بعید الصوت حروف کہتے ہیں۔جیسے **تَا** اور **جِیْمْ** وغیرہ

سوال: حروفِ مُتَشَابِہ کی وضاحت کریں؟

جواب: جن حروف کی شکلیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہوں ان حروف کو حروفِ متشابہ کہتے ہیں۔جیسے **بَا تَا ثَا** وغیرہ

سوال: حروفِ غیر متشابہ کی وضاحت کریں؟

جواب: جن حروف کی شکلیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی نہ ہوں ان حروف کو حروفِ غیر متشابہ کہتے ہیں۔جیسے **بَا** اور **جِیْمْ** وغیرہ

ہجے کرنے کا طریقہ

سوال: ہجے کرتے وقت کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: ہجے کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

1۔ جو حرف، حرکت، کھڑی حرکت، تنوین، جزم، تشدید اور مد رواں میں پڑھے جاتے ہیں۔ ہجے کرتے وقت اس کا نام ضرور لیں۔

2۔ جتنے ہجے کریں۔ ساتھ ساتھ ان کا رواں بھی کرتے جائیں۔ اس طرح رواں کرنے میں آسانی ہوگی۔

3۔ ہجے کرتے وقت مخارج اور صفات کا خیال رکھیں۔ یعنی مد، قلقلہ، سیٹی، نرمی، سختی، پُر، باریک، قوت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھیں۔

4۔ ہجے کرتے وقت حرف پہلے پڑھیں۔ اس حرف پر موجود علامت (حرکت، کھڑی حرکت، تنوین، جزم، تشدید، مد وغیرہ) بعد میں پڑھیں۔

سوال: نَزَلَ کے ہجے کس طرح کریں گے؟

جواب: نَزَلَ کے ہجے اس طرح کریں گے۔ **نُوْنْ زبر ،نَ زَا زبر،زَ =نَزَ لَآمْ زبر ،لَ=نَزَلَ**

سوال: قَالُوْا کے ہجے کس طرح کریں گے؟

جواب: قَالُوْا کے ہجے اس طرح کریں گے۔ **قَآفْ زبر اَلِفْ ،قَا لَآمْ پیش وَآوْ جزم،لُوْ =قَالُوْا**

سوال: دَآبَّةٌ کے ہجے کس طرح کریں گے؟

جواب: دَآبَّةٌ کے ہجے اس طرح کریں گے۔ **دَآلْ زبر اَلِفْ مد بَا تشدید، دَآبّ بَا زبر ،بَ =دَآبَّ تَا دو پیش ،ةٌ =دَآبَّةٌ**

سوال: سَوْفَ کے ہجے کس طرح کریں گے؟

جواب: سَوْفَ کے ہجے اس طرح کریں گے۔ **سِیْنْ زبر وَآوْ جزم،سَوْ فَا زبر ،فَ = سَوْفَ**

سوال: رَحِیْمًا کے ہجے کس طرح کریں گے؟

جواب: رَحِیْمًا کے ہجے اس طرح کریں۔ **رَا زبر ،رَ حَا زیر یَا جزم، حِیْ =رَحِیْ مِیْمْ دو زبر مًا= رَحِیْمًا**

سوال: جِآئَءَ کے ہجے کس طرح کریں گے؟

جواب: جِآئَءَ کے ہجے اس طرح کریں۔ **جِیْمْ زیر مد یَا جزم،جِآئْ هَمْزَهْ زبر ،ءَ =جِآئَءَ**

مخارج کا بیان

سوال: مخرج کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: مخرج کا لغوی معنی ہے "نکلنے کی جگہ"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں مخرج کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں جس جگہ سے کوئی حرف ادا ہو اس جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔

سوال: مخرج کی جمع کیا ہے؟

جواب: مخرج کی جمع مخارج ہے۔

سوال: کل مخارج کتنے ہیں؟

جواب: امام خلیل نحوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کل مخارج سترہ ہیں۔

سوال: سترہ مخارج اور ان مخارج سے ادا ہونے والے حروف کی وضاحت کریں؟

جواب: سترہ مخارج اور ان مخارج سے ادا ہونے والے حروف کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے۔

مخرج (1)۔حلق کا نیچے والا حصہ جو سینے کی طرف ہے۔یہاں سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔ھمزہ 2۔ھا 3۔الف غیر مدہ

مخرج (2)۔حلق کا درمیان والا حصہ۔یہاں سے دو حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔عین 2۔حا

مخرج (3)۔حلق کا اوپر والا حصہ جو منہ کی طرف ہے۔یہاں سے دو حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔غین 2۔خا

نوٹ: ھمزہ،ھا،الف غیر مدہ،عین،حا،غین اور خا کو **حروفِ حلقِیَّہْ** (یعنی حلق سے ادا ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (4)۔زبان کی جڑ کا تالو کے آخری نرم حصہ سے لگنا۔یہاں سے ایک حرف ادا ہوتا ہے۔1۔قاف

مخرج (5)۔زبان کی جڑ کا تالو کے سخت حصہ سے لگنا۔یہاں سے ایک حرف ادا ہوتا ہے۔1۔کاف

نوٹ: قاف اور کاف کو **حروفِ لُھَاتِیَّہْ** یا **حروفِ لَھَوِیَّہْ** (یعنی کوے کے قریب سے ادا ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (6)۔زبان کے درمیانی حصہ کا تالو کے درمیانی حصہ سے لگنا۔یہاں سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔جیم 2۔شین 3۔یا غیر مدہ

نوٹ: جیم،شین اور یا غیر مدہ کو **حروفِ شَجْرِیَّہْ** (یعنی منہ کے درمیان سے ادا ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (7)۔زبان کی کروٹ (جو داڑھوں کے مقابل ہے) کا اوپر والی داڑھوں کی جڑ سے لگنا۔یہاں سے ایک حرف ادا ہوتا ہے۔1.ضاد

نوٹ: ضاد کو **حرفِ حَافِیَّہْ** (یعنی کروٹِ زبان سے ادا ہونے والا حرف) کہتے ہیں۔

وضاحت۔ ضاد کو پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔(1) زبان کی دونوں کروٹوں کو اوپر والی دونوں طرف کی دس داڑھوں کی جڑ سے لگا کر ادا کرنا۔یہ حضرت عمر،حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا طریقہ مبارک ہے۔یہ سب سے مشکل طریقہ ہے۔(2) زبان کی دائیں کروٹ کو اوپر والی دائیں طرف کی پانچ داڑھوں کی جڑ سے لگا کر ادا کرنا۔(3) زبان کی بائیں کروٹ کو اوپر والی بائیں طرف کی پانچ داڑھوں کی جڑ سے لگا کر ادا کرنا۔یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔اکثر قراء اور حفاظ نے طلباء کی آسانی کے لیے اسی طریقے کو پسند کیا ہے۔

ضروری نوٹ: ضاد کو ظا یا ذال کی مثل آواز سے پڑھنا حرام اور ممنوع ہے۔نماز میں ضاد کو ظا یا ذال کی مثل پڑھا تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ضاد کی جگہ ظا عمداً پڑھنا کفر ہے۔(فتاوٰی رضویہ۔جلد 6۔صفحہ 340،286،275،304۔فتاوٰی عالمگیری)

مخرج (8)۔زبان کے کنارے کا تالو کے اگلے حصہ (جو منہ کی طرف ہے) سے لگنا۔یہاں سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔لام 2۔نون 3۔را

نوٹ: لام،نون اور را کو **حروفِ طَرْفِیَّہْ** یا **حروفِ ذَلْقِیَّہْ** (یعنی زبان کے کنارے سے ادا ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (9)۔زبان کی نوک کا اوپر والے اگلے دو دانتوں کی جڑوں سے لگنا۔یہاں سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔تا 2۔دال 3۔طا

نوٹ: تا،دال اور طا کو **حروفِ نِطْعِیَّہْ** (یعنی اوپر والے دانتوں کی جڑوں والی کھردری جگہ سے ادا ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (10)۔زبان کی نوک کا اوپر والے اگلے دو دانتوں کے اندرونی کنارے سے لگنا۔ یہاں سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔ثا 2۔ذال 3۔ظا

نوٹ: ثا،ذال اور ظا کو **حروفِ لِثَوِیَّۃ** (یعنی مسوڑھوں کے قریبی دانتوں کے اندرونی کناروں سے ادا ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (11)۔زبان کی نوک کا اوپر والے اگلے دو دانتوں اور نیچے والے اگلے دو دانتوں کے ملنے کی جگہ پر لگنا۔ یہاں سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔زا 2۔سین 3۔صاد

نوٹ: زا،سین اور صاد کو **حروفِ صَفِیْرِیَّۃ** (یعنی سیٹی والے حروف) یا **حروفِ اَسَلِیَّۃ** (یعنی نوکِ زبان سے ادا ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (12)۔اوپر والے اگلے دو دانتوں کے کناروں کا نیچے والے ہونٹ کے تر حصہ سے لگنا۔ یہاں سے ایک حرف ادا ہوتا ہے۔1۔فا

مخرج (13)۔دونوں ہونٹوں کے تر حصہ کا آپس میں ملنا۔ یہاں سے ایک حرف ادا ہوتا ہے۔1۔با

نوٹ: با کو **حرفِ بحری** (یعنی ہونٹوں کی تری سے ادا ہونے والا حرف) کہتے ہیں۔

مخرج (14)۔دونوں ہونٹوں کے خشک حصہ کا آپس میں ملنا۔ یہاں سے ایک حرف ادا ہوتا ہے۔1۔میم

نوٹ: میم کو **حرفِ بری** (یعنی ہونٹوں کی خشکی سے ادا ہونے والا حرف) کہتے ہیں۔

مخرج (15)۔دونوں ہونٹوں کی گولائی۔ یہاں سے ایک حرف ادا ہوتا ہے۔1۔وآو غیر مدہ

نوٹ: ف،با،میم اور وآو کو **حروفِ شَفَوِیَّۃ** (یعنی ہونٹوں سے ادا ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (16)۔جوفِ دہن یعنی منہ کا خالی حصہ۔ یہاں سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔1۔الف مدہ 2۔وآو مدہ 3۔یا مدہ

نوٹ: حروفِ مدہ (یعنی الف مدہ،وآو مدہ اور یا مدہ) کو **حروفِ جَوْفِیَّۃ** (یعنی جوفِ دہن سے ادا ہونے والے حروف) یا **حروفِ ھَوَآئِیَّۃ** (یعنی ہوا پر ختم ہونے والے حروف) کہتے ہیں۔

مخرج (17)۔خیشوم یعنی ناک کی جڑ کا اندرونی خالی حصہ۔ یہاں سے غنّہ ادا ہوتا ہے۔

نوٹ: نون اور میم کو **حروفِ خَیْشُوْمِیَّۃ** (یعنی ناک کی جڑ سے ادا ہونے والے حروف) بھی کہتے ہیں۔

سوال: حرف کی درست ادائیگی معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: حرف کی درست ادائیگی معلوم کرنے کے لیے مطلوبہ حرف کو ساکن کر کے ماقبل همزہ متحرک لگا کر پڑھیں۔اگر حرف کے مقرر کردہ مخرج میں آواز ٹھہرے تو سمجھو حرف درست ادا ہوا ہے۔ورنہ نہیں۔

نصیحت :حروفِ تہجی کو متحرک اور ساکن کر کے مخارج سے بار بار ادا کریں۔اس طریقہ سے حروف کی درست ادائیگی میں مدد ملے گی۔

صفات کا بیان

سوال: صفت کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: صفت کا لغوی معنیٰ ہے "خوبی"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں صفت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں صفت حرف کی اس کیفیت یا حالت کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ایک مخرج کے حروف میں فرق پیدا ہو جائے۔ جیسے حرف کا پُر ہونا یا باریک ہونا، قوی ہونا یا ضعیف ہونا وغیرہ۔

سوال: صفت کی جمع کیا ہے؟

جواب: صفت کی جمع صفات ہے۔

سوال: صفات کی کتنی اقسام ہیں اوران اقسام کے نام بتائیں؟

جواب: صفات کی دو اقسام ہیں۔(1)۔ صفاتِ لازمہ (2)۔ صفاتِ عارضہ

(1)۔ صفاتِ لازمہ

سوال: صفاتِ لازمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: صفاتِ لازمہ سے مراد وہ صفات ہیں جو حروف میں ہمیشہ پائی جائیں۔حروف سے کبھی بھی جدا نہ ہوں۔

سوال: اگر صفاتِ لازمہ کے بغیر حرف ادا کیا جائے تو کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: اگر صفاتِ لازمہ کے بغیر حرف ادا کیا جائے تو حرف بدل جاتا ہے یا ناقص ادا ہوتا ہے۔ جیسے **طَا** کو پُر نہ کیا جائے تو وہ **تَا** بن جائے گا۔

سوال: صفاتِ لازمہ کی کتنی اقسام ہیں اوران اقسام کے نام بتائیں؟

جواب: صفاتِ لازمہ کی دو اقسام ہیں۔(1)۔ صفاتِ لازمہ متضادہ (2)۔ صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

(1)۔ صفاتِ لازمہ متضادہ

سوال: صفاتِ لازمہ متضادہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: صفاتِ لازمہ متضادہ سے مراد وہ صفات ہیں جو حروف میں ہمیشہ پائی جائیں اوران کی ضد بھی موجود ہو۔

سوال: صفاتِ لازمہ متضادہ کتنی ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: صفاتِ لازمہ متضادہ دس ہیں۔ان میں سے پانچ باقی پانچ کی ضد ہیں۔آسانی کے لیے پانچ جوڑے بنائے۔

(1)۔ ھمس اس کی ضد جہر ہے۔

(2)۔ شدت اس کی ضد رخاوت ہے۔

(3)۔ استعلاء اس کی ضد استفال ہے۔

(4)۔ اطباق اس کی ضد انفتاح ہے۔

(5)۔ اذلاق اس کی ضد اصمات ہے۔

نوٹ: بعض قراء کے نزدیک شدت اور رخاوت کے درمیان ایک صفت توسّط بھی ہے۔

وضاحت: دو متضادہ صفتیں ایک حرف میں جمع نہیں ہوسکتیں۔دو متضادہ صفتوں میں سے ایک ضرور پائی جائے گی۔

(1) ہَمُس

سوال: ہمس کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: ہمس کا لغوی معنیٰ ہے" آہستہ ہونا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں ہمس کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں آہستہ آواز کو ہمس کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ ہمس کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ ہمس پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس آہستگی سے جاری رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے آواز آہستہ نکلتی ہے۔

سوال: **حروفِ مَهْمُوْسَهْ** کتنے ہیں اور ان کا مجموعہ کیا ہے؟

جواب: **حروفِ مَهْمُوْسَهْ** دس ہیں۔ جن کا مجموعہ " **فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتَ**" ہے۔

(2) جَہُر

سوال: جہر کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: جہر کا لغوی معنیٰ ہے" بلند ہونا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں جہر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں بلند آواز کو جہر کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ جہر کی ادائیگی کیسے کرتے ہیں؟

جواب: جن حروف میں صفتِ جہر پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس رک جاتا ہے جس کی وجہ سے آواز بلند نکلتی ہے۔

سوال: **حروفِ مَجْهُوْرَهْ** کی وضاحت کریں؟

جواب: حروفِ مہموسہ کے علاوہ باقی 19 حروف کو " **حروفِ مَجْهُوْرَهْ**" کہتے ہیں۔

(3) شِدَّت

سوال: شدت کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: شدت کا لغوی معنیٰ ہے" سخت ہونا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں شدت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں سخت آواز کو شدّت کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ شدت کی ادائیگی کیسی ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ شدت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں سختی پائی جاتی ہے۔

سوال: **حروفِ شدیدہ** کتنے ہیں اور ان کا مجموعہ کیا ہے؟

جواب: **حروفِ شدیدہ** آٹھ ہیں۔جن کا مجموعہ " **قُطُبُ جَدٍّ اَتَکْ** "ہے۔

نوٹ: میری تحقیق کے مطابق **ضآدْ** بھی **حروفِ شدیدہ** میں سے ہے۔کیونکہ **ضآد** کی آواز میں سختی پائی جاتی ہے۔**ضآد** کو **ظَا** پر قیاس کرتے ہوئے **حروفِ رخوہ** میں شمار کرنا غلط ہے۔

(4) رَخَاوَتْ

سوال: رخاوت کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: رخاوت کا لغوی معنیٰ ہے" نرم ہونا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں رخاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں نرم آواز کو رخاوت کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ رخاوت کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ رخاوت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں جاری رہتی ہے۔جس کی وجہ سے آواز میں نرمی پائی جاتی ہے۔

سوال: **حروفِ رِخْوَہْ** کی وضاحت کریں؟

جواب: **حروفِ شدیدہ** اور **حروفِ متوسّطہ** کے علاوہ باقی 15 حروف کو **حروفِ رِخْوَہْ** کہتے ہیں۔

تَوَسُّطْ

سوال: توسُّط کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: توسُّط کا لغوی معنیٰ ہے" درمیان ہونا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں توسط کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں درمیانی آواز کو توسُّط کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ توسط کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت نہ آواز پوری طرح بند ہوتی ہے کہ شدت پیدا ہو اور نہ ہی آواز پوری طرح جاری رہتی ہے کہ رخاوت پیدا ہو۔بلکہ آواز سختی اور نرمی کے درمیان رہتی ہے۔

سوال: حروفِ متوسطہ کتنے ہیں اور ان کا مجموعہ کیا ہے؟

جواب: **حروفِ متوسّطہ** 5 ہیں۔جن کا مجموعہ " **لِنْ عُمَرْ** "ہے۔

(5) اِسْتِعْلَاء

سوال: استعلاء کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: استعلاء کا لغوی معنیٰ ہے" بلندی چاہنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں استعلاء کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبان کی جڑ کے بلند ہونے کو استعلاء کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ استعلاء کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ استعلاء پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ ہمیشہ تالو کی جانب بلند ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف ہر حالت میں پُر یعنی موٹے پڑھے جاتے ہیں۔

سوال: حروفِ مستعلیہ کتنے ہیں اور ان کا مجموعہ کیا ہے؟

جواب: **حروفِ مُسْتَعْلِیَّۃ** سات ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ **خا۔صاد۔ضاد۔طا۔ظا۔ غین ۔قاف**۔ جن کا مجموعہ "**خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ** " ہے۔

(6) اِسْتِفَال

سوال: استفال کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: استفال کا لغوی معنی ہے "نیچے رہنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں استفال کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبان کے نیچے رہنے کو استفال کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ استفال کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ استفال پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ نیچے رہتی ہے یعنی تالو کی جانب بلند نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

سوال: **حروفِ مستفلہ** کی وضاحت کریں؟

جواب: **حروفِ مستعلیہ** کے علاوہ باقی 22 حروف کو **حروفِ مُسْتَفِلَۃ** کہتے ہیں۔

نوٹ: **حروفِ مستفلہ** میں سے **الف**، **واو**، **لام** اور **را** کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔ باقی 18 حروف ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں۔

(7) اِطْبَاق

سوال: اطباق کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: اطباق کا لغوی معنی ہے " مل جانا، چمٹ جانا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں اطباق کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبان کا تالو کے ساتھ ملنے یا چمٹنے کو اطباق کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ اطباق کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ اطباق پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصّہ پھیل کر تالو سے مل جاتا ہے۔

سوال: **حروفِ مطبقہ** کتنے ہیں اور وہ کون کون سے ہیں؟

جواب: **حروفِ مُطْبِقَۃ** 4 ہیں۔ 1۔**صآد** 2۔**ضآد** 3۔**طَا** 4۔**ظَا**

(8) اِنْفِتَاح

سوال: انفتاح کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: انفتاح کا لغوی معنی ہے" جدا رہنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں انفتاح کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبان کا تالو سے جدا رہنے کو انفتاح کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ انفتاح کی ادائیگی کیسی ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ انفتاح پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصّہ تالو سے جدا رہتا ہے۔

سوال: **حروفِ مُنْفَتِحَہ** کی وضاحت کریں؟

جواب: **حروفِ مطبقہ** کے علاوہ باقی 25 حروف کو **حروفِ مُنْفَتِحَہ** کہتے ہیں۔

(9) اِذْلَاق

سوال: اذلاق کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: اذلاق کا لغوی معنی ہے" پھسلنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں اذلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں حروف کے پھسل کر ادا ہونے کو اذلاق کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ اذلاق کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ اذلاق پائی جاتی ہے وہ حروف اپنے مخرج سے پھسل کر آسانی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔

سوال: **حروفِ مُذْ لِقَہ** کتنے ہیں اور ان کا مجموعہ کیا ہے؟

جواب: **حروفِ مُذْ لِقَہ** 6 ہیں۔ جن کا مجموعہ " **فَرَّمِنْ لُّبٍّ** " ہے۔

(10) اِصْمَات

سوال: اصمات کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: اصمات کا لغوی معنی ہے" جمنا "

سوال: اصطلاح تجوید میں اصمات کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاح تجوید میں حروف کے جم کر ادا ہونے کو اصمات کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ اصمات کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ اصمات پائی جاتی ہے وہ حروف اپنے مخرج سے جم کر مضبوطی سے ادا ہوتے ہیں۔

سوال: **حروفِ مُصْمِتَہ** کی وضاحت کریں؟

جواب: **حروفِ مذ لقہ** کے علاوہ باقی 23 حروف کو" **حروفِ مُصْمِتَہ** " کہتے ہیں۔

(2)۔ صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

سوال: صفات لازمہ غیر متضادہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: صفاتِ لازمہ غیر متضادہ سے مراد وہ صفات ہیں جو حروف میں لازمی طور پر پائی جائیں اور ان کی ضد موجود نہ ہو۔

سوال: صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کتنی ہیں اور ان کے نام بتائیں؟

جواب: صفاتِ لازمہ غیر متضادہ آٹھ ہیں۔1۔قلقلہ 2۔صفیر 3۔تکریر 4۔تفشّی 5۔استطالت 6۔غُنَّہ 7۔لین 8۔انحراف

(1)۔قلقلہ

سوال: قلقلہ کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: قلقلہ کا لغوی معنیٰ ہے" جنبش کرنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں قلقلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں حروفِ قلقلہ کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش پیدا ہونے کو قلقلہ کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ قلقلہ کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ قلقلہ پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

سوال: حروفِ قلقلہ کتنے ہیں اور ان کے نام بتائیں؟

جواب: حروفِ قلقلہ 5 ہیں۔1۔**قاف** 2۔**طا** 3۔**با** 4۔**جیم** 5۔**دال**۔

سوال: حروفِ قلقلہ کا مجموعہ کیا ہے؟

جواب: حروفِ قلقلہ کا مجموعہ " **قُطُبُ جَدٍّ** "ہے۔

سوال: قلقلہ کے درجے کتنے ہیں اور ہر درجے کی وضاحت کریں؟

جواب: قلقلہ کے پانچ درجے ہیں۔جن کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے۔

پہلا درجہ: جب حروفِ قلقلہ مشدد ہوں اور ان پر وقف بھی کیا جائے تو پہلے درجے کا یعنی سب سے قوی قلقلہ ہوگا۔جیسے **تَبّ**۔

دوسرا درجہ: جب حروفِ قلقلہ ساکن ہوں اور ان پر وقف بھی کیا جائے تو دوسرے درجے کا قلقلہ ہوگا۔جیسے **فَلَقْ**

تیسرا درجہ: جب حروفِ قلقلہ مشدد ہوں اور ان پر وقف نہ کیا جائے تو تیسرے درجے کا قلقلہ ہوگا۔جیسے **اَلْحَقّ**

چوتھا درجہ: جب حروفِ قلقلہ ساکن ہوں اور ان پر وقف نہ کیا جائے تو چوتھے درجے کا قلقلہ ہوگا۔جیسے **خَلَقْنَا**

پانچواں درجہ: جب حروفِ قلقلہ پر حرکات، کھڑی حرکات اور تنوین میں سے کوئی آجائے تو پانچویں درجے کا یعنی سب سے کم درجے کا قلقلہ ہوگا۔جیسے **قُلْ**

نوٹ: قلقلہ صفتِ لازمہ ہے جو حروفِ قلقلہ میں ہمیشہ پائی جاتی ہے۔اس لیے حروفِ قلقلہ پر حرکات، کھڑی حرکات اور تنوین آنے کی صورت میں بھی قلقلہ ہوگا۔لیکن اِس کم درجے کے قلقلہ کو تجربہ کار اور محنتی قاری ہی محسوس کرسکتا ہے۔

(2)صَفِیرٌ

سوال : صفیر کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: صفیر کا لغوی معنی ہے" سیٹی "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں صفیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں سیٹی کی آواز کو صفیر کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ صفیر کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ صفیر پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سیٹی کی آواز نکلتی ہے۔

سوال: حروفِ صفیریہ کتنے ہیں اور ان کے نام بتائیں؟

جواب: حروفِ صفیریہ تین ہیں۔ 1۔**زَا** 2۔**سِیْنٌ** 3۔**صَآدٌ**

سوال: سیٹی کی آواز کے درجے کیا ہیں؟

جواب: سب سے زیادہ" **سیٓن** "میں، پھر" **صآد** "میں اور پھر یعنی سب سے کم" **زا** "میں سیٹی کی آواز پائی جاتی ہے۔

(3)تَکْرِیْرٌ

سوال: تکریر کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: تکریر کا لغوی معنی ہے" بار بار ہونا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں تکریر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں نوکِ زبان میں کپکپاہٹ اور لرزہ پیدا ہونے کو تکریر کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ تکریر کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جس حرف میں صفتِ تکریر پائی جاتی ہے اس حرف کو ادا کرتے وقت نوکِ زبان میں تکرار کی مثل ہلکی سی کپکپاہٹ محسوس ہوتی ہے۔حقیقی اور اصل تکرار سے بچنا چاہیے۔

سوال: حرفِ مکرر کی وضاحت کریں؟

جواب: حرفِ مُکَرَّر ایک ہے۔1۔**را**

وضاحت: صفتِ تکریر کو اس طرح چھپا کر ادا کریں کہ نوکِ زبان میں لرزہ تو ہو پر اس کی آواز نہ آئے۔خصوصاً مشددہ را کی ادائیگی میں زیادتی تکرار سے بچنا چاہیے۔

سوال: را کو ادا کرنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

جواب: را کو ادا کرتے وقت زبان کے کنارے کو تالو کے ساتھ مضبوطی سے لگائے رکھیں اور کنارہِ زبان کو تالو سے جدا مت کریں۔اس طرح صفتِ تکریر بغیر آواز کے ادا ہو جائے گی اور متعدد "را" پیدا نہیں ہوں گی۔اور اگر زبان کے کنارے کو تالو سے جدا کریں گے تو ہر بار ایک نئی را پیدا ہو جائے گی۔

(4) تَفَشِّی

سوال: تفشی کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: تفشی کا لغوی معنی ہے" پھیلنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں تفشی کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں منہ کے اندر آواز پھیل جانے کو تفشی کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ تفشی کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جس حرف میں صفتِ تفشی پائی جاتی ہے اس حرف کو ادا کرتے وقت منہ کے اندر آواز پھیل جاتی ہے۔

سوال: حرفِ متفشی کی وضاحت کریں؟

جواب: حرفِ مُتَفَشِّی ایک ہے۔ 1۔ **شین**

(5) اِسْتِطَالَتْ

سوال: استطالت کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: استطالت کا لغوی معنی ہے" لمبائی چاہنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں استطالت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں طویل مخرج میں طویل آواز کو استطالت کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ استطالت کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جس حرف میں صفتِ استطالت پائی جاتی ہے اس حرف کو ادا کرتے وقت طویل مخرج میں آواز دیر تک آہستہ آہستہ جاری رہتی ہے۔

سوال: حرفِ مُسْتَطِیْل کی وضاحت کریں؟

جواب: حرفِ مُسْتَطِیْل ایک ہے۔ 1۔ **ضاد**

(6) غُنَّہ

سوال: غنہ کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: غنہ کا لغوی معنی ہے" ناک میں آواز لے جانا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں غنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں ناک کے بانسے میں آواز لے جانے کو غنہ کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ غنہ کی ادائیگی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ غنہ پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت ناک کی جڑ میں آواز لے جا کر پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں۔

سوال: حروفِ غنہ کی وضاحت کریں؟

جواب: حروفِ غنہ دو ہیں۔ 1۔ **میم** 2۔ **نون**

سوال: غنہ کی کتنی اقسام ہیں اور ان کے نام بتائیں؟

جواب: غنہ کی دو اقسام ہیں۔(1)غنہ آنی (2)غنہ زمانی

(1)غنہ آنی

سوال: غنہ آنی کی وضاحت کریں؟

جواب: وہ غنہ جو آنِ واحد یعنی ایک ہی لمحہ میں جلدی سے ادا ہو جائے اس غنہ کو غنہ آنی کہتے ہیں۔اس غنہ کو مشتاق اور محنتی قاری ہی محسوس کرسکتا ہے۔کیونکہ غنہ آنی آناً فاناً ادا ہو جاتا ہے۔غنہ آنی صفت لازمہ ہے کیونکہ غنہ آنی "**میم**"اور" **نون**" کی ذات میں پایا جاتا ہے۔یعنی غنہ آنی کے بغیر " **میم**"اور"**نون** "ادا ہو ہی نہیں سکتے۔

(2)غنہ زمانی

سوال: غنہ زمانی کی وضاحت کریں؟

جواب: وہ غنہ جس کی آواز ناک کے بانسے میں ایک الف کی مقدار تک جاری رہے اس غنہ کو غنہ زمانی کہتے ہیں۔غنہ زمانی کو غور سے سننے والا ہر شخص محسوس کرسکتا ہے۔غنہ زمانی صفتِ عارضہ ہے۔

سوال: غنہ زمانی کی کتنی اقسام ہیں اور ان اقسام کے نام بتائیں؟

جواب: غنہ زمانی کی دو اقسام ہیں۔ (1)غنہ زمانی مُظْہَرَہ (2)غنہ زمانی مُخَفّٰی

(1)غنہ زمانی مُظْہَرَہ

سوال: غنہ زمانی مظہرہ کی وضاحت کریں؟

جواب: حروفِ غنہ(میم اور نون) کو اپنے مخارج سے ظاہر کرتے ہوئے غنہ زمانی کو اپنے مخرج سے جم کر ادا کرنے کو غنہ زمانی مظہرہ کہتے ہیں۔غنہ زمانی مظہرہ میم مشدد اور نون مشدد میں ہمیشہ پایا جاتا ہے۔جیسے **اَنَّ، اَمَّا**

(2)غنہ زمانی مُخَفّٰی

سوال: غنہ زمانی مخفی کی وضاحت کریں؟

جواب: حروفِ غنہ(میم اور نون) کو ناک کے بانسے میں چھپاتے ہوئے غنہ زمانی کو اپنے مخرج سے جم کر ادا نہ کرنے کو غنہ زمانی مخفی کہتے ہیں۔غنہ زمانی مخفی بانس،سینگ،پنکھا اور اونٹ وغیرہ کے نون کی ادئیگی کی طرح ادا ہوتا ہے۔جیسے **اَنْتَ**

(7)لِیْن

سوال: لین کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: لین کا لغوی معنیٰ ہے "نرمی"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں لین کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں حروف کو نرمی سے ادا کرنے کو لین کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ لین کو کیسے ادا کرتے ہیں؟

جواب: جن حروف میں صفتِ لین پائی جاتی ہے ان حروف کو بغیر کھینچے بغیر جھٹکا دیئے نرمی سے معروف پڑھتے ہیں۔

سوال: حروفِ لین کی وضاحت کریں؟

جواب: حروفِ لین دو ہیں۔ 1۔واؤ لین 2۔یا لین

(1)واؤ لین: واؤ جزم والی سے پہلے زبر ہو تو اس کو واؤ لین کہتے ہیں۔ جیسے **بَوْ،تَوْ**

(2)یا لین: یا جزم والی سے پہلے زبر ہو تو اس کو یا لین کہتے ہیں۔ جیسے **بَیْ،تَیْ**

نوٹ: حروفِ لین میں ایسی نرمی اور لچک پائی جاتی ہے کہ اسبابِ مد میں سے کوئی سبب آنے کی وجہ سے حروفِ لین کو دراز کیا جا سکتا ہے۔ حروفِ لین کی ذاتی مقدار نصف الف یا ایک حرکت کے برابر ہے۔

(8)اِنْحِرَاف

سوال: انحراف کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: انحراف کا لغوی معنی ہے "مائل ہونا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں انحراف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبان کا ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہونے کو انحراف کہتے ہیں۔

سوال: صفتِ انحراف کیسے ادا ہوتی ہے؟

جواب: جن حروف میں صفتِ انحراف پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے۔

سوال: حروفِ منحرفہ کتنے ہیں اور ان کا نام بتائیں؟

جواب: حروفِ مُنْحَرِفَہْ دو ہیں۔1۔**لام** 2۔**را**

(2)۔صفاتِ عارضہ

سوال: صفاتِ عارضہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: صفاتِ عارضہ سے مراد وہ صفات ہیں جو حروف میں ہمیشہ نہ پائی جائیں۔ حروف سے کبھی جدا بھی ہو جاتی ہوں۔

سوال: اگر صفاتِ عارضہ کے بغیر حرف ادا کیا جائے تو کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: اگر صفاتِ عارضہ کے بغیر حرف ادا کیا جائے تو حرف کی خوبصورتی اور رونق ختم ہو جاتی ہے۔

سوال: صفاتِ عارضہ کی کتنی اقسام ہیں اور وہ کون کون سی ہیں؟

جواب: صفاتِ عارضہ کی 18 اقسام ہیں۔ جو یہ ہیں۔1۔اظہار 2۔ادغامِ یرملون 3۔اقلاب 4۔اخفاء 5۔ادغامِ شفوی 6۔اخفاءِ شفوی 7۔اظہارِ شفوی 8۔مدّ 9۔غنہ زمانی 10۔ادغام 11۔تفخیم 12۔ترقیق 13۔امالہ 14۔تحقیق 15۔تسہیل 16۔ابدال 17۔اثبات 18۔حذف

نون ساکن اور تنوین کے قواعد

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں۔1۔اظہار 2۔ادغامِ یرملون 3۔اقلاب 4۔اخفاء

1۔اِظْهَارُ

سوال: اظہار کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: اظہار کا لغوی معنی ہے" ظاہر کرنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں اظہار کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں جب نون ساکن یا تنوین کے بعد **حروفِ حلقی** میں سے کوئی حرف آ جائے تو وصل کی صورت میں اظہار ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین کو بغیر کسی تبدیلی اور بغیر غنہ زمانی کے ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ جیسے **عَذَابٌ اَلِيْمٌ**

سوال: حروفِ حلقی کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ حلقی سات ہیں۔ **1۔همزه 2۔ها 3۔عین 4۔حا 5۔غین 6۔خا 7۔الف غیر مده**

2۔اِدْغَامُ

سوال: ادغام کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: ادغام کا لغوی معنی ہے" ملانا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں ادغام کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں جب نون ساکن یا تنوین کے بعد دوسرے کلمہ میں **حروفِ يَرْمَلُوْنْ** میں سے کوئی حرف آ جائے تو وصل کی صورت میں ادغام ہوگا۔ یعنی تشدید آ جائے گی۔ را اور لام میں غنہ زمانی نہیں ہوگا۔ باقی چار حروف (یا، وآو، میم اور نون) میں سے وآو اور یا میں غنہ زمانی مخففی اور میم اور نون میں غنہ زمانی مظہرہ ہوگا۔

سوال: اس ادغام کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: اس ادغام کو ادغامِ یرملون بھی کہتے ہیں۔ جیسے **هُدًى مِّنْ رَّبِّ**

سوال: ان چار کلمات **1۔دُنْيَا 2۔بُنْيَانٌ 3۔صِنْوَانٌ 4۔قِنْوَانٌ** میں ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: قرآن پاک کے ان چار کلمات میں نون ساکن کے بعد حروفِ یرملون میں سے حرف اسی کلمہ میں آنے کی وجہ سے ادغام نہیں ہوا۔ بلکہ اظہار ہوا ہے۔ اس اظہار کو اظہارِ مطلق بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: **نٓ وَالْقَلَمِ** اور **يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ** میں اظہار افضل ہے۔ قرآن میں بھی یہ کلمات اظہار کے ساتھ لکھے ہیں۔

3۔اِقْلَابُ

سوال: اقلاب کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: اقلاب کا لغوی معنی ہے" بدلنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں اقلاب کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں جب نون ساکن یا تنوین کے بعد "با" آ جائے تو وصل کی صورت میں اقلاب ہوگا یعنی نون ساکن یا تنوین کو چھوٹی سی میم سے بدل کر غنہ زمانی مخففی کر کے پڑھیں گے۔ جیسے **مِنْۢ بَعْدِ**

4۔اِخْفَاء

سوال: اخفاء کالغوی معنی کیا ہے؟

جواب: اخفاء کالغوی معنی ہے" چھپانا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں اخفاء کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں جب نون ساکن یا تنوین کے بعد نہ حروفِ حلقی ہوں، نہ حروفِ یرملون ہوں اور نہ ہی با ہو۔ باقی پندرہ حروف (**ت،ث،ج،د،ذ،ز،س،ش،ص،ض،ط،ظ،ف،ق اور ک**) میں سے کوئی حرف آ جائے تو اخفاء ہوگا یعنی نون ساکن یا تنوین کو اپنے مخرج سے ظاہر کیے بغیر ناک کے بانسے میں ایک الف کی مقدار تک چھپا کر بانس، سینگ، پنکھا اور اونٹ وغیرہ کے نون کی طرح پڑھیں گے۔جیسے **اَنْتَ**

سوال: حروفِ اخفاء کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ اخفاء 15 ہیں۔ جو یہ ہیں۔**ت،ث،ج،د،ذ،ز،س،ش،ص،ض،ط،ظ،ف،ق اور ک**

میم ساکن کے قاعدے

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔1۔**ادغامِ شفوِیّ** 2۔**اخفاءِ شفوِیّ** 3۔**اظھارِ شفویّ**

1۔اِدْغَامِ شَفوِیّ

سوال: ادغامِ شفوی کی وضاحت کریں؟

جواب: اگر میم ساکن کے بعد دوسری میم متحرک آ جائے تو وصل کی صورت میں ادغامِ شفوی ہوگا یعنی پہلی میم کو دوسری میم میں ملا کر اوپر تشدید لگا کر غنہ زمانی مُظْہَرَہ کے ساتھ پڑھیں گے۔جیسے **فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ**

2۔اِخْفَاءِ شَفَوِیّ

سوال: اخفاءِ شفوی کی وضاحت کریں؟

جواب: اگر میم ساکن کے بعد با آ جائے تو وصل کی صورت میں اخفاءِ شفوی ہوگا یعنی پہلی میم کو با کے مخرج میں چھپا کر غنہ زمانی مخففی کے ساتھ پڑھیں گے۔**وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ**

3۔اِظْھَارِ شَفَوِیّ

سوال: اظہارِ شفوی کی وضاحت کریں؟

جواب: میم ساکن کے بعد نہ میم ہو، نہ با ہو اور نہ ہی الف ہو۔ باقی 26 حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو وصل کی صورت میں اظہارِ شفوی ہوگا یعنی میم کو بغیر کسی تبدیلی اور بغیر غنہ زمانی کے ظاہر کر کے پڑھیں گے۔**اَمْ لَمْ تُنْذِرْ**

نوٹ: نون ساکن، تنوین اور میم ساکن کے تمام قاعدوں میں غنہ آنی ضرور پایا جاتا ہے۔

مد کا بیان

سوال: مد کالغوی معنی کیا ہے؟

جواب: مد کا لغوی معنی ہے" دراز کرنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں مد کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں کھڑی حرکات، حروفِ مدہ اور حروفِ لین پر آواز کے دراز کرنے کو مد کہتے ہیں۔

سوال: مد کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: مد کی ابتدائی طور پر دو اقسام ہیں۔1۔مد اصلی 2۔مد فرعی

1۔مدِّ اَصْلِیّ

سوال: مد اصلی کی تعریف کریں؟

جواب: جس مد کو اس کی اصلی اور ذاتی مقدار یعنی ایک الف کی مقدار جتنا دراز کیا جائے تو اس مد کو مد اصلی کہتے ہیں۔

سوال: مد اصلی کس میں پائی جاتی ہے؟

جواب: مد اصلی حروفِ مدہ اور کھڑی حرکات میں پائی جاتی ہے۔ بشرطیکہ حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد مد فرعی بننے کا کوئی سبب نہ پایا جائے۔

سوال: مد اصلی کی کتنی کی اقسام ہیں؟

جواب: مد اصلی کی دو اقسام ہیں۔(1) حروفِ مدہ (2) کھڑی حرکات

(1) حُرُوْفِ مدَّہ

سوال: حروفِ مدہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ مدہ تین ہیں۔ جو یہ ہیں۔1۔**الف مدہ** 2۔**وآو مدہ** 3۔**یا مدہ**

سوال: **الف مدہ** کسے کہتے ہیں؟

جواب: الف سے پہلے حرف پر زبر ہو تو اس کو الف مدہ کہتے ہیں۔ جیسے **بَا،تَا**

سوال: **وآو مدہ** کسے کہتے ہیں؟

جواب: وآو جزم والی سے پہلے حرف پر پیش ہو تو اس کو وآو مدہ کہتے ہیں۔ جیسے **بُوْ،تُوْ**

سوال: **یا مدہ** کسے کہتے ہیں؟

جواب: یا جزم والی سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو تو اس کو یا مدہ کہتے ہیں۔**بِیْ،تِیْ**

سوال: حروفِ مدہ کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: حروف مدہ کو ایک الف کی مقدار یا دو حرکات کی مقدار جتنا دراز کرتے ہوئے معروف پڑھتے ہیں۔

نوٹ: وآو مدہ کو نور کی وآو کی طرح معروف پڑھیں۔ وآو مدہ کو چور اور شور کی وآو کی طرح مجہول مت پڑھیں۔ اسی طرح یا مدہ کو نانی کی یا کی طرح معروف پڑھیں۔ یا مدہ کو قطرے کی یا کی طرح مجہول مت پڑھیں۔

(2) کھڑی حرکات

سوال: کھڑی حرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب: کھڑی زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش کو کھڑی حرکات کہتے ہیں۔ جیسے **بٰ، بٖ، بٗ**

سوال: کھڑی حرکات کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: کھڑی حرکات کو ایک الف کی مقدار یا دو حرکات کی مقدار جتنا دراز کرتے ہوئے معروف پڑھتے ہیں۔

2۔مدِّ فَرُعِیّ

سوال: مدفرعی کی تعریف کریں؟

جواب: جس مد کو اس کی اصلی اور ذاتی مقدار یعنی ایک الف کی مقدار سے زیادہ دراز کیا جائے تو اس مد کو مدفرعی کہتے ہیں۔

سوال: مدفرعی کب بنتی ہے؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات یا حروفِ لین کے بعد تین اسباب میں سے کوئی ایک سبب پایا جائے تو مدفرعی بن جاتی ہے۔ وہ تین اسباب یہ ہیں۔ 1۔ھمزہ 2۔تشدید 3۔سکون

سوال: مدفرعی کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: مدفرعی کی تین اقسام ہیں۔ جو یہ ہیں۔ (1) مدبالھمزہ (2) مدبالتشدید (3) مدبالسکون

(1) مدبِالْھَمْزَہ

سوال: مدبالھمزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد ہمزہ آجائے تو اس کو مدبالھمزہ کہتے ہیں۔

سوال: مدبالھمزہ کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: مدبالھمزہ کی دو اقسام ہیں۔ 1۔مدمتصل 2۔مدمنفصل

سوال: مدِّمُتَّصِل کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو اس کو مدمتصل کہتے ہیں۔ جیسے **جَآءَ**

سوال: مدِّمُنْفَصِل کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اس کو مدمنفصل کہتے ہیں۔ جیسے **مَآ اُنْزِلَ**

سوال: مدمتصل اور مدمنفصل کو کتنا دراز کیا جاسکتا ہے؟

جواب: مدمتصل اور مدمنفصل کو کم از کم دو الف، درمیانہ اڑھائی الف اور زیادہ سے زیادہ چار الف کی مقدار تک دراز کیا جاسکتا ہے۔

(2) مدّ بِالتَّشْدِيْد

سوال: **مدّبِالتَّشْدِیْد** کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد تشدید آجائے تو اس کو مدبالتشدید کہتے ہیں۔

سوال: مدّبِالتَّشْدِیْد کی کتنی اقسام ہیں اور ان کے نام بتائیں؟

جواب: مدّبِالتَّشْدِیْد کی دو اقسام ہیں۔ 1۔ **مدِّ لازِم کلمی مُثَقَّل** 2۔ **مدِّ لازِم حرفی مُثَقَّل**

سوال: مدّ لازِم کلمی مُثَقَّل کسے کہتے ہیں؟

جواب : جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد تشدید اسی کلمہ میں آجائے تو اس کو مدّ لازِم کلمی مُثقّل کہتے ہیں۔ جیسے **ضَآلِّیْنَ**۔

سوال: مدِّ لازِم حرفی مُثقّل کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد تشدید حرف میں آجائے تو اس کو مدّ لازِم حرفی مُثقّل کہتے ہیں۔ جیسے **الٓمّٓ**

سوال: مد لازم کلمی مثقل اور مد لازم حرفی مثقل کو کتنا دراز کیا جا سکتا ہے؟

جواب: مد لازم کلمی مثقل اور مد لازم حرفی مثقل کو کم از کم دو الف، درمیانہ اڑھائی الف اور زیادہ سے زیادہ پانچ الف کی مقدار تک دراز کیا جا سکتا ہے۔

(3) مدِّ بِالسُّکُوْنُ

سوال: مد بالسکون کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات یا حروفِ لین کے بعد سکون یعنی جزم آجائے تو اس کو مد بالسکون کہتے ہیں۔

سوال: مد بالسکون کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: مد بالسکون کی دو اقسام ہیں۔ 1۔**مد بالسکون عارضی** 2۔**مد بالسکون لازمی**

(1)۔مد بالسکون عارضی

سوال: مد بالسکون عارضی کی وضاحت کریں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات یا حروفِ لین کے بعد سکون عارضی طور پر یعنی وقف کرنے کی وجہ سے آئے تو اس کو مد بالسکون کہتے ہیں۔

سوال: مد بالسکون عارضی کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: مد بالسکون عارضی کی دو اقسام ہیں۔ ﴿1﴾**مد عارض** ﴿2﴾**مد لین عارض**

سوال: مد عارض کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد سکون عارضی طور پر یعنی وقف کرنے کی وجہ سے آئے تو اس کو مد عارض کہتے ہیں۔ جیسے **عٰلَمِیْنْ**

سوال: مد لین عارض کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ لین کے بعد سکون عارضی طور پر یعنی وقف کرنے کی وجہ سے آئے تو اس کو مد لین عارض کہتے ہیں۔ جیسے **خَوْفْ**

سوال: مد عارض اور مد لین عارض کو کتنا دراز کیا جا سکتا ہے؟

جواب: مد عارض اور مد لین عارض کو کم از کم دو الف، درمیانہ اڑھائی الف اور زیادہ سے زیادہ تین الف کی مقدار دراز کیا جاتا ہے۔

(2) مد بالسکون لازمیّ

سوال: مد بالسکون لازمی کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات یا حروفِ لین کے بعد ہمیشہ رہنے والی جزم آجائے تو اس کو مد بالسکون لازمی کہتے ہیں۔

سوال: مد بالسکون لازمی کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: مد بالسکون لازمی کی دو اقسام ہیں۔ **1۔مد لازم 2۔مد لین لازم**

1۔مدِ لازم

سوال: مد لازم کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد ہمیشہ رہنے والی جزم آ جائے تو اس کو مد لازم کہتے ہیں۔

سوال: مد لازم کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: مد لازم کی دو اقسام ہیں۔ **〈1〉مد لازم کلمی مخفف 〈2〉مد لازم حرفی مخفف**

سوال: مد لازم کلمی مخفف کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد ہمیشہ رہنے والی جزم اسی کلمہ میں آ جائے تو اس کو مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔ جیسے **آلْئٰنَ**

سوال: مد لازم حرفی مخفف کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد ہمیشہ رہنے والی جزم حرف میں آ جائے تو اس کو مد لازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔ جیسے **دَآلْ**

2۔مدِ لین لازم

سوال: مد لین لازم کی تعریف کریں؟

جواب: جب حروفِ لین کے بعد ہمیشہ رہنے والی جزم آ جائے تو اس کو مد لین لازم کہتے ہیں۔ جیسے **عَیْنْ**

سوال: مد لازم کلمی مخفف، مد لازم حرفی مخفف اور مد لین لازم کو کتنا دراز کیا جا سکتا ہے؟

جواب: مد لازم کلمی مخفف، مد لازم حرفی مخفف اور مد لین لازم کو کم از کم دو الف کی مقدار، درمیانہ اڑھائی الف کی مقدار اور زیادہ سے زیادہ پانچ الف کی مقدار تک دراز کیا جا سکتا ہے۔

سوال: جب ایک جگہ پر دو مدیں جمع ہو جائیں تو کس مد پر عمل ہو گا؟

جواب: جب ایک جگہ پر دو مدیں جمع ہو جائیں تو قوی مد پر عمل کیا جائے گا۔ جیسے **جَآءَ** پر جب وقف کیا جائے گا تو مد متصل اور مد عارض جمع ہو گئیں۔ مد متصل وصل اور وقف دونوں صورتوں میں پائی جاتی ہے۔ جبکہ مد عارض صرف وقف کے وقت پائی جاتی ہے۔ اس لیے مد متصل پر عمل ہو گا۔

نصیحت: مد اور تشدید کو پڑھتے وقت تشدید کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں۔ اور مد اور تشدید کے درمیان میں ھمزہ کا اضافہ مت کریں۔ جیسے **ضَآلِّیْنَ**

مد
مد اصلی
مد فرعی
کھڑی حرکات
حروفِ مدہ
مد بالھمزہ
مد بالسکون
مد بالتشدید
کھڑی زبر
بٰ
کھڑی زیر
بٖ
الٹا پیش
بٗ
الف مدہ
بَا
واؤ مدہ
بُوْ
یا مدہ
بِیْ
مد متصل
جَآءَ
مد منفصل
مَآ اُنْزِلَ
مد لازم کلمی مثقل
ضَآلِّیْنَ
مد لازم حرفی مثقل
الٓمّٓ
مد بالسکون لازمی
مد بالسکون عارضی
مد لازم
مد لین لازم
عَیٓنْ
مد عارض
عٰلَمِیْنْ
مد لین عارض
خَوْفْ
مد لازم کلمی مخفف
آٰلْئٰنَ
مد لازم حرفی مخفف
دَآلْ
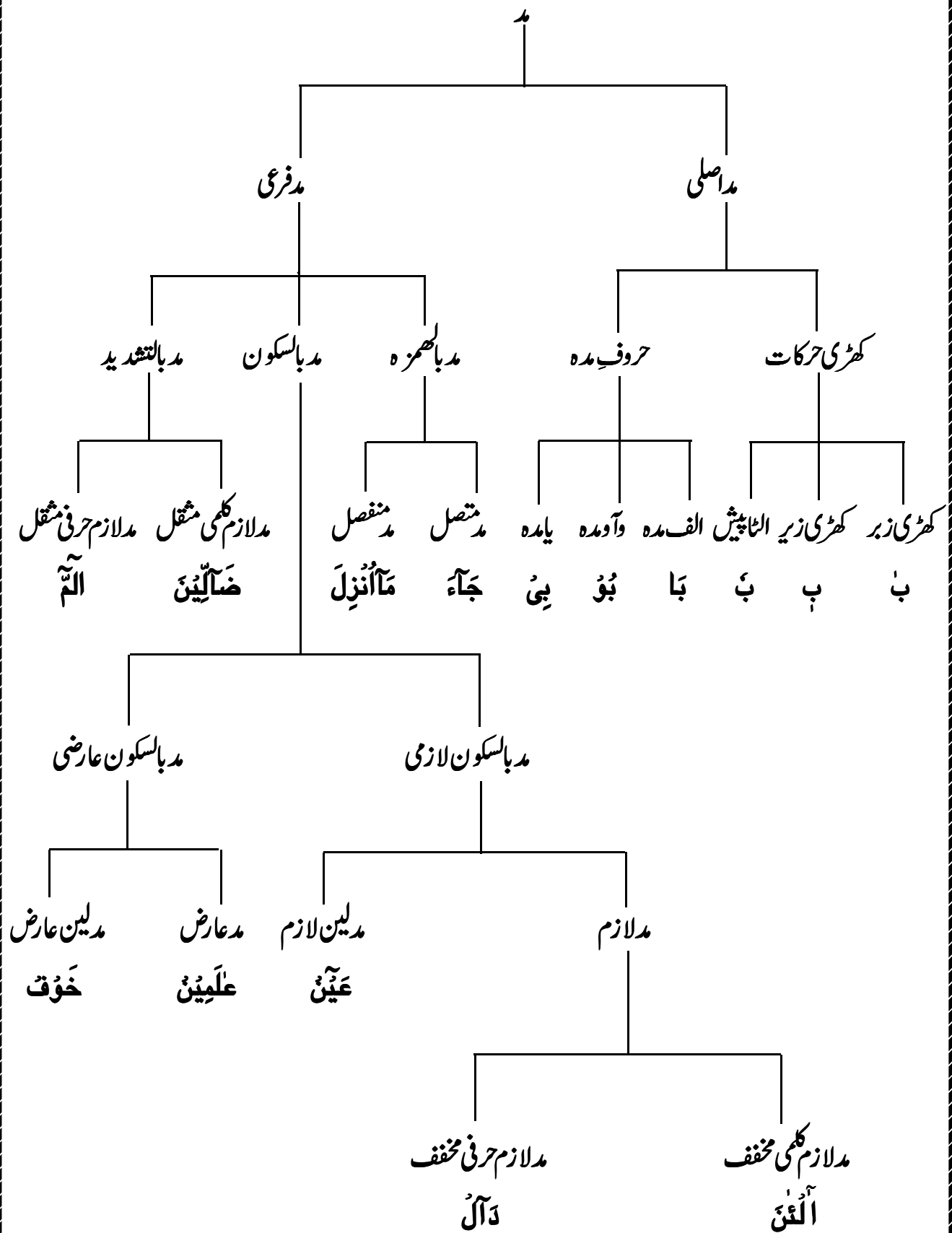
حروفِ تہجی کی مدات

سوال: **بَا،تَا،ثَا،حَا،خَا،رَا،زَا،طَا،ظَا،فَا،ھَا** اور **یَا** میں کون سی مد پائی جاتی ہے اور ان حروف کو کتنا دراز کریں گے؟

جواب: **بَا،تَا،ثَا،حَا،خَا،رَا،زَا،طَا،ظَا،فَا،ھَا** اور **یَا** میں مد اصلی پائی جاتی ہے۔اس لیے ان حروف کو پڑھتے وقت ایک الف کی مقدار دراز کریں گے۔

سوال: **جِیْمْ،دَآلْ، ذَآلْ،سِیْنْ،شِیْنْ،صَآدْ،ضَآدْ،قَآفْ، کَآفْ،لَآمْ،مِیْمْ،نُوْنْ** اور **وَآوْ** میں کون سی مد پائی جاتی ہے اور ان حروف کو کتنا دراز کریں گے؟

جواب: **جِیْمْ،دَآلْ، ذَآلْ،سِیْنْ،شِیْنْ،صَآدْ،ضَآدْ،قَآفْ، کَآفْ،لَآمْ،مِیْمْ،نُوْنْ** اور **وَآوْ** میں مد لازم حرفی مخفف پائی جاتی ہے۔اس لیے ان حروف کو کم از کم دو الف کی مقدار اور زیادہ سے زیادہ پانچ الف کی مقدار دراز کریں۔

سوال: **عَیْنْ** اور **غَیْنْ** میں کون سی مد پائی جاتی ہے اور ان حروف کو کتنا دراز کریں گے؟

جواب: **عَیْنْ** اور **غَیْنْ** میں مد لین لازم پائی جاتی ہے۔اس لیے ان حروف کو کم از کم دو الف کی مقدار اور زیادہ سے زیادہ پانچ الف کی مقدار دراز کریں۔

نصیحت: حروفِ مفردات کی طرح حروفِ مرکبات میں اور کلمات کے ہجے کرتے وقت حروف کی مدات کو اپنی اپنی مقدار کے مطابق دراز کریں۔

حروفِ مُقَطَّعَات

سوال: حروفِ مقطعات سے کیا مراد ہے؟

جواب: حروفِ مقطعات سے مراد وہ حروف ہیں جو مرکب ہونے کے باوجود جدا جدا پڑھے جاتے ہیں۔

سوال: حروفِ مقطعات کتنی سورتوں کے شروع میں آتے ہیں؟

جواب: حروفِ مقطعات انتیس سورتوں کے شروع میں آتے ہیں۔

سوال: حروفِ مقطعات کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: حروفِ مقطعات کو مخارج،صفاتِ لازمہ اور صفاتِ عارضہ کی روشنی میں پڑھتے ہیں۔

سوال: حروفِ مقطعات کی مختصر وضاحت کریں؟

جواب: حروفِ مقطعات کی مختصر وضاحت یہ ہے۔

(1)۔**صٓ**〈**صَآدْ**〉،**قٓ**〈**قَآفْ**〉اور **نٓ**〈**نُوْنْ**〉میں تینوں جگہ مد لازم حرفی مخفف ہے۔

(2)۔**طٰہٰ** 〈**طٰ ہٰ**〉میں دو جگہ مد اصلی ہے۔

(3)۔**یٰسٓ**〈**یٰ سِیْنْ**〉میں **یٰ** پر مد اصلی اور **سٓ** پر مد لازم حرفی مخفف ہے۔

(4)۔**طٰسٓ**〈**طٰ سِیْنْ**〉میں **طٰ** پر مد اصلی اور **سٓ** پر مد لازم حرفی مخفف ہے۔

(5)۔**حٰمٓ**〈**حٰ مِیْمْ**〉میں **حٰ** پر مد اصلی اور **میٓم** پر مد لازم حرفی مخفف ہے۔

(6)۔**الٓرٰ**〈**الف لَآمْ رٰ**〉میں **لَآمْ** پر مد لازم حرفی مخفف اور **رٰ** پر مد اصلی پائی جاتی ہے۔

نوٹ: **میم** ساکن کے بعد **را** آنے کی وجہ سے اظہار شفوی کا قانون بھی جاری ہوگا۔

(7)۔**الٓمّٓ**﴿**اَلِفْ لَآمْ مِّیْمْ**﴾ میں **لآمّ** پر مدلازم حرفی مثقل اور **میم** پر مدلازم حرفی مخفف ہے۔

نوٹ: پہلی **میم** ساکن کے بعد دوسری **میم** متحرک آنے کی وجہ سے ادغامِ شفوی والا قانون جاری ہوا۔اس لیے دوسری میم پر تشدید آئی اور غنہ زمانی مظہرہ ہوا۔

(8)۔**الٓمّٓرٰ**﴿**اَلِفْ لَآمْ مِّیْمْ رَا**﴾ میں **لآمّ** پر مدلازم حرفی مثقل، **میم** پر مدلازم حرفی مخفف اور **را** پر مداصلی ہے۔

نوٹ: پہلی **میم** ساکن کے بعد دوسری **میم** متحرک آنے کی وجہ سے ادغامِ شفوی والا قانون جاری ہوا۔اس لیے دوسری میم پر تشدید آئی اور غنہ زمانی مظہرہ ہوا۔اور دوسری **میم** ساکن کے بعد **را** آنے کی وجہ سے اظہارِ شفوی والا قانون جاری ہوا ہے۔

(9)۔**حٰمٓ**(**حٰ مِیْمْ**) میں **حا** پر مداصلی اور **میم** پر مدلازم حرفی مخفف ہے۔

(10)۔**عٓسٓقٓ**﴿**سِیْنْ اور قَآفْ**﴾ میں مدلازم حرفی مخفف ہے اور **عَیٓن** پر مدلین لازم ہے۔

نوٹ: پہلے **نون** ساکن اور دوسرے **نون** ساکن کے بعد حروفِ اخفاء آنے کی وجہ سے دونوں جگہ اخفاء والا قانون جاری ہوا ہے۔

(11)۔**طٰسٓمّٓ**﴿**طٰ سِیٓنْ مِّیْمْ**﴾ میں **طا** پر مداصلی ہے، **سِیٓنْ مّ** پر مدلازم حرفی مثقل ہے اور **مِیْمْ** پر مدلازم حرفی مخفف ہے۔

نوٹ: **نون** ساکن کے بعد **میم** آنے کی وجہ سے ادغام والا قانون جاری ہوا۔اس لیے میم پر تشدید آئی اور غنہ زمانی مظہرہ ہوا۔

وضاحت: **طٰ سِیْنْ مِّیْمْ** کو **طٰ سِیٓ مِّیْمْ** پڑھیں۔ادغام ہونے کی وجہ سے نون ساکن نہیں پڑھا جائے گا۔

(12)۔**الٓمّٓصٓ**﴿**اَلِفْ لَآمْ مِّیْمْ صَآدْ**﴾ میں **لام** پر مدلازم حرفی مثقل، **میم** اور **صاد** پر دونوں جگہ مدلازم حرفی مخفف ہے۔

نوٹ: پہلی میم ساکن پر ادغامِ شفوی اور دوسری میم ساکن پر اظہارِ شفوی والا قانون جاری ہوا۔

(13)۔**الٓمّٓ ○ اَللّٰہُ**﴿**اَلِفْ لَآمْ مِّیْمْ اَللّٰہُ**﴾ میں **لآم** پر مدلازم حرفی مثقل اور **میم** پر مدلازم حرفی مخفف ہے۔(یہ وقف کی صورت ہے)

الٓمّٓ ○ اللّٰہُ﴿**اَلِفْ لَآمْ مِّیْمَ اللّٰہُ**﴾ **میں لآم** پر مدلازم حرفی مثقل ہے اور **مِیْ** پر مداصلی ہے۔(یہ وصل کی صورت ہے۔)

نوٹ: **میم** ساکن کے بعد دوسری **میم** متحرک آنے کی وجہ سے ادغام شفوی والا قانون جاری ہوا۔

وضاحت: **الٓمّٓ اللّٰہُ** کو وقف کی حالت میں **اَلِفْ لَآمِّیْمْ اَللّٰہُ** پڑھیں اور وصل کی صورت میں **اَلِفْ لَآمِّیْ مَ اللّٰہُ** پڑھیں۔

(14)۔ **کٓھٰیٰعٓصٓ**﴿**کَآفْ ھٰ یٰ عَیٓنْ صَآدْ**﴾ میں **ھا** اور **یا** پر مداصلی ہے۔**کآف** اور **صآد** پر مدلازم حرفی مخفف ہے۔**عَیٓن** پر مدلین لازم ہے۔

نوٹ۔**نون** ساکن کے بعد **صآد** آنے کی وجہ سے اخفاء والا قانون جاری ہوا۔**صاد** کی **دال** ساکن پر ہر جگہ قلقلہ بھی ہوگا۔

نصیحت ۔جب قرآن پاک حدر کی صورت میں پڑھا جارہا ہو تو مدفرعی کی کم از کم مقدار پر عمل کریں، اگر قرآن تدویر کی صورت میں پڑھا جارہا ہو تو مدفرعی کی درمیانی مقدار پر عمل کریں۔اور اگر قرآن پاک ترتیل کی صورت میں پڑھا جارہا ہو تو مدفرعی کی زیادہ سے زیادہ مقدار پر عمل کریں۔یعنی جس رفتار میں قرآنِ پاک پڑھا جارہا ہو اسی رفتار سے مدات کی درازگی حسن پیدا کرتی ہے۔

غنہ زمانی

سوال: غنہ زمانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ غنہ جس کی آواز ناک کے بانسے میں ایک الف کی مقدار تک جاری رہے اس غنہ کو غنہ زمانی کہتے ہیں۔اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

ادغام کا بیان

سوال: ادغام کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: ادغام کا لغوی معنی ہے" ملانا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں ادغام کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر ایک مشدد حرف بنانے کو ادغام کہتے ہیں۔ پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے حرف کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

حرکت وسکون کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

سوال: حرکت وسکون کے اعتبار سے ادغام کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: حرکت وسکون کے اعتبار سے ادغام کی دو اقسام ہیں۔

(1) ادغامِ جائز (2) ادغامِ واجب

(1) ادغامِ جائز

سوال: ادغامِ جائز کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو ہم مثل متحرک حروف جمع ہوں۔ پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسرے حرف میں ادغام کرنے کو ادغامِ جائز کہتے ہیں۔

سوال: ادغامِ جائز کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: ادغامِ جائز کا دوسرا نام ادغامِ کبیر ہے۔

سوال: پورے قرآن پاک میں ادغامِ جائز کی کتنی مثالیں ہیں؟

جواب: پورے قرآن پاک میں ادغامِ جائز کی پانچ مثالیں ہیں۔

1۔ **نِعِمَّا**	ادغام سے پہلے	**نِعْمَ مَا**	تھا	(بقرہ ع 37)
2۔ **مَكَّنِّیْ**	ادغام سے پہلے	**مَكَّنَنِیْ**	تھا	(کہف ع 11)
3۔ **لَاتَاْمَنَّا**	ادغام سے پہلے	**لَاتَاْمَنُنَا**	تھا	(یوسف ع 2)
4۔ **تَاْمُرُوْنِّیْ**	ادغام سے پہلے	**تَاْمُرُوْنَنِیْ**	تھا	(زمر ع 7)
5۔ **اَتُحَآجُّوْنِّیْ**	ادغام سے پہلے	**اَتُحَآجُّوْنَنِیْ**	تھا	(انعام ع9)

(2) ادغامِ واجب

سوال: ادغامِ واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو حروف جمع ہوں۔ پہلا حرف ساکن ہو دوسرا حرف متحرک ہو۔ پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کرنے کو ادغامِ واجب کہتے ہیں۔

سوال: ادغامِ واجب کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: ادغامِ واجب کا دوسرا نام ادغامِ صغیر ہے۔ جیسے **اِذْذَّهَبَ**

ادغامِ واجب کی اقسام

سوال: ادغامِ واجب کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: ادغامِ واجب کی 3 اقسام ہیں۔(1)۔ادغامِ مثلین (2)۔ادغامِ متجانسین (3)۔ادغامِ متقاربین

(1)۔ادغامِ مثلین

سوال: ادغامِ مثلین کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو ہم مثل حروف کے ادغام کو ادغامِ مثلین کہتے ہیں۔ یہ ادغام ہر جگہ ہوتا ہے۔ جیسے **قُلْ لَّا**

سوال: ادغامِ مثلین کس جگہ نہیں ہوتا؟

جواب: جب یا مدہ کے بعد یا متحرک آجائے یا واؤ مدہ کے بعد واؤ متحرک آجائے تو ادغامِ مثلین نہیں ہوگا۔ جیسے **فِیْ یَوْمٍ**

(2)۔ادغامِ متجانسین

سوال: ادغامِ متجانسین کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو ہم مخرج حروف کے ادغام کو ادغامِ متجانسین کہتے ہیں۔ یہ ادغام اکثر جگہ ہوتا ہے۔ جیسے **اِذْظَّلَمُوْا**

سوال: ادغامِ متجانسین کس جگہ نہیں ہوتا؟

جواب: پہلے حرفِ حلقی کے بعد دوسرا حرفِ حلقی آجائے تو ادغامِ متجانسین نہیں ہوگا۔ جیسے **فَسَبِّحْهُ**

(3)۔ادغامِ متقاربین

سوال: ادغامِ متقاربین کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو **قریب المخرج** یا دو **قریب الصفت** حروف کے ادغام کو ادغامِ متقاربین کہتے ہیں۔ یہ ادغام بعض جگہ ہوتا ہے۔ جیسے **نَخْلُقْكُّمْ**

سوال: ادغامِ متقاربین کس جگہ نہیں ہوتا؟

جواب: ثقل نہ پایا جائے تو ادغامِ متقاربین نہیں ہوگا۔ جیسے **لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا**

مدغم اور مدغم فیہ کی کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

سوال: مدغم اور مدغم فیہ کی کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: مدغم اور مدغم فیہ کی کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو اقسام ہیں۔(1) ادغامِ تام (2) ادغامِ ناقص

(1) ادغامِ تام

سوال: ادغامِ تام کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر ادغام کے بعد مدغم حرف کی کوئی صفت بھی باقی نہ رہے تو اس کو ادغامِ تام کہتے ہیں۔ جیسے **قَدْ تَّبَيَّنَ**

(2)ادغامِ ناقص

سوال: ادغامِ ناقص کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگرادغام کے بعدمدغم کی کوئی صفت باقی رہے تواس کوادغامِ ناقص کہتے ہیں۔جیسے **مَنْ یَّقُوْلُ**

سوال: ادغامِ ناقص اورادغامِ تام کس کس جگہ ہوگا؟

جواب: نون ساکن یاتنوین کے بعد یا آجائے یاوآ آجائے توادغامِ ناقص ہوگا۔اسی طرح **بَسَطْتَّ،اَحَطْتُّ، فَرَّطْتُّ** اور **مَا فَرَّطْتُّمْ** میں بھی ادغامِ ناقص ہے۔ان کے علاوہ ہرجگہ ادغامِ تام ہوگا۔

نوٹ: ادغامِ مثلین میں ادغامِ تام ہوتا ہےادغامِ ناقص نہیں ہوتا۔ادغامِ متجانسین اورادغامِ متقاربین میں ادغامِ تام اورادغامِ ناقص دونوں ہوسکتے ہیں۔

تفخیم و ترقیق کا بیان

سوال: **تَفْخِیْمُ** اور **تَرْقِیْقُ** کالغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: **تَفْخِیْمُ** کالغوی معنیٰ ہے "پُرکرنا" **تَرْقِیْقُ** کالغوی معنیٰ ہے" باریک کرنا "

سوال: حروفِ تہجی میں سے کتنے حروف کبھی پُراورکبھی باریک پڑھے جاتے ہیں اوروہ حروف کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ تہجی میں سےچارحروف کبھی پُراورکبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔(1) الف مدہ (2) وآ ومدہ (3) لاَم (4) را

(1) الف مدہ

سوال: الف مدہ کب موٹااورکب باریک پڑھاجاتاہے؟

جواب: جب الف مدہ سے پہلے والاحرف پُر پڑھاجائےتوالف مدہ کوبھی اس کی اتباع میں پُر پڑھیں گےیعنی جب الف مدہ حروفِ مستعلیہ یارامفتوحہ کے بعد ہوتوالف مدہ پُر پڑھاجائے گا۔لیکن اگرالف مدہ سے پہلے والاحرف باریک پڑھاجائےتوالف مدہ کواس کی اتباع میں باریک پڑھیں گے۔جیسے **قَالَ،بَاعَ**

(2) وآ ومدہ

سوال: وآ ومدہ کب موٹااورکب باریک پڑھاجاتاہے؟

جواب: جب وآ ومدہ سے پہلے والاحرف پُر پڑھاجائےتووآ ومدہ کوبھی اس کی اتباع میں پُر پڑھیں گےیعنی جب وآ ومدہ حروفِ مستعلیہ یارامضمومہ کے بعد ہوتووآ ومدہ کوپُر پڑھاجائے گا۔لیکن اگروآ ومدہ سے پہلے والاحرف باریک پڑھاجائےتووآ ومدہ کواس کی اتباع میں باریک پڑھیں گے۔جیسے **طُوْرٌ،نُوْرٌ**

(3) لاَم

سوال: لاَم کوکب موٹااورکب باریک پڑھیں گے؟

جواب: اسمِ جلالت **اللّٰه** کےدونوں لاموں سے پہلے زبرہو یاپیش ہویاکھڑی زبرہوتواسمِ جلالت **اللّٰه** کےدونوں لاموں کو پُریعنی موٹاپڑھیں گے۔اوراگراسمِ جلالت **اللّٰه** کےدونوں لاموں سے پہلے زیرہوتواسمِ جلالت **اللّٰه** کےدونوں لاموں کو

باریک پڑھیں گے۔اسمِ جلالت **اللّٰہ** کے دونوں لاموں کے علاوہ تمام لاموں کو ہر حالت میں باریک پڑھیں گے۔جیسے **اَللّٰہُ،رَسُوْلُ اللّٰہِ،اَللّٰہُ،بِا للّٰہِ،اَلْحَمْدُ**

(4) را

سوال: رَا کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

جواب: را کی مندرجہ ذیل صورتیں بنتی ہیں۔1۔رامتحرکہ 2۔رااشباعی 3۔رامنونہ 4۔راساکنہ 5۔راموقوفہ 6۔رامشددہ 7۔رامُشَمَّہ 8۔رامَرامَہ 9۔راممالہ

1۔را مُتَحَرِّکَہُ

سوال: رَامتحرکہ کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: رامتحرکہ پر زبر ہو یا پیش ہو تو را کو موٹا پڑھیں گے اور اگر رامتحرکہ کے نیچے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے رَ،رُ،رِ

2۔رااِشْبَاعِیّ

سوال: رَااشباعی کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: رااشباعی پر کھڑی زبر یا الٹا پیش ہو تو را کو موٹا اور اگر رااشباعی کے نیچے کھڑی زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے رٰ،رٗ،رٖ

3۔را مُنَوَّنَہُ

سوال: رَامنونہ کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: رامنونہ پر دو زبر یا دو پیش ہو تو را کو موٹا اور اگر رامنونہ کے نیچے دو زیر ہوں تو را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے رً،رٍ،رٌ

4۔را سَا کِنَہُ

سوال: رَاساکنہ کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: راساکنہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

1۔راساکنہ سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو یا زیر عارضی ہو یا زیر پہلے کلمہ کے آخر میں ہو یا راساکنہ کے بعد حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو تو را کو موٹا پڑھیں گے۔جیسے **اَرْ،اُرْ،اِرْجِعِیْ،رَبِّ ارْحَمْھُمَا،مِرْصَادٌ**

2۔اگر راساکنہ سے پہلے زیر اصلی اسی کلمہ میں ہو اور را کے بعد حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے **اِرْ**

5۔را مَوْقُوْفَہُ

سوال: رَاموقوفہ کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: را پر وقف کیا جائے تو مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

1۔راموقوفہ پر دو زبر ہو یا کھڑی زبر ہو تو را کو موٹا پڑھیں گے۔جیسے **غَفُوْرًا،صُغْرٰی**

2۔راوقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو یا الف مدہ ہو تو را کو موٹا اور اگر اس سے پہلے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے **لِیَنْصُرْ،لِیُنْصَرْ،دَارْ،اِغْفِرْ**

3۔راوقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلا حرف بھی ساکن ہو تو اس سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو تو را کو موٹا اور اگر اس سے پہلے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے **طُوْرْ،نَصْرْ،نَصِیْرْ**

4۔راوقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلے یا ساکن ہو تو ہر صورت میں را باریک پڑھی جائے گی۔جیسے **خَیْرْ**

6۔ را مُشَدَّدَہ

سوال: رَامشددہ کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: رامشددہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

1۔رامشددہ غیر موقوفہ پر زبر ہو، پیش ہو، کھڑی زبر ہو، الٹا پیش ہو، دوزبر ہو یا دوپیش ہو تو دونوں را کو موٹا اور اگر رامشددہ غیر موقوفہ کے نیچے زیر ہو یا کھڑی زیر ہو یا دوزیر ہو تو دونوں را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے **اَلرَّحْمٰنُ**

2۔ رامشددہ موقوفہ پر دوزبر ہو یا کھڑی زبر ہو یا را سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو یا الف مدہ ہو تو دونوں را کو موٹا اور اگر رامشددہ موقوفہ سے پہلے زیر ہو تو دونوں را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے **شَرّ**

7۔رامُشَمَّمَہ

سوال: رَامشممہ کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: رامشممہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

1۔رامشممہ سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو یا الف مدہ ہو تو را کو موٹا اور اگر را سے پہلے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔جیسے **اَکْثَرُ**

2۔رامشممہ سے پہلا حرف ساکن ہو۔اس سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو تو را کو موٹا اور اگر اس سے پہلے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔ جیسے **مَنْظُوْرُ**

8۔رامُرَامَہ

سوال: رَامرامہ کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: رامرامہ پر پیش ہو یا الٹا پیش ہو یا دوپیش ہوں تو را کو موٹا اور اگر رامرامہ کے نیچے زیر ہو یا کھڑی زیر ہو یا دوزیر ہوں تو را کو باریک پڑھیں گے۔ **مَکْسُوْرٌ**

9۔رامُمَالَہ

سوال: رَامماله کو کب موٹا اور کب باریک پڑھیں گے؟

جواب: رامماله باریک پڑھی جاتی ہے۔جیسے **مَجْرٖھَا**

اِمَالَہ کا بیان

سوال: امالہ کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: امالہ کا لغوی معنی ہے" مائل کرنا "

سوال: اصطلاحِ تجوید میں امالہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کرنے کو امالہ کہتے ہیں۔

امالہ کی اقسام

سوال: امالہ کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: امالہ کی دو اقسام ہیں۔(1) امالہ صغری (2) امالہ کبری

(1) امالہ صُغرٰی

سوال: امالہ صُغرٰی کسے کہتے ہیں؟

جواب: الف کو یا کی طرف مائل کرکے پڑھنے کو امالہ صغری کہتے ہیں۔ جیسے **مَجْرَاهَا** کو **مَجْرَيْهَا** پڑھنا۔

(2) امالہ کُبرٰی

سوال: امالہ کبری کسے کہتے ہیں؟

جواب: زبر کو زیر مجہول کی طرف اور الف کو یا مجہول کی طرف مائل کرکے پڑھنے کو امالہ کبری کہتے ہیں۔ جیسے **مَجْرَاهَا** کو **مَجْرِيْهَا** پڑھنا۔ کھڑی زیر یا مدہ کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے **مَجْرٖهَا** لکھ دیا۔

سوال: پورے قرآن میں کتنی جگہ امالہ کبری ہوا؟

جواب: پورے قرآن میں صرف ایک جگہ سورۃ ھود کے لفظ **مَجْرٖهَا** میں امالہ کبری ہوا ہے۔

نوٹ: **مَجْرٖهَا** کی را کو قطرے کی یا کی طرح مجہول پڑھیں۔

لامِ تعریف کا بیان

سوال: لامِ تعریف سے کیا مراد ہے؟

جواب: لامِ تعریف سے مراد وہ لام ساکن ماقبل ہمزہ وصلی مفتوح (**اَلْ**) ہے جو اسم پر داخل ہوتا ہے اور نکرہ کو معرفہ بنانے کا فائدہ دیتا ہے۔

سوال: لامِ تعریف کے کتنے قاعدے ہیں؟

جواب: لامِ تعریف کے دو قاعدے ہیں۔(1) اظہارِ قمری (2) ادغامِ شمسی

(1) اظہارِ قمری

سوال: اظہارِ قمری کی وضاحت کریں؟

جواب: جب لامِ تعریف قمری حرف پر داخل ہو تو لام کا اظہار ہوگا یعنی لام پڑھا جائے گا۔ جیسے **اَلْحَمْدُ**

سوال: حروفِ قمریہ کتنے ہیں اور ان کا مجموعہ کیا ہے؟

جواب: حروفِ قمریہ چودہ ہیں۔ جن کا مجموعہ **اِبْغِ حَجَّکَ وَ خَفْ عَقِيْمَهٗ** ہے۔

(2)ادغامِ شمسی

سوال: ادغامِ شمسی کی وضاحت کریں؟

جواب: جب لامِ تعریف شمسی حرف پر داخل ہوتو لام کا ادغام ہوگا یعنی لام پڑھا نہیں جائے گا اور شمسی حرف پر تشدید آجائے گی۔

سوال: حروفِ شمسیہ کتنے ہیں اور کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ قمریہ اورالف کے علاوہ باقی چودہ حروف کو شمسی حروف کہتے ہیں۔

ہمزہ کا بیان

سوال: ہمزہ کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: ابتدائی طور پر ہمزہ کی دو اقسام ہیں۔(1)ہمزہ اصلی (2)ہمزہ زائدہ

(1)ہمزہ اصلیّ

سوال: ہمزہ اصلی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہمزہ اصلی سے مراد وہ ہمزہ ہے جو حروفِ اصلیہ کے مقابلہ میں ہو۔جیسے **قَرَءَ**

(2)ہمزہ زائدہ

سوال: ہمزہ زائدہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہمزہ زائدہ سے مراد وہ ہمزہ ہے جو حروفِ اصلیہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔جیسے **اَلْحَمْدُ**

ہمزہ زائدہ کی اقسام

سوال: ہمزہ زائدہ کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: ہمزہ زائدہ کی دو اقسام ہیں۔(1)ہمزہ وصلی (2)ہمزہ قطعی

(1)ہمزہ وصلیّ

سوال: ہمزہ وصلی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہمزہ وصلی سے مراد وہ ہمزہ زائدہ ہے جو وصل میں پڑھا نہیں جاتا۔ابتداء اور اعادہ کے وقت پڑھا جاتا ہے۔

ہمزہ وصلی کی حرکات

سوال: ہمزہ وصلی کی حرکات کی تفصیل کیا ہے؟

جواب: ہمزہ وصلی کی حرکات کی تفصیل اس طرح ہے۔

1۔لامِ تعریف کا ہمزہ وصلی اور اسمِ موصولہ کا ہمزہ وصلی ہمیشہ مفتوح ہوگا۔جیسے **اَلْحَمْدُ،اَلَّذِيْنَ**

2۔لامِ تعریف سے خالی اسمِ نکرہ کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔جیسے **اِبْنٌ،اِبْنَةٌ،اِمْرَءٌ،اِمْرَاءَةٌ،اِسْمٌ،اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ**

3۔مشدد حرف سے پہلے ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔**اِتَّبِعُوْا**

4۔فعلِ امر میں ساکن حرف کے بعد ضمہ اصلی ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم ہوگا اور اگر ساکن حرف کے بعد فتحہ ہو یا کسرہ ہو یا ضمہ عارضی ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔جیسے **اُنْصُرْ،اِسْمَعْ،اِضْرِبْ،اِمْشُوْا**

5۔فعل مجہول کا ہمزہ وصلی مضموم ہوگا۔**اُنْفُطِرَ**

6۔ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل اور رباعی مزید فیہ با ہمزہ وصل کے تمام ابواب کے مصادر،امر حاضر معروف اور ماضی معروف کے تمام صیغوں میں آنے والا ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔

نوٹ: اِفْعال باب کے تمام مصادر کا ہمزہ،افعال باب کے ماضی معروف اور مجہول کے تمام ہمزے اور ندا کے وقت اللہ کا ہمزہ ان میں شامل نہیں۔جیسے **اَکْرَمَ،یَااَللّٰہُ**

(2)ہمزہ قطعیّ

سوال: ہمزہ قطعی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہمزہ قطعی سے مراد وہ ہمزہ زائدہ ہے جو وصل کے وقت پڑھا جاتا ہے۔جیسے **اِیَّاکَ**

نوٹ: ہمزہ قطعی گرتا نہیں۔اس لیے اس کی حرکات کی وضاحت نہیں لکھی گئی۔

اجتماعِ ہمزتین کے قاعدے

1۔تَحْقِیْق

سوال: تحقیق کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: تحقیق کا لغوی معنی ہے "صاف صاف ادا کرنا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں تحقیق کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں ہمزہ کو صاف صاف ادا کرنا تحقیق کہلاتا ہے۔

سوال: تحقیق کا قاعدہ بیان کریں؟

جواب: دو ہمزے قطعی متحرک جمع ہوں تو دونوں ہمزوں کو صاف صاف ادا کرنا واجب ہے۔جیسے **ءَاَنْتُمْ**

2۔تَسْہِیْل

سوال: تسہیل کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: تسہیل کا لغوی معنی ہے "آسان کرنا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں تسہیل کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں ہمزہ کو تحقیق اور ابدال کے درمیان پڑھنے کو تسہیل کہتے ہیں۔

سوال: تسہیل کا قاعدہ بیان کریں؟

جواب: دو ہمزے مفتوح جمع ہوں۔پہلا ہمزہ قطعی اور دوسرا وصلی ہو تو دوسرے ہمزہ کو ہمزہ اور الف مدہ کے درمیان پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ: **ءَاَعْجَمِیٌّ** (حم سجدہ) میں تسہیل واجب ہے۔

3۔ اِبْدَال

سوال: ابدال کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: ابدال کا لغوی معنی ہے "بدلنا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں ابدال کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں ہمزہ کو حرفِ علت سے بدلنے کو ابدال کہتے ہیں۔

سوال: ابدال کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: ابدال کی دو اقسام ہیں۔ 1۔ابدال جوازی 2۔ابدال وجوبی

1۔ابدال جوازی

سوال: ابدال جوازی کا قاعدہ بیان کریں؟

جواب: دو ہمزے مفتوح جمع ہوں۔ پہلا قطعی اور دوسرا وصلی ہو تو دوسرے ہمزہ کو الف مدہ سے بدل کر پڑھنا جائز ہے۔ جیسے **آللّٰهُ، آلْئٰنَ، ءآلذَّكَرَيْنِ**۔

نوٹ: **آللّٰهُ، آلْئٰنَ، ءآلذَّكَرَيْنِ** میں تسہیل بھی جائز ہے۔ لیکن افضل ابدال ہی ہے۔

2۔ابدال وجوبی

سوال: ابدالِ وجوبی کا قاعدہ بیان کریں؟

جواب: دو ہمزے جمع ہوں۔ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرفِ علت سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے **ءَءْمَنَ** سے **اٰمَنَ**

5۔حَذَف

سوال: حذف کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: حذف کا لغوی معنی ہے " گرادینا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں حذف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں ہمزہ کو گرادینے کو حذف کہتے ہیں۔

سوال: حذف کا قاعدہ بیان کریں؟

جواب: دو متحرک ہمزے جمع ہوں۔ پہلا ہمزہ قطعی مفتوح ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو گرادیں گے۔ جیسے **اَصْطَفٰی**

اجتماعِ ساکنین

سوال: اجتماعِ ساکنین کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: اجتماعِ ساکنین کی دو اقسام ہیں۔(1) اجتماعِ ساکنین علی حدہ (2) اجتماعِ ساکنین علی غیرِ حدہ

(1) اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہ

سوال: **اجتماعِ ساکنین علی حدّہ** کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو ساکن حروف ایک ہی کلمہ میں جمع ہوں تو اس کو **اجتماعِ ساکنین علی حدّہ** کہتے ہیں۔

سوال: اجتماعِ ساکنین علی حدہ کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

1۔ پہلا ساکن حرفِ مدہ یا حرفِ لین ہو۔ دوسرا ساکن سکونِ لازمی یا تشدید ہو تو وصل اور وقف دونوں صورتوں میں مد لازم بنے گی لہٰذا پہلے ساکن کو دراز کر کے دوسرے ساکن سے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے **دَآلٌ**

2۔ پہلا ساکن حرفِ مدہ ہو یا حرفِ لین ہو۔ دوسرا ساکن سکونِ عارضی ہو تو وقف کی صورت میں مد عارض بنے گی لہٰذا پہلے ساکن کو دراز کر کے دوسرے ساکن سے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے **غَفُوْرٌ**

3۔ پہلا ساکن حرفِ مدہ یا حرفِ لین نہ ہو۔ دوسرا ساکن سکونِ عارضی ہو تو وقف کی صورت میں دونوں ساکنوں کو برقرار رکھ کر پڑھیں گے۔ جیسے **قَدْرٌ**

سوال: اجتماعِ ساکنین علی حدہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: اجتماعِ ساکنین علی حدّہ کا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو برقرار رکھنا جائز ہے۔

(2) اجتماعِ ساکنین علی غیرِ حدہ

سوال: **اجتماعِ ساکنین علی غیرِ حدہ** کسے کہتے ہیں؟

جواب: پہلا ساکن پہلے کلمے کے آخر میں ہو۔ دوسرا ساکن دوسرے کلمے کے شروع میں ہو تو اس کو **اجتماعِ ساکنین علی غیرِ حدہ** کہتے ہیں؟

سوال: اجتماعِ ساکنین علی غیرِ حدہ کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: مندرجہ ذیل چار صورتیں بنتی ہیں۔

1۔ **حذف کرنا**: پہلا ساکن حرفِ مدہ یا حرفِ لین ہو۔ دوسرا ساکن سکونِ لازمی یا تشدید ہو تو پہلے ساکن کو حذف کر کے (یعنی پڑھے بغیر) اس کے ماقبل کی حرکت کو دوسرے ساکن یا مشدد حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔ **اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، مَثْوَایُ، مَحْیَایُ**

نوٹ: کھڑی حرکات کے بعد دوسرے کلمہ میں سکون یا تشدید ہو تو کھڑی حرکات کو حرکات سے بدل کر بعد والے ساکن یا مشدد حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے **اَتْقَی الَّذِی**

وضاحت: **اَللّٰهُ، آلْئٰنَ، آلذَّكَرَيْنِ** میں ابدال ہونے کے بعد ان کو ایک کلمہ شمار کرتے ہوئے حذف والا قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

2۔ **ضمہ دینا**: پہلا ساکن **هُمْ** یا **کُمْ** کی میم ہو یا فعل کی جمع مذکر غائب کی **واؤ لین** ہو اور دوسرا ساکن سکونِ لازمی یا تشدید ہو تو وصل کے وقت پہلے ساکن کو پیش دے کر دوسرے ساکن سے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے **عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ، وَرَاَوُا الْعَذَابَ**

3۔ **فتحہ دینا**: پہلا ساکن حرفِ جار **مِنْ** کا نون ہو یا حروفِ مقطعات کی **میم** ہو اور دوسرا ساکن سکونِ لازمی ہو یا تشدید ہو تو وصل کے وقت پہلے ساکن کو زبر دے کر دوسرے ساکن سے ملا کر پڑھیں گے۔ **مِنَ اللّٰهِ، الٓمّٓ اللّٰهُ**

4۔کسرہ دینا: پہلا ساکن نہ **حرفِ مدہ** ہو، نہ **حرفِ لین** ہو، نہ **ھُمْ** یا **کُمْ** کی میم ہو، نہ **مِنْ** کا نون ہو اور نہ ہی حروفِ مقطعات کی **میم** ہو۔ بلکہ ان سب کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو یا **تنوین** ہو اور دوسرا ساکن سکونِ لازمی ہو یا تشدید ہو تو پہلے ساکن کو زیر دے کر دوسرے ساکن سے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے **لِمَنِ ارْتَضٰی**

بِئْسَ اَلْاِسْمُ الْفُسُوْقُ

سوال: **بِئْسَ اَلْاِسْمُ الْفُسُوْقُ** کو کس طرح پڑھیں گے؟

جواب: اس کلمے میں لام سے پہلے اور لام کے بعد والے دونوں ہمزے وصل کی وجہ سے گر گئے۔ پھر اجتماعِ ساکنین علی غیرِ حدہ کے قانون کے مطابق پہلے ساکن کو زیر دے کر **بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ** (الحجرات) پڑھیں گے۔

نون قُطْنِیّ

سوال: نون قطنی کی وضاحت کریں؟

جواب: تنوین کے بعد ہمزہ وصلی آجائے تو وصل کے وقت ہمزہ وصلی کو گراتے ہوئے تنوین کے پوشیدہ نون ساکن کو اجتماعِ ساکنین علی غیرِ حدہ کے قانون کے مطابق کسرہ دے کر دوسرے ساکن یا مشدد حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ اس جگہ چھوٹا سا نون لکھ دیا جاتا ہے۔ اس چھوٹے نون کو نون قطنی کہتے ہیں۔ جیسے **قَدِیْرُ نِ الَّذِی**

وضاحت: نون قطنی سے پہلے والا الف مت پڑھیں۔ جیسے **خَیْرَا نِ الْوَصِیَّۃُ**

سوال: **اِجْتِمَاعِ ساکنین علی غیر حدّہ** کا حکم کیا ہے؟

جواب: **اِجْتِمَاعِ ساکنین علی غیر حدّہ** کا حکم یہ ہے کہ وصل میں دونوں ساکنوں کا برقرار رکھنا منع ہے۔ وقف میں دونوں ساکن برقرار رہ سکتے ہیں۔

ھا کا بیان

سوال: **ھا** کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: **ھا** کی دو اقسام ہیں۔ (1) ھا اصلیہ (2) ھا زائدہ

(1) ھا اَصْلِیَّۃ

سوال: **ھا اصلیہ** کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو ھا حروفِ اصلیہ میں سے ہو اس کو **ھا اصلیہ** کہتے ہیں۔ **اَللّٰہُ**

(2) ھا زائدہ

جو ھا حروفِ اصلیہ میں سے نہ ہو اس کو **ھا زائدہ** کہتے ہیں۔ جیسے **اِسْمُہٗ**

ھا زائدہ کی اقسام

سوال: ھا زائدہ کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: ھا زائدہ کی تین اقسام ہیں۔ (1) **ھا ضمیر** (2) **ھا سکتہ** (3) **ھا تانیث**

(1)ھا ضمیر

سوال: ھاضمیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ھازائدہ جو اسم ظاہر کی جگہ استعمال ہوتی ہے اس کو ھاضمیر کہتے ہیں۔

ھا ضمیر کی حرکات

سوال: ھاضمیر کی حرکات کی وضاحت کریں؟

جواب: ھاضمیر کی حرکات کی وضاحت یہ ہے۔

1۔ھاضمیر سے پہلے یا ساکنہ یا زیر ہو تو ھاضمیر مکسور ہوگی۔جیسے **عَلَيْهِ**

2۔ھاضمیر سے پہلے یا ساکنہ یا زیر نہ ہو تو ھاضمیر مضموم ہوگی۔جیسے **مِنْهُ**

سوال: ھاضمیر کو ایک الف کی مقدار کب دراز کرتے ہیں اور کب دراز نہیں کرتے؟

جواب: ھاضمیر سے پہلے اور ھاضمیر سے بعد والے دونوں حروف متحرک ہوں تو ھا کو ایک الف کی مقدار دراز کریں گے۔اور اگر دونوں حروف ساکن ہوں یا ایک ساکن ہو تو ھا کو دراز نہیں کریں گے۔

وضاحت: سات کلمات مندرجہ بالا قوانین سے مستثنٰی ہیں۔وہ کلمات یہ ہیں۔1۔**وَمَآ اَنْسَانِيْهُ**(سورۃ الکہف ع9)

2۔**عَلَيْهُ اللّٰهَ**(سورۃ الفتح ع1) 3۔**فَاَلْقِهْ** (سورۃ النمل ع2) 4۔**اَرْجِهْ** (سورۃ الاعراف ع 14)

5۔**يَتَّقْهِ** (سورۃ النور آیت52) 6۔**يَرْضَهُ لَكُمْ** (سورۃ الزمر) 7۔**فِيْهٖ مُهَانًا** (فرقان)

(2)ھا سکتہ

سوال: ھا سکتہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ھا زائدہ جو کلمہ کے آخر میں کلمے کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے آتی ہے اس کو ھا سکتہ کہتے ہیں۔ھا سکتہ ہمیشہ ساکن ہوتی ہے۔جیسے **مَالِيَهْ،حِسَابِيَهْ،كِتَابِيَهْ،مَاهِيَهْ،سُلْطَانِيَهْ،لَمْ يَتَسَنَّهْ،هُمُ اقْتَدِهْ**

(3)ھا تانیث

سوال: ھا تانیث کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ھا زائدہ جو اسم واحد مونث کے آخر میں لاحق ہوتی ہے اس کو ھا تانیث کہتے ہیں۔وصل میں گول ۃ اور وقف میں ہ پڑھی جاتی ہے۔جیسے **جَنَّةٌ** سے **جَنَّهْ**

قَطْعٌ

سوال: قطع کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: قطع کا لغوی معنی ہے " کاٹنا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں قطع کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں کلمہ کے آخری حرف پر آواز اور سانس کو ختم کرکے وقف کے طریقے کے مطابق ٹھہرنے کے بعد آگے

نہ پڑھنے کو قطع کہتے ہیں۔

سوال: قطع کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: قطع کی دو اقسام ہیں۔(1)**قطع اختیاری** (2)**قطع اضطراری**

(1) قطع اختیاریّ

سوال: قطع اختیاری کسے کہتے ہیں؟

جواب: اپنی مرضی اور اختیار سے قطع کرنے کو قطع اختیاری کہتے ہیں۔

سوال: قطع اختیاری کس کس جگہ ہوسکتا ہے؟

جواب: قطع اختیاری آیت، رکوع، ربع، نصف، ثلثہ، پارہ، سورۃ اور منزل کے اختتام پر ہوسکتا ہے۔

(2)قطع اضطراریّ

سوال: قطع اضطراری کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی مجبوری اور عذر کی وجہ سے قطع کرنے کو قطع اضطراری کہتے ہیں۔

سوال: قطع اضطراری کس جگہ نہیں ہوسکتا؟

جواب: قطع اضطراری آیت کے درمیان اور علامتِ وصل پر نہیں ہوسکتا۔

سوال: قطع کا حکم کیا ہے؟

جواب: قطع کرتے وقت **صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ** پڑھ لینا چاہیے تاکہ سامع کو تلاوت ختم ہونے کا علم ہوجائے۔اور قطع کے بعد تلاوت سے پہلے تعوُّذ اور تسمیہ دونوں پڑھیں۔

سکوت

سوال: سکوت کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: سکوت کا لغوی معنیٰ ہے "خاموش ہونا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں سکوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں کلمہ کے آخری حرف پر آواز اور سانس کو ختم کرکے وقف کے طریقے کے مطابق ٹھہر کر کچھ دیر دینی غرض پوری کرنے کے بعد آگے پڑھنے کو سکوت کہتے ہیں۔اگر دنیاوی غرض کے لیے ٹھہرا تو قطع بن جائے گا۔

سوال: سکوت کس جگہ جائز ہے؟

جواب: سکوت علامتِ وقف پر جائز ہے۔

سوال: سکوت کا حکم کیا ہے؟

جواب: سکوت کے بعد تلاوت سے پہلے تسمیہ پڑھیں۔

وقف

سوال: وقف کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: وقف کا لغوی معنی ہے "ٹھہرنا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں وقف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں کلمہ کے آخری حرف پر آواز اور سانس کو ختم کر کے وقف کے طریقے کے مطابق ٹھہرنے کے بعد اسی وقت آگے پڑھنے کو وقف کہتے ہیں۔

سوال: وقف میں کتنی دیر ٹھہرا جا سکتا ہے؟

جواب: وقف میں اتنی دیر ٹھہرا جا سکتا کہ سانس آسانی سے لیا جا سکے۔

وجوہاتِ وقف کے اعتبار سے وقف کی اقسام

سوال: وجوہاتِ وقف کے اعتبار سے وقف کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: وجوہاتِ وقف کے اعتبار سے وقف کی چار اقسام ہیں۔(1)وقفِ اختیاری (2)وقفِ اضطراری (3)وقفِ اختباری (4)وقفِ انتظاری

(1)وقفِ اِختیَارِیّ

سوال: وقفِ اختیاری کسے کہتے ہیں؟

جواب: اپنی مرضی اور اختیار سے وقف کرنے کو وقفِ اختیاری کہتے ہیں۔

سوال: وقفِ اختیاری کس جگہ کرنا چاہیے؟

جواب: وقفِ اختیاری آیت یا علامتِ وقف پر کرنا چاہیے۔

(2)وقفِ اِضطِرَارِیّ

سوال: وقفِ اضطراری کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی مجبوری یا عذر کی وجہ سے وقف کرنے کو وقفِ اضطراری کہتے ہیں۔جیسے سانس تنگ ہونا، کھانسی آنا، ہچکی آنا وغیرہ۔

(3)وقفِ اِختِبَارِیّ

سوال: وقفِ اختباری کسے کہتے ہیں؟

جواب: تعلیم حاصل کرنے کے لیے استاد کے حکم پر وقف کرنے کو وقفِ اختباری کہتے ہیں۔

(4)وقفِ اِنتِظَارِیّ

سوال: وقفِ انتظاری کسے کہتے ہیں؟

جواب: سات یا دس قراتوں کے مطابق قرآن پڑھنے کی غرض سے ایک روایت کے بعد دوسری روایت کے انتظار میں جو وقف کیا جاتا ہے اس کو وقفِ انتظاری کہتے ہیں۔

سوال: وقف کرتے وقت کن غلطیوں سے پرہیز کرنا چاہیے؟

جواب: اکثر لوگ کلمہ کے درمیان وقف کر دیتے ہیں یا وقف کے طریقے کے مطابق وقف نہیں کرتے یا اعادہ کرنے والی جگہ پر اعادہ نہیں کرتے۔ان غلطیوں سے پرہیز کریں۔

محلِ وقف کے اعتبار وقف کی اقسام

سوال: محلِ وقف کے اعتبار سے وقف کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: محلِ وقف کے اعتبار سے وقف کی چار اقسام ہیں۔(1)وقفِ تام (2)وقفِ کافی (3)وقفِ حسن (4)وقفِ قبیح

(1)وقفِ تام

سوال: وقفِ تام کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کلمہ پر وقف کیا اس کلمہ کا بعد والے کلام سے نہ لفظی تعلق ہو اور نہ ہی معنوی تعلق ہو تو اس کو وقفِ تام کہتے ہیں۔جیسے **مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ** پر وقف کرنا۔

سوال: وقفِ تام کا حکم کیا ہے؟

جواب: ابتداء ہوگی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(2)وقفِ کافی

سوال: وقفِ کافی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کلمہ پر وقف کیا اس کلمہ کا بعد والے کلام سے لفظی تعلق نہ ہو معنوی تعلق ہو تو اس کو وقفِ کافی کہتے ہیں۔

جیسے **رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ** پر وقف کرنا۔

سوال: وقفِ کافی کا حکم کیا ہے؟

جواب: ابتداء ہوگی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(3)وقفِ حسن

سوال: وقفِ حسن کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کلمہ پر وقف کیا اس کلمہ کا بعد والے کلام سے لفظی تعلق اور معنوی دونوں تعلق ہوں۔لیکن وقف کرنے سے معنی فاسد نہ ہو تو اس کو وقفِ حسن کہتے ہیں۔جیسے **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ** پر وقف کرنا

سوال: وقفِ حسن کا حکم کیا ہے؟

جواب: اعادہ کرنا ہوگا۔

(4)وقفِ قبیح

سوال: وقفِ قبیح کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کلمہ پر وقف کیا اس کلمہ کا بعد والے کلام سے لفظی تعلق اور معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی بھی فاسد

ہوتواس کووقفِ قبیح کہتے ہیں۔جیسے **اَلْحَمْدُ** پر وقف کرنا۔

سوال: وقفِ قبیح کا حکم کیا ہے؟

جواب: اعادہ کرنا ہوگا۔

ابتداء

سوال: ابتداء کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: ابتداء کا لغوی معنی ہے "شروع کرنا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں ابتداء کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں تلاوت شروع کرنے کو ابتداء کہتے ہیں۔

ابتداء کی اقسام

سوال: ابتداء کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: ابتداء کی دو اقسام ہیں۔(1)ابتداء حقیقی (2)ابتداء اصطلاحی

(1)ابتداءِ حقیقیّ

سوال: ابتداء حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب: آغازِ تلاوت کو ابتداء حقیقی کہتے ہیں۔

سوال: ابتداء حقیقی کا حکم کیا ہے؟

جواب: ابتداءِ حقیقی سے پہلے تعوّذ اور تسمیہ دونوں پڑھیں۔

(2)ابتداءِ اصطلاحیّ

سوال: ابتداءِ اصطلاحی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس جگہ وقف کیا اس سے بعد والے کلمہ سے تلاوت کا آغاز کرنے کو ابتداء اصطلاحی کہتے ہیں۔

سوال: ابتداء اصطلاحی کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابتداء اصطلاحی سے پہلے تعوّذ اور تسمیہ نہ پڑھیں۔

سوال: ابتداء اصطلاحی کس جگہ سے نہیں ہوسکتی؟

جواب: ابتداء اصطلاحی کلمہ کے درمیان یا کلمہ کے آخر سے نہیں ہوسکتی۔اسی طرح مشدد اور ساکن حرف سے ابتداء اصطلاحی نہیں ہوسکتی۔

سوال: ابتداء اصطلاحی کس جگہ سے ہوگی؟

جواب: جس جگہ وقف کی علامت ہو وہاں وقف کرنے کے بعد ابتداء اصطلاحی ہوگی۔

اعادہ

سوال: اعادہ کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: اعادہ کا لغوی معنیٰ ہے "لوٹانا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں اعادہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں وصلِ کلام کی غرض سے وقف والے کلمے یا اس سے پہلے والے ایک یا دو کلمات سے لوٹ کر پڑھنے کو اعادہ کہتے ہیں۔ جیسے **لِلّٰهِ** پر وقف کر کے دوبارہ **لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ** پڑھنا۔

اعادہ کی اقسام

سوال: اعادہ کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: اعادہ کی دو اقسام ہیں۔ (1) اعادہ صحیح (2) اعادہ قبیح

(1) اعادہ صحیح

سوال: اعادہ صحیح کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس اعادہ سے مقصودِ الٰہی نہ بدلے اس اعادہ کو اعادہ صحیح کہتے ہیں۔ جیسے **لِلّٰهِ** پر وقف کر کے **اَلْحَمْدُ** سے اعادہ کرنا۔

(2) اعادہ قبیح

سوال: اعادہ قبیح کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس اعادہ سے مقصودِ الٰہی بدل جائے اس اعادہ کو اعادہ قبیح کہتے ہیں۔ جیسے **لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ** پر وقف کر کے **تَقْرَبُوْا** سے اعادہ کرنا۔

سوال: اعادہ کس جگہ سے نہیں ہوسکتا؟

جواب: اعادہ کلمہ کے درمیان یا کلمہ کے آخر سے نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح مشدد اور ساکن حرف سے اعادہ نہیں ہوسکتا۔

سوال: اعادہ کس جگہ ہوگا؟

جواب: جس جگہ وقف کی علامت نہ ہو وہاں وقف کرنے کے بعد اعادہ ہوگا۔

کیفیت کے اعتبار سے وقف کی اقسام

سوال: کیفیت کے اعتبار سے وقف کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: کیفیت کے اعتبار سے وقف کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(1) وقف بالسکون (2) وقف بالاسکان (3) وقف بالتشدید (4) وقف بالابدال
(5) وقف بالروم (6) وقف بالاشمام (7) وقف بالاثبات (8) وقف بالحذف
(9) وقف النّبی (10) وقفِ غفران (11) وقفِ کفران (12) وقفِ مُنَزَّل

(1) وقف بِالسُّکُوْن

سوال: وقف بالسکون کسے کہتے ہیں؟

جواب: ساکن حرف کی جزم کو برقرار رکھتے ہوئے وقف کرنے کو وقف بالسکون کہتے ہیں۔

سوال: وقف بالسکون کرتے وقت کس چیز کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: اس وقف میں تاخیر مت کریں۔ اگر تاخیر کی تو وہ مشدد حرف بن جائے گا۔

(2) وقف بِالْاِسْکَان

سوال: وقف بالاسکان کسے کہتے ہیں؟

جواب: غیر ساکن حرف کو ساکن کر کے وقف کرنے کو وقف بالاسکان کہتے ہیں۔

سوال: وقف کرتے وقت کس کس جگہ جزم لگاتے ہیں؟

جواب: جب زبر، زیر، پیش، دوپیش، دوزیر، الٹا پیش اور کھڑی زیر میں سے کسی ایک پر وقف کیا جائے تو وہاں جزم لگاتے ہیں۔

سوال: وقف بالاسکان کے وقت کس کس چیز کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: اگر ساکن حرف کے بعد والے حرف پر وقف بالاسکان کیا جائے تو پہلے ساکن حرف پر حرکت مت پیدا ہونے دیں۔ جیسے **قَدْرٌ**

اسی طرح وقف کے وقت **ھا**، **عین** اور **ھمزہ** کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں۔ جیسے **اِلَّا اللّٰہُ، رَسُوْلُ اللّٰہِ، نَعُوْذُ بِاللّٰہِ، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ، جُوْعٌ، سُوْءٌ**

(3) وقف بِالتَّشْدِیْد

سوال: وقف بالتشدید کسے کہتے ہیں؟

جواب: تشدید والے حرف پر وقف کرنے کو وقف بالتشدید کہتے ہیں۔

سوال: مشدد حرف پر وقف کی صورت میں تشدید باقی رہ گی یا ختم ہو جائے گی؟

جواب: مشدد حرف پر وقف کی صورت میں تشدید باقی رہے گی۔ صرف حرکت یا کھڑی حرکت یا تنوین ختم ہو گی۔ جیسے **عَدُوٌّ** سے **عَدُوّ**۔ کھڑی زبر اور دوزبر ختم نہیں ہوں گی۔

سوال: وقف بالتشدید میں کتنی دیر لگانی چاہیے؟

جواب: وقف بالتشدید میں دو حرفوں جتنی دیر لگانی چاہیے تاکہ تشدید والے دونوں حرف ادا ہو سکیں۔

سوال: مشدد حرف کو کیسے ادا کرتے ہیں؟

جواب: مشدد حرف کو مضبوطی، سختی اور جماؤ کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

سوال: میم مشدد اور نون مشدد پر وقف کرتے وقت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: میم مشدد اور نون مشدد پر وقف کرتے وقت غنّہ زمانی کرنا چاہیے۔

(4)وقف بِالْاِبْدَال

سوال: وقف بالابدال کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر وقف کیا اس حرف میں یا اس حرف کی حرکت میں تبدیلی کر کے وقف کرنے کو وقف بالابدال کہتے ہیں۔

سوال: وقف بالابدال کی کتنی صورتیں بنتی ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: وقف بالابدال کی دو صورتیں ہیں۔ جو یہ ہیں۔

1۔حرف کو حرف سے بدلنا: جب گول ۃ پر وقف کریں تو اس کو گول ہْ ساکنہ سے بدل دیں گے۔ جیسے **صَلٰوۃٌ** سے **صَلٰوہْ**

2۔دوزبر کو الف مدہ سے بدلنا: گول ۃ کے علاوہ کسی بھی حرف پر دوزبر ہوں تو وقف کرتے وقت دوزبر کو الف مدہ سے بدل دیں گے۔ جیسے **رَحِیْمًا** سے **رَحِیْمَا**

(5)وقف بِالرَّوْم

سوال: روم کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: روم کا لغوی معنیٰ ہے "نرم کرنا"

سوال: اصطلاح تجوید میں وقف بالروم کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاح تجوید میں موقوف علیہ کا تہائی حصہ پڑھ کر وقف کرنے کو وقف بالروم کہتے ہیں۔ وقف بالروم میں پیش، الٹا پیش اور دو پیش کی جگہ پیش کا تیسرا حصہ اور زیر، کھڑی زیر اور دوزیر کی جگہ زیر کا تیسرا حصہ پڑھتے ہیں۔

سوال: وقف بالروم کہاں کہاں نہیں ہوسکتا؟

جواب: جزم، زبر، عارضی زیر، عارضی پیش، کھڑی زبر، دوزبر اور علامتِ تانیث گول ۃ پر وقف بالروم نہیں ہوتا۔

سوال: وقف بالروم میں مدعارض اور مدلین عارض بنتی ہے یا نہیں؟

جواب: وقف بالروم میں مدعارض اور مدلین عارض نہیں بنتی۔

سوال: وقف بالروم کو کون جان سکتا ہے اور کون نہیں جان سکتا؟

جواب: وقف بالروم کو پاس بیٹھا غور سے سننے والا شخص جان سکتا ہے۔ بہرہ، غیر متوجہ اور دور بیٹھا شخص وقف بالروم کو نہیں جان سکتا۔

(6)وقف بِالْاِشْمَام

سوال: اشمام کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: اشمام کا لغوی معنیٰ ہے "بو دینا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں وقف بالاشمام کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے پیش کی بو دے کر وقف کرنے کو وقف بالاشمام کہتے ہیں۔ وقف بالاشمام پیش، الٹا پیش اور دو پیش میں ہوتا ہے۔

سوال: وقف بالاشمام کہاں کہاں نہیں ہوتا؟

جواب: جزم، زبر، زیر، عارضی پیش، کھڑی زبر، کھڑی زیر، دوزبر، دوزیر اور علامتِ تانیث گول ۃ پر وقف بالاشمام نہیں ہوتا۔

سوال: وقف بالاشمام کو کون جان سکتا ہے اور کون نہیں جان سکتا؟

جواب: وقف بالاشمام کو نابینا شخص جان نہیں سکتا۔ بینا شخص ہونٹ گول ہوتے دیکھ کر جان سکتا ہے کیونکہ اس وقف کی آواز نہیں ہوتی۔

(7) وقف بِالْاِثْبَات :

سوال: وقف بالاثبات کسے کہتے ہیں؟

جواب: حروفِ مدہ، حروفِ لین، کھڑی زبر اور وہ واؤ مدہ اور یا مدہ جو کھڑی حرکات کی صورت میں لکھی ہوتی ہیں۔ ان سب کو ثابت رکھ کر وقف کرنے کو وقف بالاثبات کہتے ہیں۔ جیسے **تَلُوْ، لِتَسْتَوٗا، يُحْيِ، يَسْتَحْيِ۔**

(8) وقف بِالْحَذَف

سوال: وقف بالحذف کسے کہتے ہیں؟

جواب: نون وقایہ کے بعد والی یا کو حذف کر کے نون وقایہ پر وقف کرنے کو وقف بالحذف کہتے ہیں۔ جیسے **فَارْهَبُوْنِ**

(9) وقف النّبیؐ

سوال: وقف النبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ اپنے ذوق وشوق کی وجہ سے خاص اہتمام والتزام کے ساتھ جو وقف فرماتے اس وقف کو وقف النبی کہتے ہیں۔

(10) وقفِ غُفْرَانْ

سوال: وقفِ غفران کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ سے مغفرت کی دعا کرنے کے لیے وقف کرنے کو وقفِ غفران کہتے ہیں۔

سوال: وقفِ غفران قرآن میں کتنی بار آیا؟

جواب: یہ وقف قرآن میں دس جگہ ہے

(11) وقفِ کُفْرَانْ

سوال: وقفِ کفران کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس جگہ وقف کرنے سے ایسا غلط معنی بنتا ہو کہ جس کا یقین کر لینے سے کفر لازم ہو جائے تو اس وقف کو وقفِ کفران کہتے ہیں۔

سوال: اگر کسی مجبوری یا غلطی سے وقفِ کفران ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی مجبوری یا غلطی سے وقفِ کفران ہو جائے تو فوراً اعادہ کرنا لازمی ہے۔

سوال: قرآن میں کتنی جگہ وقفِ کفران آیا ہے؟

جواب: قرآن میں 72 جگہ وقف کرنا وقفِ کفران ہے۔

سوال: وقفِ کفران کی چار مثالیں دیں؟

جواب: وقفِ کفران کی چار مثالیں یہ ہیں۔

1۔**وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ**(بقرہ102)میں **مَا** پروقف کرکے **كَفَرَ** سے ابتداء کرنا۔

2۔**مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ** (اٰلِ عمران181)میں **مَا** پر وقف کرکے **كَانَ** سے ابتداء کرنا۔

3۔**وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ**(اخلاص)میں **لَمْ يَكُنْ** پروقف کرکے **يَكُنْ** سے ابتداء کرنا۔

4۔**لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ**(نساء43)میں **لَا** پروقف کرکے **تَقْرَبُوْا** سے ابتداء کرنا۔

(12)وقفِ مُنَزَّل

سوال: وقفِ مُنَزَّل کسے کہتے ہیں؟

جواب: نزولِ قرآن کے وقت جس جگہ جبرائیل علیہ السلام وقف فرماتے اس وقف کو وقفِ مُنَزَّل کہتے ہیں۔

سوال: وقفِ مُنَزَّل کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: اس کا دوسرا نام وقفِ جبرائیل ہے۔

رموزِ اوقاف کا بیان

سکتہ

سوال: سکتہ کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: سکتہ کا لغوی معنی ہے "خاموش ہونا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں سکتہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں کلمہ کے آخری حرف پر کچھ دیر آواز روک کر سانس توڑے بغیر وقف کے طریقے کے مطابق ٹھہرنے کو سکتہ کہتے ہیں۔

سوال: سکتہ کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: سکتہ کی دو اقسام ہیں۔(1) سکتہ لفظی (2) سکتہ معنوی

(1)سکتہ لفظیّ

سوال: سکتہ لفظی سے کیا مراد ہے؟

جواب: سکتہ لفظی سے مراد وہ سکتہ ہے جو ہمزہ کو صفائی کے ساتھ ادا کرنے کے لیے ہمزہ سے پہلے ساکن حرف پر کیا جاتا ہے۔ جیسے **قَدْ اَفْلَحَ،فِی الْاَرْضِ**

(2)سکتہ معنویّ

سوال: سکتہ معنوی سے کیا مراد ہے؟

جواب: سکتہ معنوی سے مراد وہ سکتہ ہے جو دو کلموں کے درمیان معنی میں فرق کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

سوال: کتنے سکتے واجب ہیں؟

جواب: پانچ سکتے واجب ہیں۔ 1۔**عِوَجًا**(کھف)کے الف پر 2۔**مِنْ مَّرْقَدِنَا**(یٰس)کے الف پر

3۔ مَنْ رَاقٍ (قیامہ) کے نون پر 4۔ بَلْ رَانَ (مطففین) کے لام پر 5۔ عَلِیْمٌ (انفال کا آخری کلمہ) کی میم پر

وَقْفَهُ

سوال: وقفہ کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: وقفہ کا لغوی معنیٰ ہے "آواز روک کر ٹھہرنا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں وقفہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں کلمہ کے آخری حرف پر کچھ دیر آواز روک کر سانس توڑے بغیر وقف کے طریقے کے مطابق ٹھہرنے کو وقفہ کہتے ہیں۔ یہ سکتہ سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کو بڑا سکتہ بھی کہتے ہیں۔

سوال: اس "O" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ وقفِ تام اور آیت کے مکمل ہونے کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا سنت ہے۔ حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہر ہر آیت پر وقف فرماتے تھے۔ (نزول قرآن کے وقت حضور ﷺ آیت کے تعین کے لیے ہر ہر آیت پر وقف فرماتے تھے۔ بعد میں بیان جواز کے لیے کبھی کبھی وصل بھی فرماتے تھے) یہ اصل میں آیۃ کی آخری " ۃ " ہے جو وقف کی وجہ گول " ہ " بن گئی۔ گول دائرہ میں موجود ہندسہ سورۃ کی آیت کا مکمل ہونا بتاتا ہے۔ کوفی شمارے کے مطابق کل آیات 6236 ہیں

سوال: اس "م" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ وقف لازم کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا لازمی ہے۔ اگر نہ ٹھہرے تو مقصودِ الٰہی بدلنے کا ڈر ہے۔ یہ علامت قرآن میں 85 جگہ ہے۔

سوال: اس "ط" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا چاہیے۔ لیکن یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب پورا نہیں ہوا ہوتا۔ بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔ یہ علامت قرآن میں 3510 بار آئی ہے۔

سوال: اس "ج" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ وقفِ جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بھی جائز ہے اور نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔ یہ علامت قرآن میں 1578 بار آئی ہے۔

سوال: اس "ز" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ وقفِ مُجَوَّز کی علامت ہے۔ یہاں وصل بہتر ہے۔ لیکن اگر کوئی ٹھہرنا چاہے تو ٹھہرنا جائز قرار دیا گیا ہے۔ یہ علامت قرآن میں 191 بار آئی ہے۔

سوال: اس "ص" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ وقفِ مُرَخَّص کی علامت ہے۔ یہاں وصل زیادہ بہتر ہے۔ لیکن اگر کوئی سانس کی تنگی کی وجہ سے ٹھہرنا چاہے تو ٹھہرنے کی رخصت دی گئی ہے۔ یہ علامت قرآن میں 83 بار آئی ہے۔

سوال: اس "صلے" اس علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ اَلْوَصْلُ الْاَوْلٰی کا مُخَفَّف ہے۔ یہاں وصل کرنا افضل ہے۔

سوال: اس "ق" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ **قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ** کا مُخَفّف ہے۔ یہاں وصل کرنا بڑا ہی بہتر ہے۔ لیکن اگر کوئی ٹھہرنا چاہے تو ٹھہرنے کا بھی قول ملتا ہے۔

سوال: اس "قِف" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ امر کا صیغہ ہے۔ اس کا مطلب ہے تو ٹھہر جا۔ لہذا یہاں ٹھہرنا واجب ہے۔ (بعض قراء کے نزدیک **قَفْ** ہے۔ یہ **قَدْ يُوْقَفُ عَلَيْهِ** کا مُخَفَّف ہے۔ اس پر وقف کیا گیا ہے۔ یعنی یہاں وقف کی گنجائش نکلتی ہے۔)

سوال: اس "ک" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ کَذٰالِکَ کا مُخَفَّف ہے۔ اس کا مطلب ہے جو علامت پہلے گزری یہاں بھی اسی طرح سمجھو۔

سوال: اس "۵" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ غیر کوفیوں کے نزدیک آیت ہے۔ یعنی مکہ، مدینہ اور بصرہ والے قراء اس کو آیت سمجھتے ہیں لیکن کوفہ والے قراء اس کو آیت نہیں مانتے۔

سوال: اس "لا" کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ وصلِ لازم کی علامت ہے۔ یہاں وصل کرنا لازمی ہے۔

سوال: اس "ع" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ رکوع کی علامت ہے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تراویح میں جس جگہ رکوع فرماتے تھے وہاں ع لکھ دیا گیا۔ ع کے اوپر والا ہندسہ سورۃ کے رکوع، ع کے نیچے والا ہندسہ پارے کا رکوع اور ع کا درمیان والا ہندسہ اس رکوع کی مکمل آیات کی تعداد بتاتا ہے۔

سوال: اس "قلی" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ **اَلْوَقْفُ الْاَوْلٰی** کا مُخَفَّف ہے۔ یہاں وقف کرنا افضل ہے۔

سوال: اس "صل" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ **قَدْ يُوْصَلُ عَلَيْهِ** کا مُخَفَّف ہے۔ یہاں پر وصل کیا گیا ہے۔ لہذا اس جگہ وصل کی گنجائش نکلتی ہے۔

سوال: اس "قلا" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہ **قِيْلَ لَا وَقْفَ عَلَيْهِ** کا مُخَفَّف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں وقف کا قول نہیں ملتا۔ لہذا مت ٹھہریں۔

سوال: اس "مع یا معانقہ" کی وضاحت کریں؟

جواب: تین نقطوں والی علامت قریب قریب دو جگہ آتی ہے۔ ان دو جگہوں میں سے کسی ایک جگہ وقف اور دوسری جگہ وصل کریں۔ متقدمین قراء تین نقطوں والی علامت کو مع کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن میں کل 16 مع ہیں۔ متاخرین قراء تین نقطوں والی علامت کو معانقہ کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن میں کل اٹھارہ معانقے ہیں۔ جو مع کے علاوہ ہیں۔

سوال: اس "ربع" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ پارے کا چوتھا حصہ مکمل ہوگیا۔ باقی تین حصے رہ گئے۔

سوال: اس "نصف" علامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ پارے کا آدھا حصہ مکمل ہو گیا۔ باقی آدھا حصہ رہ گیا۔

سوال: اس "ثلثہ" علامت کی وضاحت کریں؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ پارے کے تین حصے مکمل ہو گئے۔ باقی ایک حصہ رہ گیا۔

سوال: جب کسی جگہ رموزِ اوقاف کی ایک سے زیادہ علامتیں جمع ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب کسی جگہ رموزِ اوقاف کی ایک سے زیادہ علامتیں جمع ہوں تو کوشش کریں کہ سب پر یا اکثر علامتوں پر عمل ہو جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کسی ایک پر بھی عمل کر لیں تو جائز ہے۔ لیکن اوپر والی علامت پر عمل کرنا افضل ہے۔

سوال: اگر قریب قریب دو جگہ وقف کی مختلف علامتیں جمع ہوں تو کس علامت پر عمل کریں گے؟

جواب: اگر قریب قریب دو جگہ وقف کی مختلف علامتیں جمع ہوں تو قوی علامت پر عمل کریں۔

سوال: حروفِ مقطعات کے درمیان میں وقف کرنا کیسا ہے؟

جواب: حروفِ مقطعات کے درمیان میں وقف کرنا منع ہے۔

سوال: آیت کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: آیت کا لغوی معنیٰ ہے نشانی یا علامت۔

سوال: آیت کا اصطلاحی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: آیت اس عبارت کو کہتے ہیں جس میں بات پوری ہو جائے مگر اس کا نام مقرر نہ کیا گیا ہو۔

سوال: سورۃ کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: سورۃ کا لغوی معنیٰ ہے گھیرنے والی چیز یا جز۔

سوال: سورۃ کا اصطلاحی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: سورۃ قرآن کے اس حصے کو کہتے ہیں جس میں پورا مضمون بیان ہوا اور اس کا کوئی نام بھی مقرر ہو۔

سوال: پارہ کی وضاحت کریں؟

جواب: پارہ کا لغوی معنیٰ ہے حصہ یا ٹکڑا۔ قرآنِ پاک کے تیس حصوں میں سے ہر حصے کو پارہ کہتے ہیں۔ جو مسلمان تیس دنوں میں قرآن ختم کرنا چاہتا ہے وہ روزانہ ایک پارہ پڑھ لے۔

سوال: مَنْزِل کی وضاحت کریں؟

جواب: منزل کا لغوی معنیٰ ہے اُترنے کی جگہ۔ لوگوں کی آسانی کے لیے قرآن پاک کی سات منزلیں مقرر کی گئیں تا کہ جو مسلمان سات دنوں میں قرآن ختم کرنا چاہتا ہے وہ روزانہ ایک منزل پڑھ لے۔

سوال: مکّی سورتیں کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہجرت سے پہلے مکی دور میں تقریباً 13 سالوں میں جو سورتیں خواہ کہیں نازل ہوئیں ان کو مکی سورتیں کہتے ہیں۔

سوال: مَدَنی سورتیں کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہجرت کے بعد مدنی دور میں تقریباً دس سالوں میں جو سورتیں خواہ کہیں نازل ہوئیں ان کو مدنی سورتیں کہتے ہیں۔

سوال: مکی آیات کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہجرت سے پہلے مکی دور میں تقریباً 13 سالوں میں جو آیات خواہ کہیں نازل ہوئیں ان کو مکی آیات کہتے ہیں۔

سوال: مدنی آیات کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہجرت کے بعد مدنی دور میں تقریباً دس سالوں میں جو آیات خواہ کہیں نازل ہوئیں ان کو مدنی آیات کہتے ہیں۔

وصل کا بیان

سوال: وصل کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: وصل کا لغوی معنیٰ ہے "ملنا"

سوال: اصطلاحِ تجوید میں وصل کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں بغیر ٹھہرے آواز اور سانس کو جاری رکھتے ہوئے پڑھتے رہنے کو وصل کہتے ہیں۔

سوال: وصل کی کتنی اقسام ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: وصل کی دو اقسام ہیں۔ (1) وصل حقیقی (2) وصل اصطلاحی

(1) وصل حقیقیّ

سوال: وصل حقیقی کی وضاحت کریں؟

جواب: ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملاتے ہوئے پڑھنے کو وصل حقیقی کہتے ہیں۔ وصل حقیقی کے بغیر قرات ممکن ہی نہیں۔

(2) وصل اصطلاحیّ

سوال: وصل اصطلاحی کی وضاحت کریں؟

جواب: بغیر ٹھہرے آواز اور سانس کو جاری رکھتے ہوئے ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے ملا کر پڑھنے کو وصل اصطلاحی کہتے ہیں۔

ضروری گزارش

اس کتاب کو کامل استاد کی مدد کے بغیر سمجھنا مشکل ہے۔ استاد کی نگرانی میں قرآنی آیات پر ان قواعد کا اجراء کریں اور قرآنِ پاک کو ان قواعد کی روشنی میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ ان شاء اللّٰہ عنقریب اس کتاب کا دوسرا حصہ **"تجویدِ خوشحالوی کا اجراء"** منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ جس میں ان قواعد کو قرآنی آیات پر جاری کرنے کا طریقہ بیان ہوگا۔